جامع الاحادیث
(جلد سوم)
مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ
تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
ناشر
مرکز اہل سنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

www.dawateislami.net
Majlis of Dawateislami

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **جلد سوم**

اصلاح ونظر ثانی............ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج............ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ............ مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ............ محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................. (۱۰۰۰)

سن اشاعت............ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت..................

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف

www.dawateislami.net
I.T Majlis of Dawateislami

کتاب الجنائز

ابواب

اجمالی فہرست

ا۔موت

(۱)مردوں کولا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَقِّنُوا مَوْتَا کُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جونزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اوراسے کلمۂ اسلام سیکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہواور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے ۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃ مردہ ہے اوراسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت ، بعون اللہ تعالیٰ جواب یادہوجائے اورشیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا اله الا الله تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔انکے سوال تین ہیں۔ من ربك ، تیرارب کون؟ مادینك ، تیرادین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل ، توان مردیعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ،الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله ،اور

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم ،	كتاب الجنائز ،			۳۰۰/۱
الجامع للترمذی،	باب ما جاء تلقین المریض عند الموت ،			۱۱۷/۱
السنن لابی داؤد	كتاب الجنائز باب فی التلقین ،			٤٤/۲
السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فی تلقین المیت ،			۱۰۵/۱
السنن الکبری للبیهقی،	۳۸۳/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۳۳/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی،	۳۲۳/۲	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۱۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۱۶۰،	۹۸/۹	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۳۱۰/۳
المسند للعقیلی،	۷۳/۳	☆	كامل لابن عدی،	۲۷۷/۵
الدر المنثور للسیوطی،	۲۹۸/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۲۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی،	٤٤٨/۲	☆		

آخر میں" الله اکبر ، الله اکبر "سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ،سوال " ما کنت تقول فی هذا الرجل "کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح ، جواب" ما دینك "کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوة عماد الدین " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔ فتاوی رضویہ ٢/٦٦٩

(٢)رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

١٠١٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِی رُوُعِی أَنَّ نَفُسًا لَنُ تَمُوتَ حَتّٰی تَسُتَكُمِلَ رِزُقَهَا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ الکوکبۃ الشہابیہ ٢٢

(٣)موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

١٠١٩۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْمَوُتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ١٩

١٠١٨۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٥٩/٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٣٨/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٣٤/٦ ☆

١٠١٩۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٣/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٢٧/١
کنز العمال للمتقی، ٤٢١٢٢، ٥٤٨/١٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٣٢٧/١
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٢٣١/٢ ☆

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَا تَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَوْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اُجِیْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ عَلَیْہِ طَابِعُ الشُّھَدَآءِ۔ جدالممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ ۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ **عن** اُم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال: دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ و قد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنَّ الْمَلآئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ، ثم قال: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِی سَلَمَۃَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَ اخْلُفْہُ فِی عُقْبَۃِ الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَ افْسَحْ لَہٗ فِی قَبْرِہٖ وَ نَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۵۵۹۵، ۳/۲۶۹ ☆ کشف لاخفاء للعجلونی، ۲/۳۱۸
المسند للربیع بن حبیب، ۳/۱۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۶
کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷/۷۱۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۵۵
اتحاف السادۃ للزبدی، ۳/۲۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۳۱۹
جامع مسانید ابی حنیفہ، ۱/۱۵۷ ☆ المسند لابی حنیفۃ، ۵۸

۱۰۲۱۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/۳۰۰ ☆
السنن لابی داؤد، باب تغمیض المیت، ۲/۲۴۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۳۸۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۷۲، ۱۵/۵۶۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۱۰۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۵

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۶) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالی اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جوان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما قیل فی الاولاد الملسمین، ۱۸٤/۱
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم و لدا، ۱۲٦/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب وبولده، ۱۱٦/۱
کنز العمال للمتقی، ٦٥٦٠، ۲۸۲/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۸٦/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷٤/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹٥/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱٦/۱

۱۰۲۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّها شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : یا رسول اللہ ! او اثنان ، قال : أَوَ اِثْنَان ، قالوا : او واحد ، قال : أَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا اِحْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یا دو، فرمایا: یا دو، عرض کیا: یا ایک، فرمایا: یا ایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

۱۰۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا مَاتَ وَ لَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَ لَدَعَبْدِی فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمْرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ : اُبْنُوا لِعَبْدِی بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑ لیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا للہ و انا الیہ راجعون "پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۱

۱۰۲۴۔ المسند لاحمدبن حننبل، ۲/۵۱۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۹۹

۱۰۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۹

(۷) جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

١٠٢٦ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ مَاتَ عَلیٰ شَیۡءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیۡهِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱/۹

١٠٢٦ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٤/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٣١٣/٤
التفسير للبغوى، ٦٤/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧٢١، ٦٨١/١٥
السلسلة الصحيحة للالبانى، ٢٨٣ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ٢٩/١

۲۔تجہیز وتکفین وتدفین

(۱) غسل وکفن

۱۰۲۷۔**عن** اُم عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما دخل علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدرو اجعلن فی الآخرة کافورااو شیئامن کافور فاذا فرغتن فاذننی ، فلما فرغنا اٰذنا ہ فالقی علینا هقوه فقال : اِشُعِرَنَّهَا اِیَّاہُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کوغسل دے رہے تھے۔سرکار نے فرمایا: انکوتین یاپانچ یااس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکراور بعد میں کافور لگانا۔پھر جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے بتانا۔جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۱۳۰/۴

(۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔**عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ کَتَبَ هٰذِہ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَیُنَ صَدُرِ الُمَیّتِ وَکَفَنِهٖ فِی رُقُعَةٍ لَمُ یَنَلُهُ عَذَابُ الُقَبُرِ وَلَا یَرٰی مُنُکَرًا وَ نَکِیُرًا وَهُوَ هٰذَا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکُبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحُدَہٗ لَاشَرِیُکَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الُمُلُکُ وَلَهُ الُحَمُدُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَا حَوُلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الُعَلِیِّ الُعَظِیُمِ"۔　　فتاوی رضویہ ۱۲۸/۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

۱۰۲۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز،　۳۰٤/۱
الجامع الصحیح للبخاری،　باب نقض مشر المرأة ،　۱٦۸/۱
۱۰۲۸۔ السلسلة الضعیفة للالبانی،　٤۱٦ ☆　نوادر الاصول لحکیم للترمذی،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے ”لا اله الا الله والله اکبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔“ ١٢م

(۳) جنازہ میں جلدی کرو

١٠٢٩۔ **عن** حصين بن دحدح الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّهٗ لَا يَنۢبَغِىْ لِجِيۡفَةِ مُسۡلِمٍ اَنۡ تُحۡبَسَ بَيۡنَ ظَهۡرَانَىۡ اَهۡلِهٖ ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

١٠٣٠۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمۡ فَلَا تَحۡبِسُوۡهُ وَاَسۡرِعُوۡا بِهٖ اِلىٰ قَبۡرِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں ۔ پہلے ہی دفن کردیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

١٠٢٩۔ السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز ، باب تعجيل الجنائزة ، ٢/٤٥٠

١٠٣٠۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٢/٤٤٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١/٣٧٠
الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٤٤
كنز العمال للمتقى، ٤٣٣٩٠، ١٥/٨٥٢ ☆

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ **عن** اُم المؤمنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُوذُوا مَوْتَا كُمْ بَعَوِيلٍ ، وَلَا تَاخِيرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَاعْزِلُوا عَنْ جِيْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲ ۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها سئلت عن المیت یسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون میتکم ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲ م

۱۰۳۳ ۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها انها رأ ت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون میتکم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۳۱ ---

۱۰۳۱۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۳۱۸
۱۰۳۲۔ کتاب الاثار للمحمد، باب الجنائز و غسل المیت ، ۴۶
۱۰۳۳۔ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر المیت و اظفاره، ۳/۴۳۷

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچارہے ہو۔۱۲م

(۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳٤۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یمشی خلف الجنازۃ الا قول "لا الہ الا اللہ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو 'لا الہ الا اللہ' پڑھتے۔　فتاوی رضویہ ۴/۵

(۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵۔**عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حضرت مع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال: بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ، فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال: اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر، اللھم جاف الارض عن جنبھا وصعد روحھا ولقھا منک رضوانا، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلتہ برأیک؟ قال: إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو "بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

۱۰۳٤۔ الکامل لابن عدی،

۱۰۳۵۔ السنن لابن ماجہ، ما جاء فی ادخال المیت القبر، ۱/۱۱۲

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر رہوں۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔
فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۰

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمر و بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا: اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم ۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی ! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خیثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضعوا المیت ان یقولوا: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ ، اللھم اجرہ من عذاب القبرو عذاب النار ومن شرالشیطان الرجیم ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔
فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۰

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وھو فی سیاق الموت ! اذاانامت فلا تصاحبنی نائحة ولا ناراً ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا؛ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔ ۱۲م

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفصل التاسع الاربعون، ۳۲۳
۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبرہ، ۳/ ۳۲۹
۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/ ۷۶

(۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی نسوۃ فی جنازۃ فقال : ارجعن مأ زورات غیر مأ جورات ، فکن لتفتن الا حیاء وتو ذینالا موات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔ تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

(۱۱) معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ **عن** سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال: ان امرأۃ جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیھا حاشیتان ، تدرون ما البردۃ ؟ قالوا : الشملۃ ، قال : نعم ، قالت: نسجتھا بیدی فجیئت لاکسو کھا فاخذ ھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیھا فخرج الینا وانھا ازراہ فحسنھا فلان فقال : اکسنیھا ما احسنھا ، فقال القوم : ما احسنت لبسھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیھا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد ، قال : انی واللہ ما سألتہ لا بسہ وانما سألتہ لتکون کفنی ، قال سھل ، فکانت کفنہ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرما لیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کر لیا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ پھر آپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور،　شرح الصدور،　۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب من استعد الکفن الخ،　۱/۱۷۰

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاؤں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

١٠٤١۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما ماتت فاطمة ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصه والبسها ایاہ واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم : یا رسول اللہ ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باجد ، قال : اِنِّی أَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا کَانَتْ أَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنَعًا اِلَیَّ بَعْدَ أَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تاکہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تاکہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

١٠٤٢۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال: ان عبداللہ بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاہ قمیصه فقال : آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال : الیس اللہ نهاك ان تصلی علی المنا فقین فقال :

١٠٤١۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩/٢٥٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٤٢٤

١٠٤٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ١/١٦٩

انا بين خير تين۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اورعرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرما دیا ہے۔سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عبدالله بن ابى بعد ما دفن فاخرجه فنفث فيه من ريقه والبسه قميصه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جاچکا تھا۔ آپنے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریا کار نفاق شعار خودعرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الٰہی

۲۰۴۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الكفن فى القميص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی الله تعالىٰ عليه و آله و صحبه اجمعين وبارك وسلم ـ

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴ـ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقف على القبر بعدما سوى عليه فيقول : أَللّٰهُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنيَا خَلْفَ ظَهْرِهِ ، أَللّٰهُمَّ ! ثَبِّتْ عِندَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٗ فِى قَبْرِهٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الٰہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵ـ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ ـ

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

۱۰۴۴ـ اتحاف السادة للزبيدى، ۰　۲۹۹/۱ ☆　الدرا لمنثور للسيوطى، ۸۲/٤

۱۰۴۵ـ السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز ، باب الاستعار عند القبر للميت الخ، ۲/٤٥۹

المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز، ۱/۳۷۰

الجامع الصغير للسيوطى، ۲/٤۱۹

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ با جماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانۂ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذرخواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہوکر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے ۔اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نودی وجوہرۂ نیرہ ودرمختار وفتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحرالرائق ونہرالفائق وفتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنانہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکرالٰہی ہے اور ہر ذکرالٰہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶ ـ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُفْضَلُ الدُّعَاءِ أُلْحَمْدُ لِلّٰہِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمدللہ ہے۔

۱۰۴۶ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستحابہ، ۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجهرون بالتکبیر فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّهَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوا عَلىٰ أَنْفُسِكُمْ ، اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهُ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمۂ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔
فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ **عن** عمر و بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یکون فی اهله بعده و انهم یغسلونه ویکفنونه وانه لینظر الیهم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسه، فما من شیٔ الا وهو یراه عند غسله و عند حمله حتی بوصله الی قبره ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خفض الصوت بالذکر، ۲/۳٤٦
۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹
۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۳۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسله و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبدالله المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفنونه وهویری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینهاهم عن الرنة و العویل۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لینا شد بالله غاسله الا خففت علی قال: ویقال له وهو سریر ہ اسمع ثناء الناس علیك۔　　فتاوی رضویہ،۴/ ۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۴۹

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی　باب معرفة المیت ، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی　باب معرفة المیت ، ۴۰

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح بیدالملک یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۴۔**عن** اِبن أبی نجیح رضی اله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۰۵۵۔**عن** ابی عبداللہ بکرالمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا اللہ بمنه و کرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المریحین بالموت بجوده ۔ آمین ،آمین۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵۶۔**عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۴۰
۱۰۵۴۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۴۰
۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۴۰
۱۰۵۶۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/۳۵۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۷۴
المجروحین لابن حبان ، ۱/۲۹۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۶۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۱ ☆

علیه وسلم : اِدۡفِنُوا مَوۡتَا کُمۡ وَسۡطَ قَوۡمٍ صَالِحِیۡنَ ، فَاِنَّ الۡمَیِّتَ یَتَأَذّٰی بِجَارِ السُّوۡءِ کَمَا یَتَأَذَّی الۡحَیُّ بِجَارِ السُّوۡءِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنۡ مَوۡلُوۡدٍ اِلَّا وَفِی سُرَّتِهٖ مِنۡ تُرۡبَتِهِ الَّتِی خُلِقَ مِنۡهَا حَتّٰی یُدۡفَنَ فِیۡهَا وَأَنَا وَأَبُو بَکۡرٍ وَعُمَرُ خُلِقۡنَا مِنۡ تُرۡبَةٍ وَاحِدَةٍ فِیۡهَا نُدۡفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :..

....

....

....

....

....

....

....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جورحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہوکر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملاکر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ''زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملک ینطلق فیأ خذ من تراب المکان الذی یدفن فیہ فیذرہ علی النطفۃ فیخلق من التراب و من النطفۃ و ذلک قولہ تعالیٰ: منہا خلقنا کم وفیہا نعید کم الآیۃ ۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکر اسکے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ''ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما حضرتہا الوفاۃ امرت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فوضع لہا غسلا فاغتسلت و تطہرت ودعت ثیاب اکفانہا فلبستہا ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا قضت وان تدرج کما ہی فی ثیابہا ، قال: فقلت لہ: ہل علمت احدا فعل ذلک ؟ قال: نعم، کثیر بن عباس ، وکتب فی اطراف اکفانہ ، شہد کثیر بن عباس ، ان لا الہ الا اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۵۸

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترہب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق،　کتاب الجنائز ،　۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا اله الا الله ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸

۳۔ نماز جنازہ

(۱) ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیۡکُمۡ عَلیٰ کُلِّ مُسۡلِمٍ مَاتَ بَرًّا کَانَ اَوۡ فَاجِرًا وَاِنۡ عَمِلَ الۡکَبَائِرَ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگرچہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔۱۲م

(۲) مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ تُحۡفَةِ الۡمُؤۡمِنِ أَنۡ يُّغۡفَرَ لِمَنۡ صَلّٰی عَلَيۡهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

(۳) مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ شَهِدَ الۡجَنَازَةَ حَتّٰی يُصَلِّیَ عَلَيۡهَا فَلَهٗ قِيۡرَاطٌ، وَمَنۡ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدۡفَنَ فَلَهٗ قِيۡرَاطَانِ، قیل : وما قیراطان ، قال : مِثۡلُ الۡجَبَلَيۡنِ الۡعَظِيۡمَيۡنِ أَصۡغَرُهَا أُحُدٌ ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۱/۳ ☆ السنن للدارقطنی، ۵۶/۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲۵/۱،

۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۷/۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۸۲/۱

۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من انتظر حتی یدفن ، ۱۷۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۳۰۷/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنْ شَہِدَ دَفْنَہَا فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ، قال: سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القیراط فقال: مِثْلَ اُحُدٍ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور جو دفن تک حاضر رہا اسے دو دانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

۱۰۶۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا وَکَفَنَہٗ وَحَنَطَہٗ وَحَمَلَہٗ

۱۰۶۳۔ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوۃ علی الجنازۃ، ۱۲۴/۱
السنن لابی داؤد، فضل الصلوۃ علی الجنازہ، ۴۵۱/۲
السنن لابن ماجہ، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازۃ، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۴/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۹، ۵۹۶/۱۵ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱۳۵/۴
السنن الکبری للبیھقی، ۴۱۲/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۱/۴

۱۰۶۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۷/۱
السنن لابن ماجہ، باب فی ثواب من صلی علی جنازۃ، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۴۱۳/۳ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ۶۲۶۸، ۴۴۹/۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۴۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۵/۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵۵/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰۵/۲
الکنی و االاسماء للدولانی، ۵۶/۲ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۰۵۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۷۳/۲ ☆

۱۰۶۵۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی غسل المیت، ۱۰۶/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۳۹/۴ ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۴/۲
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۴۱۴/۲ ☆

وَصَلّٰی عَلَیۡهِ وَلَمۡ یُفۡشِ عَلَیۡهِ مَارَأٰی خَرَجَ مِنۡ خَطِیۡئَتِهٖ مِثۡلَ یَوۡمٍ وَلَدَتۡهُ اُمُّهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی میت کونہلائے ،کفن پہنائے ، خوشبولگائے ، جنازہ اٹھائے ، نماز پڑھے،اور جوناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتاہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

١٠٦٦۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ أتۡبَعَ جَنَازَةً حَتّٰی یُقۡضٰی دَفۡنُهَا کُتِبَتۡ لَهٗ ثَلٰثَةُ قِیۡرَاطٍ، أَلۡقِیۡرَاطُ مِنۡهَا أَعۡظَمُ مِنۡ جَبَلِ أُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہوچکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھاجائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

١٠٦٧۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیۡرَاطٌ ، وَمَنِ انۡتَظَرَهَا حَتّٰی یُقۡضٰی قَضَاءُهَا أوۡتُدۡفَنَ فَلَهٗ قِیۡرَاطَانٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

١٠٦٨۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی

١٠٦٦۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ١١٧/٩ ☆ مجمع البحرین، ٤١٣٩

١٠٦٧۔ مسند البزار، ٢٠٩/٥ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ١٣/٣

١٠٦٨۔ المسند لابی داؤد ، باب اذا صلی باب اذا فی جماعة ثم ادرك لعید، ٨٦/١

الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٨١/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٩/٢

السنن الکبری للبیهقی، ٣٠٣/٢ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٥٥/٢

التمهید لابن عبدالبر، ٢٤٤/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢١٥٧

حلیه الاولیاء لابی نعیم ، ٣٨٥/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٣١/٣

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا يصلى بعد صلاة مثلها۔　فتاوی رضویہ، ۴/ ۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلا ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی ۔نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی ۔مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف و کسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہوچکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہوچکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹۔ نصب الراية للزيلعى، ۵۵/۲ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔واقعہ نجاشی ،واقعہ معاویہ لیثی، واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں ۔اور سوم صلاۃ بمعنی نماز صریح نہیں۔انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دوایک بار وقوع خود ہی بتا رہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا،حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بنا پر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

١٠٧٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی الیوم الذی مات فیه وقال:اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِأَخِیۡکُمۡ ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی علیه و کبر علیهم اربعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔١٢م

١٠٧١۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراء ہ فکنت فی الصف

١٠٧٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ١/٥٤٨
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ١/٣٠٩
السنن للنسائی، عدد التکبیر علی الجنازة ١/٢١٧
التمهید لابن عبدالبر، ٦/٣٢٤

١٠٧١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ١/٥٤٧
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ١/٣٠٩
التمهید لابن عبد البر، ٦/٣٢٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/٣٨
المصنف لابن ابی شیبة ، ١٤/١٥٤ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٥/٢٣٥
جمع الجوامع للسیوطی، ٦١٣٤ ☆

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ وعن الصحابة جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان اخاکم النجاشی تو فی فقو موا صلوا علیہ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفه فکبر اربعا وهم لا یظنون الا ان جنازة بین یدیه۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کرگیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابة جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا، الی ان قال: فصلینا خلفه ونحن لا نری الا ان الجنازة قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۴۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۳۹
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۲/۱۵۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۳۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانة، ☆

۱۰۷۴۔**عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سریرالنجاشی حتی رأه و صلی علیه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا۔حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا۔وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ " الصلوة علی المسلم یموت فی بلا د الشرك " ۔

۱۰۷۵۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیه و خرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبرا ربع تکبیرات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلغه موت النجاشی فقال: لا صحابه : ان اخاکم النجاشی قدمات ،فمن اردا ان یصلی علیه فلیصل علیه ، فتوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزراقانی علی المواهب ، ۸۷/۸
۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی المسلم ، الخ، ۴۵۷/۲
۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۰/۴

نحو الحبشة فكبر عليه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مات معاویة فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال: نعم، فضرب بجنا حیه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفان من الملائكة كل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آ گیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی علیه ،قال: نعم ، فوضع جناحه الا یمن علی الجبال فتواضعت وو ضع جناحه الایسرعلی الا رضین فتوا ضعت حتی نظرنا الی مكة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۵۱/٤

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهثمی، ۳۸/۳

و جبرئیل والملائکۃ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کرعرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تا کہ حضوران پرنماز پڑھیں ۔فرمایا: ہاں،حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے ۔ بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہوگئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کونظرآ نے لگے۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پرنماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سنداس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد زیاد الا لھانی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه المجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ۔ابو احمد حاکم ۔

۱۰۷۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة وقال : اتحب ان اطوی بك الارض فتصلی علیه قال : نعم ، فضرب بجنا حیه الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی الیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اورعرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہوگیا ۔کیا حضوران پرنماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں ۔سرکار نے ارشادفرمایا: ہاں،پس جبرئیل نے زمین پراپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہوگیا ہو،اوران کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔یہاں تک کہ پیش نظراقدس ہوگیا۔اس وقت حضور نے ان پرنماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! هل لك ان تصلی علیه فا قبض

۱۰۷۹۔ باب الصلوة علی المیت الغائب، ۵۱/٤

۱۰۸۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ٤۳۷/۳

لك الارض، قال : نعم، فصلى عليه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پرنماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔فرمایا: ہاں حضرت جبرئل نے ایسا ہی کیا۔اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کوائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمروابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔پہلی دوحدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہےاوراس نے عنعنہ کیا۔یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ابن زیاد سے روایت ہے۔معلوم نہیں راوی کون ہے۔به اعله المحقق فى الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہےاور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نودی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اور ابو حاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابو حاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔پھر اس میں کیا ہے۔خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کردیا گیا تھا۔تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔تا کہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔وہ ایک ہی صحابی ہیں۔معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی ،کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا،اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰى، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِى طَالِبٍ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال: اِسْتَغْفِرُوا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهَا بِجَنَاحَيْنِ حَيْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ و دعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

۱۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ۱۶۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۳/۳ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۱۵۴/۸
المستدرك للحاکم، ۴۲/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۸۴/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۰/۶ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۲۲/۱

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پرپوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان ۔ تو یہ مرسل نامعتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔ اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہو اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگرچہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہوکر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر نا ہ فی النھی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سما ھا صلاۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود ۔۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیة لیست بطریق حقیقة ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہوتو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا۔

اللھم! صل وسلم وبارك علیه وعلی آله کما تحب و ترضی ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَيْهِمْ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللھم! صل علی آل ابی اوفی ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوھا بیھة قوم لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ٤/٧٥

(٦) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

١٠٨٢۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوا عَلیٰ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

١٠٨٣۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلُّوا عَلیٰ كُلِّ مَيِّتٍ ۔

١٠٨٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/٣٤٢ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٢/٦٧
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣/١٧٩ ☆ السنن للدارقطنی، ٢/٥٦
کنز العمال للمتقی، ٤٢٢٦٤، ١٥/٥٨٠ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٢/٣٠٥
تاریخ بغداد للخطیب، ١١/٢٩٣ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢/٤٢
العلل المتنھایة لابن الجوزی، ١/٤٢٢ ☆ الدر المنتثرۃ للحلبی، ١٠٤

١٠٨٣۔ السنن لابن ماجه ، الصلوۃ علی اھل القبلة ، ١/١١١
کنز العمال للمتقی، ٤٢٢٦٣، ١٥/٥٨٠ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٢/٣٠٩

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات ، وکبر عمر علی ابی بکر اربعا ، وکبر ابن عمر علی عمرا ربعا، وکبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا ، وکبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، وکبر ت الملائکۃ علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اورامام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اورحضرت امام حسین نے امام حسن پر چار ،اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں ، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

(۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ھا شم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرك للحاکم ،　　التکبیر علی الجنائز اربعا ،　　۳۸۶/۱

۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر ، 　　ترجمۃ خریجۃ ، 　　۲۸۳/٤

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتھا ولم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز۔　　فتاوی رضویہ۲/۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔اور حجوں میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثہ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔صرف سات آدمی تھے۔تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالک بن ھبیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَہٗ ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ۴/۷۸

۱۰۸۶۔	مجمع الزوائد للھیثمی،	۳۲/۳	
۱۰۸۷۔	السنن لابی داؤد ،	باب الصفوف علی الجنازۃ	۴۵۱/۲
	الجامع للترمذی،	باب کیف الصلوۃ علی المیت ،	۱۲۲/۱
	السنن لابن ماجہ ،	باب ما جاء فیمن صلی علیہ جماعۃ الخ،	۱۰۸/۱
	المستدرک للحاکم ،	کتاب الجنائز،	۳۶۲/۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۷۹/۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۱۶۸۷

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا أَوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشادفرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تواسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اورلوگ کم ہوتے تو انکوتین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔پھرفرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگرکہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظرظاہر میں یہاں دوحکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے،اورجمع تام گویا صف تام ہے لہذاایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اورظاہرالروایت میں بھی اسےاس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کودوسری کا حائل نہ جانا۔اورانکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پرحکم فسادفرمایا۔اس

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف على الجنازة ، ۱/۴۵۱

۱۰۸۹۔ الجامع للترمذی، با ب كيف الصلوة على الميت ، ۱/۱۲۲

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم ۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

(۱۱) سونمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہوجاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُفِرَلَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة ۱/۱۰۸
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۵، ۱۵/۵۹۹
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۳۶۰ ☆

۱۰۹۱۔ السنن للنسائی، فضل من صلى عليه مائة، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۹۶
كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۵۶
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۳۴۴ ☆

۱۰۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ مِأَةٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشدیئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَحٰى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُّعَذِّبَ مَنْ حَمَلَهٗ وَ مَنْ تَبِعَهٗ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں ۔۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ يُّقَالَ لَهُمْ أَبْشِرُوْا وَلِيَّ اللّٰهِ بِرَضَاهُ وَالْجَنَّةِ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِمَنْ شَيَّعَكَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَكَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۵

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَا يُتْحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ اِذَا دَخَلَ قَبْرَهٗ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۰۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَوَّلَ مَايُجَازِیٰ بِهِ الْمُؤمِنِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُّغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳/۲۲۶

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۱۵/۵۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۰۸

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۳۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۲۰۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۳۷۰

الکامل لابن عدی، ۶/۳۸۴ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہوجاتی ہے جوانکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔١٢م

١٠٩٨ـ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ أَوَّلَ تُحفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِي جَنَازَتِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کردی جاتی ہے جواسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ٤٢/٤

(١٣) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

١٠٩٩ـ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُوْمُ عَلىٰ جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(١٤) سونمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

١١٠٠ـ **عن** أُم المؤمومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

١٠٩٨ـ الموضوعات لابن الجوزى، ٢٢٦/٣ ☆

١٠٩٩ـ الصحيح لمسلم ، الجنائز، ٣٠٨/١ ☆
السنن لابى داؤد ، باب فضل الصلوة على الجنائز ، ٤٥٢/٢
السنن لابن ماجه ، باب فيمن صلى عليه جماعة ، ١٠٨/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٥٧/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤٩١/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٢٢٧٢، ٥٨٢/١٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٤٣/٤
مشكل الآثار للطحاوى، ١٠٦/١ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣٨١/٥

١١٠٠ـ الصحيح لمسلم ، كتا ب الجنائز ٣٠٨/١
السنن للنسائى، فضل من صلى مائة ، ٢١٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤٩٧/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٢٢٧٤، ٥٨٤/١٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٤٤/٤
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٥٦/٢ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ماَ مِنُ مَیِّتٍ تُصَلِّی عَلَیۡہِ أَمَّۃٌ مِنَ الۡمُسُلِمِیۡنَ یَبۡلُغُوۡنَ مِأۃً کُلُّھُمۡ یَشۡفَعُوۡنَ لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوۡا فِیۡہِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** أُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَمُوتُ أَحَدٌ مِّنَ الۡمُسُلِمِیۡنَ فَیُصَلِّی عَلَیۡہِ اُمَّۃٌ مِّنَ الۡمُسُلِمِیۡنَ یَبۡلُغُوا أنۡ یَّکُونُوا مِأۃً فَیَشۡفَعُوۡا لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوۡا فِیۡہِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان امرأۃ سوداء کانت تقم اوشابا ففقد ھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسأل عنھا اوعنہ فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلا کُنۡتُمۡ آذَنۡتُمُوۡنِیۡ ، قال : فکانھم صغروا امرھا او امرہ فقال: دُلُّوۡنِیۡ عَلیٰ قَبۡرِھَا فَدَلُّوۡہُ فَصَلَّی عَلَیۡہِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی علی المیت ، ۱/۱۲۲
السنن للنسائی، فضل من صلی علیہ مائۃ ، ۱/۲۱۸
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۱۵/۵۸۱
۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۹
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی الصلوۃ علی القبر ، ۱/۱۱۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکونہ پایا تو پوچھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَقُ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّالسَّلَامِ ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا ،جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه عن عمن ادرك ابابكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضا يق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد ۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہون نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔ الجامع الغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۶/۳ ☆ نصب الرایة للزیعلی، ۲۵۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۷۰، ۲۸/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۲/۶
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۲۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۴۵/۳
الاحکام النبویة للکحال، ۱۳۶/۱ ☆ تغلیق التعلیق لابن حجر ، ۱۵۹
الاذکار النوویه، ۲۴۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۱۹۱/۲ ☆
۱۱۰۴۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۲۲، ۷۰۹/۱۵

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا فجئتك الجنازة وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمّم کرکے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اتی الجنازة وهو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمّم کرکے نماز میں شریک ہوگئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :اذا فجئتك الجنازة ولست علی وضوء فان كان عندك ماء فتوضا وصل وان لم یكن عندك ماء فتیمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کرکے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لو۔ ۱۲م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنت و الحائض، ۱/۵۲

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۷

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی، باب الوضو و التیمم من آنیة الخ، ۱/۷۴

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتک الجنازہ فتیمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمّم کرے۔۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوئک الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فئجبتک الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمّم کرلے۔۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، الخ، ۵۲/۱

۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

(۱۹)حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

١١١٤۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لما وضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يد خل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفاليس لهم امام ويكبرون وعلى رضى الله تعالىٰ عنه قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصع لأمته وجاهد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلمته ، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس ، آمين ، حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی ۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ۔کوئی انکا امام نہ تھا ۔حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے ۔سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ۔الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا ۔اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا ۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا ۔الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیرؤوں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا ۔مولی علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے ۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی ۔

١١١٥۔ **عن** محمد ابراهيم التيمى المدنى رضى الله تعالىٰ عنه قال ؛ لما كفن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووضع على سريره دخل ابو بكر وعمر

١١١٤۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الصلوة على رسول الله ﷺ ، ٢٢٢/٢

١١١٥۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ذكر الصلوٰة على رسول الله ﷺ ، ٢٢١/٢

فقالا : السلام عليك ايها النبى ورحمته وبركاته ومعها نفر من المهاجرين والانصار قد رما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهما فى الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لا مته وجاهد فى سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته فاومن به وحده لا شريك له فا جعلنا يا الهنا ممن يتبيع القول الذى انزل معه واجمع ،بنينا وبينه ، حتى نعرفه وتعرفه بنا فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيما لا ينبغى بالا يمان بدلا ، ولا نشترى به ثمنا ابدا فيقول الناس ، آمين ، آمين ، ثم يخرجون ويد خل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی ،اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ،دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سماجاتا ،ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق وفاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جوانکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے ۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی ۔

١١١٦۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا غَسَلْتُمُونِىْ وَكَفَنْتُمُوْنِىْ فَضَعُوْنِىْ عَلىٰ سَرِيْرِىْ ثُمَّ

١١١٦۔ المستدرك للحاكم ، ٣/٦٠

اتحاف السادة للزبيدى، ١٠/٢٩٠

أُخْرُجُوْا عَنِّی فَأنَا أوَّلُ مَنْ یُّصَلِّی عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِہٖ مِنَ الْمَلآئِکَۃِ بِأجْمَعِھِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہوجاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آکر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جانا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۱

۴۔نماز جنازہ کی دعائیں

(۱)دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا صلی علی الجنازة قال : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا ، أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِيْمَان ، أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تواس طرح دعا کرتے ،الہی بخشدے ہمارے زندے اورمردے، اورحاضراورغائب اورچھوٹے اور بڑے،اورمرداورعورت،الہی توجسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر،اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر،الہی ! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں ڈال۔ فتاوی رضویہ۴/۸۹

(۲)نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ **عن** عوف بن مالك الأشجعی رضی الله تعالیٰ عنه يقول : صلی النبی

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما يقول فی الصلوة علی المتی ۱۲۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب الدعاللميت، ۴۵۷/۲
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی الدعا فی الصلوة ، ۱۰۹/۱
السنن للنسائی، كتاب الدعا ۲۱۷/۱
المستدرك للحاكم ، كتاب الجنائز، ۳۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۸/۲ ☆ اتحا ف السادة للزبيدی، ۴۵۰/۳
السنن الكبری للبيهقی، ۳۸/۴ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ، ۴۲۴/۱
السنة لابن ابی عاصم، ۱۱۵/۳ ☆ المسند لابی يعلی،
المصنف لابن عبد الرزاق، ۴۸۶/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۰، ۵۸۶/۱۵
۱۱۱۸۔ الصحيح لمسلم ، باب الدعا للميت ، ۳۱۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما يقول فی الصلوة علی الميت ۱۲۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی الدعا فی الصلوة علی الجنازه ، ۱۰۹/۱
السنن للنسائی، الدعا، ۲۱۷/۱ ☆
المصنف لابن ابی شيبة ، ۲۹۱/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳/۶
البداية و النهاية لابن كثير، ۹۳/۵ ☆ كنزالعمال للمتقی، ۴۲۳۰۱، ۵۸۷/۱۵

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فحفظت من دعائه وهو یقول : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَ اعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِوَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَیْرًا مِنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرٌ مِنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلك المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پرنماز پڑھی۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کررہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تونے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۸۹

۱۱۱۹۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فقال : أَللّٰهُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ یَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ، وَیَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ، أَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِهٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَأَهْلِهَا ، اِنْ كَانَ زَاكِیًا فَزَكِّهٗ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ ، أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پرنماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی ! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹۔ المستدرك للحاکم ، 　کتاب الجنائز ، 　۳۵۹/۱

مجمع الزوائد للهیثمی ، 　۳۳/۳ 　☆ 　المطالب العالیة لابن حجر ، 　۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرما دے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : دعا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازة ، أَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبُدُكَ اِبُنُ عَبدِكَ اِبُنُ أَمَتِكَ مَا ضٍ فِيهِ حُكْمُكَ ، خَلقْتَهٗ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا مَذْكُورًا ، أُنُزِلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيرُ مَنُزُولٍ بِهٖ، أَللّٰهُمَّ ! لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَأَلُحِقُهٗ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ، وَ ثَبِّتْهُ بِالْقَوُلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ ، كَانَ يَشُهَدُ أَنُ لَّا اِلٰهَ اِلَا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، وَلاَ تَحُرِمُنَا أَجُرَهٗ وَلاَ تَفُتِنَّا بَعُدَهٗ ، أَللّٰهُمَّ !اِنُ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنُ كَانَ خَاطِئًا فَاغُفِرُ لَهٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الہی ! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الہی ! اسے اسکی حجت سکھا دے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا دے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الہی ! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرما دے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ **عن** يزيد بن ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازة فدعا له ، أَللّٰهُمَّ ! عَبُدُكَ وَابُنُ أَمَتِكَ اِحُتَاجَ اِلٰى رَحُمَتِكَ وَأَنُتَ غَنِيٌّ عَنُ عَذَابِهٖ ،اِنُ كَانَ مُحُسِنًا فَزِدُ فِي اِحُسَانِهٖ، وَاِنُ كَانَ مُسِيئًا

۱۱۲۰۔ الجامع الكبير للطبرانى، ۲/۱۸۷۰☆

۱۱۲۱۔ المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز ، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۳۳

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی ۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے ۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے ، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما ۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے ۔۱۲م

۱۱۲۲ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی الميت فقال :أَللّٰهُمَّ !عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي اِحْسَانِهٖ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهٗ ،وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی ۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے ، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے ۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما ، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما ۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما ۔۱۲م

۱۱۲۳ ۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنيا وتركها لا هلها وافتقر اليك واستغنيت عنه ، وقد كان يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲ ۔ المصنف لابن ابی شیبة ، بالقراة و الدعا فی الصلوة الخ ۳/۴۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۲۷۷
۱۱۲۳ ۔ المسند لابی یعلی ، المصنف لعبد الرزاق ، ۳/۴۸۷

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔الٰہی ! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔١٢م

١١٢٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصلی علی الجنازة ، أَللّٰهُمَّ ! أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۔ فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔الٰہی ! تو اسکا رب ہے۔تو نے اسے پیدا کیا۔تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی،تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے،ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٥۔ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علمهم الصلوة علی الميت ، أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِإِخْوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ،وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، أَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی،الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ،ہمارے دلوں کو ملا،الٰہی ! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے،ہم تو

١١٢٤۔ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للميت، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السن الکبری للبيهقی، ٤٢/٤
الاذکار النووية ١٤٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٣٠٢، ٥٨٧/١٥
١١٢٥۔ مشکل الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٨٤٤، ٧١٤/١٥

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٦۔ **عن** واثلة بن الأ سقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رجل من المسلمین فاسمعه یقول: أَللّٰهُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بُنَ فُلَان فِی ذِمَّتِكَ وَحَبُلِ جَوَارِكَ فَقِهٗ مِنُ فِتُنَةِ الْقَبُرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنُتَ أَهُلِ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، اِنَّكَ أَنُتَ الْغَفُورُ الرَّحِیُمِ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمۂ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔١٢م

١١٢٧۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر فی جنازة ، فلما وضعها فی اللحد قال : بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله ، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال : اللهم ! اجرها من الشیطان و من عذاب القبر ، اللهم ! جاف الارض عن جنبیها و صعدروحها و لقها منك رضوانا ، قلت : یا ابن عمر ! أشئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برائك قال: اِنی اذا لقادر علی القول ، بل شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله ،جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه ، باب الدعا فی الصلوة لعلی الجنازة ١٠٩/١
السنن لابی داؤد ، باب الدعاء للمیت ، ٤٥٧/٢

١١٢٧۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی ادخال المیت القبر ، ١١٢/١

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** اِبراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: أَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَاوَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، أَللّٰهُمَّ! لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔　　فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔۱۲م

۱۱۲۹۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال: الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول: أَللّٰهُمَّ! اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادُكَ، أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا۔

حضرت ابو حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۹۴/۴

۱۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۹۹، ۵۸۶/۱۵

۱۱۲۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۴۹، ۷۱۵/۱۵

۵۔ زیارت قبور

(۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال : سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے۔ جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔ ۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن اِبراهیم التیمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء عند رأس الحول فیقول : سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ قال : و کان أبو بکر و عمر و عثمان یفعلون ذلك ۔

حضرت محمد ابرہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔ سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔　　فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

(۲) بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ **عن** داؤد بن أبی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : أقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تدری ما تصنع ،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۷۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤
التفسیر للقرطبی، ۳۱۲/۹ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۵٤/٤

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۹/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٤۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۹٦۸، ۳٤٤/٦ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۳۷۳

فاقبل علیه فقال : نعم ، انی لم آت الحجر ، انما جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم اٰت الحجر سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم، یقول: لَا تَبۡکُوا عَلَی الدِّیۡنِ اِذَا وَلِیَهٗ أَهۡلُهٗ وَ لٰکِنۡ أَبۡکُوا عَلَی الدِّیۡنِ اِذَا وَ لِیَهٗ غَیۡرُ أَهۡلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کرر ہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فلله الحمد۔　　　فتاوی رضویہ ۴/۱٦۱

(۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنۡ رَجُلٍ یَزُوۡرُ قَبۡرَ أَخِیۡهِ وَ یَجۡلِسُ عِنۡدَهٗ اِلَّا اسۡتَانَسَ وَ رَدَّ عَلَیۡهِ حَتّٰی یَقُوۡمَ۔　　　جدالممتار ۱/۴۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔۱۲م

۱۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳٦۵ ☆ الحای للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۰۲

(۴) اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

۱۱۳۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابورزین یا رسول الله ! إن طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم ؟ قال : قُلْ أَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُؤمِنِیْنَ ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَکُمْ تَبِعٌ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ ، قال ابو رزین : یا رسول الله ! یسمعون ؟ قال : یَسْمَعُوْنَ وَ لٰکِنْ لَّا یَسْتَطِیْعُوْنَ أَنْ یُّجِیْبُوْا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟فرمایا: یوں کہہ،سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشا اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا یسمعه الحی و الا فهم یردون حیث لا یسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت وواضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور وفریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔ صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

۱۱۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائه وقال: وَالَّذِیْ نَفْسِی

۱۱۳۴۔ المسند للعقیلی، ۱۹/۴ ☆

۱۱۳۵۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸۵/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱۹۱/۵

بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِ أَحُدٌ اِلَّا رَدُّوا عَلَیْهِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جوان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

١١٣٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائه و قال:وَالَّذِیْ نَفْسِی ، بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ أَحُدٌ اِلَّا رَدُّوا عَلَیْهِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اوران کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جوان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

١١٣٧۔ **عن** عبد الله بن فروة رضی الله تعالیٰ عنه قال : زار رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهداء احد فقال : أَللّٰهُمَّ ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِیَّكَ یَشْهَدُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءٌ وَ أَنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ أَوْ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَدُّوا عَلَیْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی؛ الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو انکی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ والله انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

١١٣٦۔ المستدرك للحاكم ،

١١٣٧۔ المستدرك للحاكم ، ٣ / ٢٩ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٩٨٩٧، ١٠/٣٨٢

جمع الجوامع للسيوطی، ٩٩٧٠ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ٣/٣٠٧

میرے بدن پر بال کھڑے ہوگئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سئے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد الله! بانے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کرلیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات ودن کو پہچانتا ہوں۔

١١٣٨۔ **عن** محمد بن واسع رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہ ہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

١١٣٨۔ شعب الایمان للبیهقی، ١٨/٧ ☆

ہیں جن میں بلاتخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۴

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُنسُ مَا یَکُونُ لِلُمَیّتِ فِی قَبُرِهٖ اِذَا زَارَهٗ مَنُ کَانَ یُحِبُّهٗ فِی دَارِ الدُّنُیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنُ رَجُلٍ یَزُوُرُ قَبُرَ أَخِیُهِ وَ یَجُلِسُ عَلَیُهِ اِلَّا اسُتَأنَسَ وَ رَدَّ عَلَیُهِ حَتّٰی یَقُوُمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال ابی و هو فی سیاق الموت : اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا ،و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ، اور جب مجھے دفن کرچکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا ۔ پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسیوطی، ☆ شفا السقام للسبکی،

۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵

۱۱۴۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز

دیتاہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۹

(۶)اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت أدخل بیتی الذی فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انی واضع ثوبی و أقول : اِنما هو زوجی و أبی ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابیها ثم علیها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے ،خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : ماابالی فی القبو ر قضیت حاجتی أم فی السوق بین ظهرانیه و الناس ینظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۱۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۲۰۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/ ۱۵۴

۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ☆ المستدرك للحاکم ،

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیھا المساجد و السرج ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بزازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر برسر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔ گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالبًا مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین خواہ مجاورین سے تو نادرًا خالی ہوتے ہیں۔ مگر امام ممدوح صاحب فتاوی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

۱۱۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی زیارۃ النساء القبور، ۲/۴۶۱

موجب رضائے رحمٰن عز جلالہ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۴۵

۱۱۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابوصالح باذام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اور ابن معین کہتے ہیں: لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱۴۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما نحن نسیرمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذ بصر بامراۃ لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطری وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اهل هذا المیت فترحمت الیهم و عزیتهم بمیتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى : قالت : معاذ الله أن أكون بلغتها و قد سمعتك تذكر فی ذلك ما تذكر ،فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى جَدُّ أَبِيْكَ ۔

۱۱۴۵۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن زیارة القبور، ۱/ ۱۱۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء ، ۱/ ۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۹
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۵۳۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۷۸
كنز العمال للمتقی ، ۴۵۰۴۹، ۱۶/ ۳۸۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/ ۴۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۲۳۲ ☆
۱۱۴۶۔ السنن للنسائی، باب الغی، ۱/ ۲۶۵ ☆
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب التعزیة ، ۲/ ۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۶۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۳۵۹
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۲/ ۲۸۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابد الآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن و متصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت و مقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیئے بحکم مقدمتین اولین و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق و فاروق و عثمان و علی و زہراء و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبد المطلب داخل بہشت ہوں گے۔ هكذا ينبغی التحقيق و الله تعالىٰ ولى التوفيق ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱۴۷ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : مر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بِامرأة عند قبر وهى تبكى فقال لها : اِتَّقِی اللّٰهَ وَ اصْبِرِیُ ـ

جد الممتار ۱/ ۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ ۱۲م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱۴۸ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! ان ابى كان يصل الرحم و كان و كان فاين هو ، قال : فِی النَّارِ ، قال فكانه و جد من ذلك فقال : يا رسول الله ! فاين ابوك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : حَيُثُ مَا مَرَرُتَ بِقَبُرِ مُّشُرِكٍ فَبَشِّرُهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابى بعد و قال : لقد كلفنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۱۴۷ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول الرجل اصبرى ، ۱/ ۱۶۷
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/ ۳۰۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۴/ ۶۵ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۱۴۳ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۲/ ۴۰
شرح السنة للبغوى، ، ۵/ ۴۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/ ۲
فتح البارى لابن كثير ، ۱۱/ ۸۰ ☆
۱۱۴۸ـ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى زيارة قبور المشركين ، ۱/ ۱۱۴

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۷۱

www.dawateislami.net I.T. Majlis of DawateIslami

۶۔احترام مقابر

(۱)مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔**عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَأنْ أمْشِیَ عَلیٰ جَمْرَةٍ أوْ سَیْفٍ أوْ أخْصِفَ نَعْلِی بِرِجْلِی أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أنْ أمْشِیَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔۱۲م

۱۱۵۰۔**عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:لَأنْ أطَأ عَلیٰ جَمْرَةٍ حَتّی یَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِیْ أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أنْ اَطَأ عَلیٰ قَبْرِ مُّسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۸۰

(۲)قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ **عن** عمرو بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم متکئا الی القبر فقال : لَا تُوْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ ۔

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبر ، ۱۱۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴
ارواء الغلیل للالبانی، ، ۱۰۲/۱ ☆
۱۱۵۰۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن المشی علی القبور ، ۱۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۲/۲
۱۱۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۰۶، ۶۵۷/۱۵ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی القبر فقال : یَا صَاحِبَ الْقَبُرِ! اِنُزِلُ مِنُ عَلَی الْقَبُرِ ، لَا تُوُذِ صَاحِبَ الْقَبُرِ وَ لَا یُوُذِیُكَ ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۶۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤/ ۳۷٤
المستدرك للحاکم ، ۳/ ۶۸۲ ☆

۱۱۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلىٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخَلَّصَ اِلىٰ جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلىٰ قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین ۔ص ۱۳

۱۱۵۴۔ **عن** بشیر بن الخصاصیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ يُحَكَ يَا صَاحِبُ السِّبْتَيْنِ أَلْقِ سِبْتَيْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لان اطأ علی جمره احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم ۔

حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبور ، ۱۱۳/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب فی کراهیة القعود علی القبر ، ۴۶۰/۲
السنن للنسائی، التشدید فی الجلوس علی القبور ، ۲۸۷/۱
۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۳۰۱/۱۳
السنن للنسائی، المشی بین القبور فی النعال ، ۲۸۸/۱
۱۱۵۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴ ☆ الکامل لابد عدی ، ۱۷۳/۲

(۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَلْمَيِّتُ يُؤْذِيهِ فِي قَبْرِهِ مَا يُؤْذِيهِ فِي بَيْتِهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :اذی المؤمن فی موته کاذاه فی حیاته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه سئل عن وضع القدم علی القبر فقال : کما أکره أذی المؤمن فی حیاته فإنی أکره اذا ہ بعد موته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھوکر وہ پانی اس کے منہ پر اور

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحازف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۴

۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ☆

۱۱۵۸۔ السنن لسعید بن منصور ، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روانہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، ضربت اِمرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول : الا هل وجدو ا ما فقدوا فاجابه اخر بل یئسوا فانقلبوا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:- یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث ونا جائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہوسکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کیئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ واہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح مصنفہ: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا۔　　باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد،　　۱/۱۷۷

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بنانے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیه بناءً سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود ونصاری ستون نما سادی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوھا جما۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھرپور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشھورین لیزورھم الناس ولیستریحون بالجلوس فیه ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے درمختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیه بناء و قیل لا باس به و ھو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے ردالمحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکرہ واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

۷۔مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(۱)مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

١١٦٠۔عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا مَوْتَا كُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

١١٦١۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأُمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔

١١٦٢۔عن أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَا كُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ، اِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثِمُوْنَ، وَاِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ ۔

١١٦٠۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما ينهى من سب الاموات ، ١٨٧/١
السنن للنسائى، باب النهى عن ذكر الهلكى لا بخير ، ٢١٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٨٠/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧١٢، ٦٨٠/١٥
١١٦١۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى من سب الاموات ، ١٨٧/١
السنن للنسائى، باب النهى عن سب الاموات، ٢١٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٨٠/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧٥/٤
المستدرك للحاكم ٣٨٥/١ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣٨٦/٥
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٩٠/٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٧١٤، ٦٨٠/١٥
فتح البارى للعسقلانى، ٣٦٢/١١ ☆ الاذكار النوويه ١٥١
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٧٩/٢ ☆
١١٦٢۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٩١/٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ٥٧٩/٢

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْأَحْيَآءَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا دو۔

۱۱۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُم فَدَعُوهُ وَ لَا تَقَعُوا فِيهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۳۴/۴

(۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت : قال

۱۱۶۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما ينهى عن سب الاموات ، ۱۸۷/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الشتم ، ۱۹/۲
السنن لابى داؤد ، كتاب الادب ، باب فى النهى عن سب الموتى ۶۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷۱۵، ۶۸۰/۱۵
اتحا ف السادة للزبيدى، ۴۹۰/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷۶/۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۸۰/۲ ☆ المغنى للعراقى، ۱۱۷/۳
مسند الربيع بن حبيب ، ۱۹۸۷ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۵۶/۴

۱۱۶۴۔ السنن لابى د اؤد ، كتاب ا الادب فى النهى عن سب الموتى، ۶۷۱/۲
الجامع الصغيير للسويطى، ۵۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۷۴/۱۰
المغنى للعراقى، ۳۷۷/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷/۱
مسند لربيع بن حبيب ، ۱۳۱۲ ☆ الكامل لابن عدى، ۱۸۳/۵
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ۳۴۶/۲ ☆ آداب الزفاف للالبانى، ۱۴۷

۱۱۶۵۔ السنن للنسائى، باب الامر بالاستغفار للمسلمين ، ۲۲۲/۱
المؤطا لمالك ، ۸۵ ☆ المستدرك للحاكم ، ۴۸۸/۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ عله وسلم: اِنِّی بُعِثۡتُ اِلیٰ أَهۡلِ الۡبَقِیۡعِ لِأُصَلِّیَ عَلَیۡهِمۡ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعا و استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔**عن** أُم المؤمین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ جِبۡرَئِیۡلَ أَتَانِیۡ فَأَمَرَنِیۡ أَنۡ آتِیَ الۡبَقِیۡعَ فَأَسۡتَغۡفِرَلَهُمۡ قلت له : کیف اقول ، یا رسول الله! قال : قولی: أَلسَّلَامُ عَلیٰ أَهۡلِ الدَّارِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَ یَرۡحَمُ اللّٰهُ الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنَّا وَ الۡمُسۡتَاخِرِیۡنَ وَ اِنَّا اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کسی طرح کہوں۔حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔السلام علی اهل الدار من المؤمنین و المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا و المستاخرین و انا انشاء الله بکم لا حقون ۔

۱۱۶۷۔**عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اوراہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

۱۱۶۶۔ السنن للنسائی، الامر بالاستغفار للمسلمین ، ۲۸۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب فی التسلیم علی اهل القبور ، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فیما یقال اذا دخل المقابر، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۲۸، ۶۰۶/۱۱

۱۱۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اهد یحبنا ، ۵۸۵/۲
السنن للنسائی ، باب الصلوة علی الشهداء ، ۲۱۴/۱
السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی القبر، ۴۵۹/۲

۱۱۶۸۔ **عن** عقبه بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :صلی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاموات ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ ودعا کی جیسے سب کو رخصت فرمارہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۰

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنَّ کَسُرَ عَظُمِ الُمَیِّتِ کَکَسُرِهٖ حَیًا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۴/۳

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا مَاتَ الُاِنُسَانُ اِنُقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنُ ثَلٰثٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَّةٌ ، أَوُ عِلُمٌ یُنُتَفَعُ بِهٖ ، أَوُ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدُعُوُ لَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

۱۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوة احد، ۲/۵۷۸

۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الحفار یجد العظم ، ۲/۴۵۸

السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن کسر عظم المیت ، ۱/۱۱۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۱

المصنف لعبد الرزاق، ۳/۴۴۴ ☆ السنن للدار قطنی ۳/۱۸۸

جمع ا لجوامع للسیوطی، ۶۸۲۳ ☆ المؤطا لمالك ، ۸۳

۱۱۷۰۔ الصحیح لمسلم ، باب وصول ثواب الصدقة ، ۲/۴۱

السنن لابی داؤد ، باب فی الصدقه عندا لمیت ، ۲/۲۹۸

مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۷۲

السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۳۰۰

اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۱۴ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۷/۴۴۰

نے ارشاد فرمایا: انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔ ۱۲م

(۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا عَلیٰ أَحَدِکُمْ اِذَا أَرَادَ أَنْ یَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ یَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَیْهِ اِذَا کَانَ مُسْلِمَیْنِ فَیَکُوْنُ لِوَالِدَیْهِ أَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُ أُجُوْرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا یَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَیْئًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ اوران کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُکُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَیْهِ فَیَکُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا یَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵ ۶۱، ۶/ ۳۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/ ۲۱۶
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۶۴۵ ☆
۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ **عن** حصین بن وحوح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنه مرض فاتاه النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعوده فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاھله: لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت ، فاذ نونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیه اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فاِنی أخاف علیه یھودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبره فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : أَللّٰھُمَّ ! أَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الہی ! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ٦۹۷/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸٦
التمھید لابن عبد البر ، ۲۷٤۳/٦ ☆

۱۱۷۴۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت و قف علیہ فقال : اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِأَخِیۡکُمۡ وَ اسۡئَلُوۡا لَهُ التَّثۡبِیۡتَ فَاِنَّهُ الۡأٰنَ یُسۡئَلُ ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے : اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنۡ مَرَّ عَلَی الۡمَقَابِرِ وَ قَرَأَ " قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ " اِحۡدٰی عَشۡرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجۡرَهَا لِلۡأَمۡوَاتِ أُعۡطِیَ مِنَ الۡأَجۡرِ بِعَدَدِ الۡأَمۡوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔۱۲م

(۸) بیرام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷۶۔ **عن** سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال: یا رسول اللہ ! ان ام سعد ماتت ، فای الصدقة افضل؟ قال : أَلۡمَاءُ ، قال : فحضر بیراً و قال : هذه لام سعد ۔

۱۱۷۴۔ السنن لابی داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاکم ، ۱/۳۷۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۵۲
کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۱۸۵۱۴، ۷/۱۵۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۴۵
۱۱۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۹۶، ۱۵/۶۵۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۱
۱۱۷۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکوة ، باب فی فضل سقی الماء ، ۱/۲۳۵
التفسیر للقرطبی، ۷/۲۱۵ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوگیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔۱۲ ام

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔اس حدیث سے صاف ظاہر ومتبادر کہ کنواں تیار ہوجانے پر یہ الفاظ کہے: ھذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم'' ھذہ لام سعد '' سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے درخانہ پرورش کندتا گوشت او خوب شود اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارانند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہوجائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں'' خوارند و فاتحہ خواند'' کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہوجاتا ہے۔اور عمل کئے پر دس ہوجاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نیۃ المؤمن خیر من عملہ ،مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کرلی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں ۔تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔کہ جب تک وہ شئ موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے ۔حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شئ کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

۸۔ عالم برزخ کے احوال

۱۔ عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا شَبَّهتُ خُرُوجَ الْمُؤمِنِ مِنَ الدُّنيَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلىٰ رَوْحِ الدُّنيَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔ اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔ اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز، پنجرے میں پرند کی پرفشانی کتنی۔ ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۵

(۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان الدنيا جنة الكافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان فى السجن فاخرج منه فجعل يتقلب فى الارض و يفسح فيها ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔ اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

۱۱۷۷۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۴/۲

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء ان الدنياسجن المومن الخ، ۵۶/۲

۲۱۷۹۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث شاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/ ۴۸

(۳) روحین متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۰۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقیا فقال احدهما لصاحب : ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقیت ، فقال : او تلقی الاحیاء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فاِن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حیث شاء ت ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنین فی برزخ من الأرض تذهب حیث شاء ت و نفس الکافر فی سجین ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔ **عن** الاِمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنین

۱۱۷۹۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۴۴/۷

۱۱۸۰۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ۳۷۳/۱

۱۱۸۱۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنیا

۱۱۸۲۔ ابن ابی الدنیاء

مرسلة تذهب حیث شاء ت ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ **عن** بکربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انه ما من میت یموت الاوروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه و یکفنونه و هو یری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینها هم عن الرنة و العویل ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو شور و فریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

۱۱۸۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه و سلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یَعْرِفُ مَنْ یُّغَسِّلُهٗ وَ یَحْمِلُهٗ وَ مَنْ یُکَفِّنُهٗ وَ مَنْ یُّدْلِیْهُ فِی حُفْرَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه و سلم: مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اِلَّاوَهُوَ یَعْرِفُ غَاسِلَهٗ وَ یُنَاشِدُ حَامِلَهٗ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَیْحَانٍ وَ جَنَّةِ النَّعِیْمِ أنْ یُّعَجِّلَهٗ، وَ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِیْمٍ وَ تَصْلِیَةِ جَحِیْمٍ أنْ یَّحْبِسَهٗ ۔

۱۱۸۳۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۲۵۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۳۳۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلیٰ سَرِیْرِہٖ فَیُخَطِّیْ بِہٖ ثَلٰثَ خَطًّا اِلَّاتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اِلَّا الثُّقَلَیْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، یَقُوْلُ : یَا اِخْوَتَاہُ وَ یَا حَمَلَۃَ نَعْشَاہُ ! لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِیْ وَ تَلْعَبَنَّ بِکُمْ کَمَا لَعِبَتْ بِیْ، خَلَفْتُ مَا تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَ الدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُخَاصِمُنِیْ وَ یُحَاسِبُنِیْ وَ أَنْتُمْ تَشِیْعُوْنِیْ وَ تَدْعُوْنِیْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے : اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی ۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا ۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلیٰ أَعْنَاقِھِمْ ، فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِیْ ، وَ اِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ ، قَالَتْ : یَا وَیْلَھَا أَیْنَ

۱۱۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۷، ۱۵/ ۵۹۶ ☆ تاریخ جرجان للھثمی، ۱۷۸

۱۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ولی المیت قدمونی، ۱/ ۱۷۶

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۳۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/ ۲۱

تُذْهَبُوْنَ بِهَا ، سَمِعَ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شئ اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہو جائے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر چہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالٰی مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرما دیا کہ ہر شئ اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

(۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا یقبض المؤمن حتی یری البشری ، فاذا قبض نادی ، فلیس فی الدار دابة صغیرة و لا کبیرة الا هی تسمع صوته الا الثقلین : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمین ، فاذا وضع علی سریره قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحده أُقعد فأری مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملی قبره من روح و ریحان و مسك قال : فیقول : یا رب ! قدمنی ، قال : فیقال : لم یأن لك ، اِن لك اِخوة و أخوات لما یلحقون ، ولکن نم قریر العین ، قال أبو هریره رضی الله تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بیده! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنیا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی یرفع راسه الی البشری یوم القیامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

۱۱۸۸۔ المصنف لابن ابی شیبة ، کلام ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه ، ۷/ ۱۴۲

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں ۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں ۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سوجا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے ۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی : یا أهلاه : و یا جیراناه و یا حملة سریراه : لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے ۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسه ، فما من شیٔ الا وهو یراه عند غسله وعند حمله حتی یوصله الی قبره ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یکون فی اهله بعده ، و انهم یغسلونه و یکفنونه و انه لینظر الیهم ۔

۱۱۸۹۔ کتاب الزهد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ما من میت یموت الاوروحہ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسل و کیف یمشی بہ ، و یقال لہ و ھو علی سریرہ أسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔ **عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انہ لیناشد باللہ غاسلہ الاخففت علی ، قال و یقال لہ و ھو علی سریرہ اسمع ثنا ء الناس علیك ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۴۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال : الروح بید ملك یمشی بہ مع الجنازۃ یقول لہ أسمع ، ما یقال لك ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۴۹/۲
۱۱۹۳۔ ابن ابی الدنیا
۱۱۹۴۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۹۵۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ قال: مامن میت یموت الاروحۃ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی بہ الی قبرہ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد اللہ بکر المزنی رضی اللہ تعالی عنہ حدثت ان المیت یستبشر تبعجیلہ الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا اللہ تعالیٰ بمنہ و کرمہ من المسرور ین المستبشرین برحمتہ المسریحین بالموت بجودہ ، آمین ، بجاہ النبی الکریم الرؤف الرحیم علیہ و علی آلہ و صحبہ و اولیآء امتہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ يَّمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيْهِ الْمُؤمِنِ كَانَ يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّاعَرَفَهُ وَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔

۱۱۹۶۔

۱۱۹۷۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور۔ اسی طرح امام ابو عمر و علامہ سید سمہوی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی هريره رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ يَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهٗ ، وَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا يَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ أَنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا تَفَرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبيدی، ۳٦٥/۱۰

۱۱۹۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الميهت يسمع خنق النعال ، ۱۷۸/۱
الصحيح لمسلم ، كتا ب صفت الجنة و النار، ۳۸٦/۲
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز باب المشی بين القبور فی النعل ، ٤٦۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲/۳ ☆ التفسير للقرطبی، ۳۷۷/۷
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۷۱/٤ ☆

۱۲۰۰۔ السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز ،باب المشی بين القبور فی النعل ، ٤٦۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۳/۳ ☆ التفسير للبغوی، ٤۲/٤
الدر المنثور للسيوطی، ۸۲/٤ ☆ التفسير للقرطبی، ۳۷۷/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَ لَّوا مُدْبِرِیْنَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پہچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا دُفِنَ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَ لَّوا عَنْهُ مُصْرِفِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اورلوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آوازسنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی هریرة‌رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ ، اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَہٗ أَنَّہٗ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنَّہٗ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِکُمْ وَ نَفَضَ أَیْدِیْکُمْ اِذَا وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۲/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۶۰۰/۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۰/۱
۱۲۰۲۔ المستدرك للحاكم ۳۸۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۴۵/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۸۰/۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۹/۱۰
۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۷۸/۳ ☆

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِهِمْ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القلیب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَرَبُّكُمْ حَقًا، فَقِيلَ لَهُ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا يُجِيبُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۴۱۳
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۰ ☆

۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۵/۱۵۷
التفسیر لابن کثیر ، ۳/۴۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۴۲

۱۲۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل ، ۱/۵۶۷
الصحیح لمسلم ، باب عرض مقعدار المیت من الجنة و النار ، ۲/۵۶۷
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۱/۲۲۵

۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۹۸ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۱۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱/۳۸۰
کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۱۰/۳۷۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۳/۲۹۲
السنة لابن ابی عاصم ، ۲/۴۲۷ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۱۶۸

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر ، الى أن قال ، فانطلق رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم حتى أتى اليهم فقال : يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَان! يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَان! هَلُ وَجَدُتُم مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوُلُهٗ حَقًا ، فَاِنِّي قَدُوَجَدُتُ مَاً وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّاً ، قال عمر : يارسول الله صلى الله عليك و سلم !كيف تكلم اجسادالاارواح فيها؟ قال : مَا أَنْتُمُ بِأَسُمَعُ لِمَا أَقُوُلُ مِنُهُمُ غَيُرَ أَنَّهُمُ لَا يَسُتَطِيُعُوُنَ أَنُ يَّرُدُّوُا عَلَيَّ شَيُئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھردئے گئے۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔میں نے تو پالیا جو حق وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں۔فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال :۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ الَّذِي نَفُسِي بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمُ بِأَسُمَعُ لِمَا أَقُوُلُ مِنُهُمُ وَ لٰكِنَّهُمُ لَا يَقُدِرُوُنَ أَنُ يُّجِيُبُوُا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم، باب عرض مقعدالميت ، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷۔
۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَسۡمَعُوۡنَ کَمَا تَسۡمَعُوۡنَ وَ لٰکِنۡ لَّا یُجِیۡبُوۡنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ **عن** عبید من مرزوق رضی الله تعالی عنه قال : کانت امرأة تقم المسجد فما تت ، فلم یعلم بها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمر علی قبرها فقال ۔ مَا هٰذَا الۡقَبۡرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: أَلَّتِی کَانَتۡ تَقُمُّ الۡمَسۡجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال : أَیُّ الۡعَمَلِ وَ جَدۡتِ أَفۡضَلَ؟ قالوا: یا رسول الله ! تسمع؟قال : مَا أَنۡتُمۡ بِأَسۡمَعَ مِنۡهَا ، فذکر انها اجابت ان اقم المسجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضوران کی قبر پر گزرے۔دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔لوگوں نے عرض کی:ام محجن کی،فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی،عرض کی: ہاں،حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔پھر ان بی بی کی طرف خطاب کرکے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه مر بالبقیع فقال : السلام علیکم یا أهل القبور ، أخبار ما عندنا اِن نساء کم قد تزوجن و دیارکم قد سکنت و أموالکم قد فرقت فأجابه هاتف ، یا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ہ و ما أنفقنا فقدر بجناه وما خلفناه فقد خسرنا ہ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

۱۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ٤٤٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲٦۷/٦

۱۲۱۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(۱۳) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلنا مقابر المدینة مع علی بن أبی طالب فنادی : یا أهل القبور ! السلام علیکم و رحمة اللہ ، تخبرونا بأخبارکم ، تریدون أن تخبرکم قال : سمعت صوتا و علیك السلام و رحمة اللہ و برکاته ، یا أمیر المؤمنین ! خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ، اما أزواجکم فقد تزوجن ، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی ، و البناء الذی شیه تم فقد سکن أعدائکم فهذه أخبارکم من ما عندنا ، فما عندکم ؟ فأجابه میت فد تخرقت الأکفان و انتشرت الشعور ، و تقعطت الجلود ، و سالت الأحد اق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید ، و ما قدمناه ربحناه ، وما خلفنا خسرناه ، و نحن مر تهنون بالأعما ل ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتائیے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مرد نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

۱۲۱۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆ تاریخ نیشابور لاحمد

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۔

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ نسأل اللہ الجنة ، له الفضل و المنة و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنة و آله و صحبه واصحاب السنة و آمین ، آمین ، آمین ۔

فتاوی رضویہ ۲۷۲/۴

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ بلغنی ان الارض لا تسلط

۱۲۱۲۔ مروزی

على جسدالذى لم يعمل خطيئة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کونہیں کھاتی ۔۱۲م

۹۔ سوگ اورنوحہ

(۱) غم اورآنسو پرعذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَا تَسمَعُوْنَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمعِ الْعَيْنِ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَ أَشَارَ اِلىٰ لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ ، وَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پرعذاب کرے نہ دل کے غم پر۔اورزبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ہاں اس پرعذاب فرماتا ہے۔یارحم فرمائے۔ اوربیشک مردے پرعذاب ہوتاہےاس کے گھروالوں کےاس پرنوحہ کرنے سے۔

(۲) رونے سے مردہ کوتکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زندوں کےرونے سے مردہ پرعذاب ہوتاہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال

۱۲۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب البكاء عند لامريض ، ۱۷٤/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۳۰۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى الميت يعذب بما بخ عليه ، ۱۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٦۹/٤
شرح السنة للبغوى، ٤۲۹/۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۲۹، ۲ ،٦۱۱/۱۵

۱۲۱٤۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
المصنف لابن ابى شيبة ، ٦۵/۳ ☆

۱۲۱۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول النبى ﷺ يعذب الميت ، ۱۷۲/۱
المصنف لابن ابى شيبة ، ٦۵/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳٤۹/٤

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنّ الُمَیّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الُحَیِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِنَّ الُمَیّتَ یُعَذِّبُ بِبُکَآءِ أهُلِهٖ عَلَیُهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :کنا مع امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه حتی اذا کنا بالبیداء اذا هو برجل نازل فی ظل شجرة فقال لی : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا هو صهیب ، فرجعت الیه فقلت : اِنك أمرتنی أن أعلم لك من ذاك و انه صهیب فقال : مروه فلیحق بنا فقلت : اِن معه اهله ، قال : و أن کان معه أهله فلما بلغنا المدنیة لم یلبث أمیر المؤمنین أن اصیب ، فجاء صهیب فقال : وا أخاه واصاحباه ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِن المیت لیعذب ببعض ببکاء أهله علیه ، فاتیت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فذکرت لها قول عمر فقالت : لا و الله ! ما قاله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِن المیت یعذب ببکاء أحد و لکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِنَّ الُکَافِرَ لَیَزِیُدُهُ اللّٰهُ

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة البکاء علی المیت ، ۱/۱۱۹
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ۷/۳۰۱ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۳/۲۹۳
المصنف لعبد الرزاق ،۶۶۷۵، ۳/۵۵٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹٤۹ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۱۳۹
شرح السنة للبغوی ، ۵/٤٤۰ ☆ الکامل لابن عدی، ۲/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/۳٤۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/٤۷ ☆
۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/٤۷ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳/۱٤۸
تغلیق التعلیق لابن حجر ، ٤۷۶ ☆ الطب النبوی للذهبی، ۱٤۶

عَزَّوَجَلَّ بِبُكَآءِ أَهْلِهِ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَأَضْحَكَ وَ أَبْكٰى ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَةٌ وِ زْرَ أُخْرٰى ۔ و قالت انکم لتحدثونی عن غیر کا ذبین و لا مکذبین ولا لکن السمع یخطی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جاکر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ **عن** عمران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶۵/۳

کو صدمہ ہوتا ہے۔امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کر کے فرمایا:امام ابن جریر کا یہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت مع اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم أسکته ؟ یاأبا عبد الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبره ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔کسی کے چلانے کی آواز آئی۔آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔میں نے عرض کی:اے ابوعبدالرحمٰن!آپ نے اسے کیوں چپایا؟فرمایا:اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

(۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکره الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۶/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲
المستدرك للحاکم ، ۳۶۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۱۲/۱
المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب ونزول رحمت ہے۔عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ ، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمة رواية قتل الحسين و ما بعده لا ينافى ما ذكرته فى هذا الكتاب ، لان هذا البيان الحق الذى يجب اعتقاد ه من جلالة الصحابة و براء تهم من كل نقص بخلاف ما يفعله الوعاظ و الجهلة فانهم يأتون بالاخبار الكاذبة و الموضوعة و نحوها ولا يبينون المحامل و الحق الذى يجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالى اعلم ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۸

(۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ ۔ أَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ ، وَ النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِى الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ ، وَرِنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۹۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۹۹
السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۶۳ ☆ المسند لابى عوانة ۱/۲۶
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۸/۳۰۶ ☆ السنة لابن ابى عاصم ، ۲/۴۶۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۱۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۳۵۰
كنز العمال للمتقى، ۰۶۶۱ ، ۱۵/۲۱۹ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۴۲۸

ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ نعمت کے وقت باجا۔ اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم: أَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲٤۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِي جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلٰى يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ ، فَيَنْبَحْنَ عَلٰى أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن الناحة ۱/۱۱٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۳٤۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵٦
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/۳۵۱ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق ، ٤/۹۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۱ ☆ السلسة الصحیحة للالبانی، ۱۹۵۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۲۹۰ ☆
۱۲۲٤۔ السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن النیاحة ، ۱/۱۱٤
۱۲۲۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/۳۵۱
میزان الاعتدال ، ۳٤٤۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳/۲۹۷

وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بےزار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا نری الاجتماع الی اھل المیت و صنعۃ الطعام من النیاحۃ۔

حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/۳۱۴

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینھی عن الحلق عند المصیبۃ ، ۱/۱۷۳
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۷۰
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النھی عن ضرب الخدود الخ، ۱/۱۱۵
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق ، ۱/۲۰۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۴۲۱، ۱۵/ ۶۰۹ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۷۴۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النھی عن الاجتماع ، ۱/۱۱۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۰۴

۱۰۔اذان قبر

(۱)اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه ، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ، ثم کبر و کبر الناس ، ثم قالوا : یا رسول الله ! لم سبحت ثم کبرت ؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرَهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کردی گئی فرماتے ہیں۔تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔پھر حضور اللہ اکبر،اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر ، اللہ اکبر، بار بار فرمایا ہے۔اور یہ ہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی ، بلکہ زیادۃ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن

۱۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۷/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۶/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۳۵ ، ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۶/۳
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۲۸/۴ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔تو ان سے گھٹائے نہیں ۔اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٨

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالی جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ "تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟ تیرا رب کون؟

ما دینك ؟ تیرا دین کیا؟

ما کنت تقول فی هذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں،الله اکبر ، الله اکبر، الله اکبر ، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اور آخر میں الله اکبر الله اکبر، لا اله الله ،سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله سوال ما کنت تقول فی هذا الرجل ،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب ما دینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔ شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات و ممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۶۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۶۵۵

۱۱۔کفن وغیرہ میں تبرکات

(۱)تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا وفدا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فبایعناہ و صلینا معه و أ خبرناہ ، اِن بأرضنابیعة لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبه فی أداوة ، و أمرنا فقال ، أُخرُجُوا ، فَاِذَا أتَیتُم أرضَکُم فَاکسِرُوا بَیْعَتَکُم وَ انضِحُوا مَکَانَھَا بِھٰذَا الْمَاءِ وَ اتَّخِذُوھَا مَسْجِدًا، قلنا: ان البلدبعید و الحر شدید و الماء ینشف ، فقال : مُدُّوہُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُ اِلَّاطِیبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اورآپ کے پیچھے نماز پڑھی اورآپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔حضور ہمیں غسالۂ وضوعطا فرمادیں۔حضور نے پانی منگا کر وضوفرمایا اوراس میں کلی ڈالی پھران کے برتن میں کردیا اورارشادفرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑ دواوراس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اوران کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اورگرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔　　استمداد ص ۱۱۹

(۲)حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سیر ین رضی اللہ تعالیٰ عنه عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه انه کان عندہ عصیة لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فمات ، فدفنت معه بین جنبیه و بین قمیصه۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی، باب اتخاذ البیع مسجدا ، ۱۱٤/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۹۹/۸
۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیھقی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھذہ شیعرۃ من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضعھا تحت لسانی قال : فوضعتھا تحت لسانہ فد فن وھی تحت لسانہ ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل : کان عند علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم مسك فأوصی أن یحنط بہ و قال ھو الفضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا ۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابۃ لابن حجر ، ۲۷۶/۱ ☆

۱۲۳۲۔ المستدرك للحاکم ، ۵۱۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵۶۹/۳

انعام فرمایا۔وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر دکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ردا وقمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔کہ جب علت منع تنجیس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع ومحظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعا ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲

۱۲۔شہید کون؟

(۱)شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔**عن** سعید بن زید رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۳۶/۵

۱۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب قتل دون ماله ،		۳۳۷/۱
الصحیح لمسلم ،	کتاب الایمان ،		۸۱/۱
السنن لابی داؤد ،	السنة باب فی قتال الصرص،		٦٥٨/٢
السنن لابن ماجه ،	باب ما یری فیه الشهادة ،		٢٠٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ،	٧٩/١ ☆	السنن الکبری للبیهقی،	٢٦٥/٣
المستدرك للحاکم ،	٦٣٩/٣ ☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	١١٥/١
فتح الباری للعسقلانی،	١٢٣/٥ ☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	٢٤٤/٦
شرح السنة للبغوی، ٠	٢٤٨/١ ☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	٣٣٩/٢
کنز العمال للمتقی، ١١١٨٠،	٤١٦/٤ ☆	نصب الرایة للزیلعی،	٣٤٩/٤
التفسیر للقرطبی،	٤٢٠/٣ ☆	ارواء الغلیل للالبانی،	١٦٤/٣
مشکوة المصابیح للتبریزی،	٣٥١٢، ☆	المطالب العالیة لابن حجر ،	١٨٥٤
تاریخ بغداد للخطیب ،	٣٢٩/٢ ☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	٤١٩/١
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	٣٥٣/٣ ☆	تاریخ اصفهان لابی نعیم،	٦٢/٢
البدایة و النهایة لابن کثیر ،	٨٨/٨ ☆	کشف الخفاء للعجلونی،	٣٧١/٢
الکامل لابن عدی، ،	٣٤٧/٤ ☆	المسند للشافعی،	٢٠١
المسند لابی عوانه ،	٤٤/١ ☆		

۱۲۳۴۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلشُّهَدَآءُ خَمسَةٌ ، أَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَ الشَّهِيْدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۹/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔**عن** جابر بن عتیك رضی الله تعالی عنه قال : انه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یعوده فقال قائل من اهله : انا کنا لنرجو ان تکون و فاته قتل شهادة فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِيْلٌ ، أَلْقَتْلُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِی الْحَامِلَ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ يَعْنِی ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشهادة سبع سوی القتل ، ۳۹۷/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان الشهداء ، ۱۴۲/۲
الجامع للترمذی، باب ما جا فی الشهداء من هم، ۱۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۵/۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۴۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۲/۲
تجرید المتهید لابن عدبا لبر ، ۱۶۶ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۳۱
فتح الباری لابن حجر، ۱۳۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۱۱۸۴، ۴۱۷/۴

۱۲۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان الشهداء ۱۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یرجی فیه الشهادة ، ۲۰۶/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۴۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۹/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۷/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۳۲/۵ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۸۱/۳
المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۱۸/۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۹۰، ۴۱۸/۴

www.dawateislami.net I.T. Majlis of Dawateislami

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کوتشریف لائے۔گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہوکر مریں گے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت ،عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

۱۳۔شہید کی فضیلت

(۱)فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلشَّهِیْدُ یَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ مِنْ أَهْلِ بَیْتِهٖ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص ۴۲

۱۲۳۷۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :أَلشَّهِیْدُ یُغْفَرُلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ یَتَزَوَّجِ حُوْرَانِ وَ یَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ مِنْ أَهْلِ بَیْتِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جوخون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہےاورروح نکلتے ہی دوحوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔اوراپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ لِلشَّهِیْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ یُّغْفَرَلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ ، وَ یُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ یُحَلّٰی حُلَّةَ الْاِیْمَانِ، وَ یُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ ،و یُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،و یَأمَنُ مِن یَوْمِ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ، وَ یُوْضَعُ عَلٰی رَاسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْیَا قُوْتَةُ مِنْهُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا ، وَ یُزَوِّجُ اِثْنَتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ زَوْجَةً مِنَ

۱۲۳۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع ، ۳۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۰/۲
الصحیح لابن حبان ، ۱۶۱۲ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی،۱۱۱۰۱، ۳۹۸/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۱/۴ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲۰۶/۲

الْحُوْرِ الْعِيْنِ ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کردیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کردی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد الله عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ ۔

جدالممتار ۲/۱۷۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبى أُمامة رضى الله تعالىٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يُغْفَرُ لِشَّهِيْدِالْبَرِّ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا اِلَّا الدَّيْنَ ، وَ يُغْفَرُ لِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا وَ الدَّيْنُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

۱۲۳۹۔ الصحيح لمسلم ، باب من قتل فى سبيل الله كفرت خطاياه الا الدين ، ۲/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنل ، ۲/۲۲۰ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۱۱۹
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۳۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۱۱۰، ۴/۳۹۹
شرح السنة للبغوى، ۸/۳۰۰ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۹۱۲
التفسير لابن كثير ، ۷/۲۹۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۹۸
۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجه ، باب فضل غزوالبحر، ۱/۲۰۴
ارواء الغليل للالبانى، ۵/۱۷ ☆ التفسير للقرطبى، ۲/۷۴

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲۴۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
التفسير لابن كثير، ۸۱/۳ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ۳۳۶/۲
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقارى، ۳۰۴
كشف الخفاء للجلعونى، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ۱۳۸
۱۲۴۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال لمتقى، ۱۳۳۶۹، ۳۹۱/۵
الكامل لابن عدى، ۶۹/۴ ☆
۱۲۴۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱۴۰/۱ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۲۰/۱
تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۶ ☆

بَیۡنَ الرُّکۡنِ وَالۡمَقَامِ لَمۡ یَنۡظُرِ اللّٰہُ فِی شَیۡءٍ مِنۡ أَمۡرِہٖ حَتّٰی یُدۡخِلَہٗ جَھَنَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴۔ **عن** حبان بن ابی حیلۃ التابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔: بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : اِنَّ الشَّھِیۡدَ اِذَا اسۡتُشۡھِدَ أَنۡزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَسُدًا کَأَحۡسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ یُقَالُ لِرُوۡحِہٖ : اُدۡخُلِی فِیۡہِ : فَیَنۡظُرُ اِلٰی جَسَدِہِ الۡأَوَّلِ مَا یُفۡعَلُ بِہٖ وَ یَتَکَلَّمُ فَیَظُنَّ أَنَّھُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلَامَھُمۡ وَ یَنۡظُرُ اِلَیۡھِمۡ فَیَظُنُّ أَنَّھُمۡ یَرَوۡنَہٗ حَتّٰی یَأۡتِیَہٗ أَزۡوَاجُہٗ یَعۡنِی مِنۡ الۡحُوۡرِ الۡعَیۡنِ فَیَذۡھَبۡنَ بِہٖ ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس سے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حورعین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :۔کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: أَیُّھُمۡ

۱۲۳۴۔ شرح الصدور للسیوطی، ۱۰۳ ☆

۱۲۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ علی الشہید ، ۱/۱۷۹

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فى د مائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶۔ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ـ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ترک الصلوة علی الشهید ، ۱۲۳/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی الشهید یغسل ، ۴۴۸/۲
السنن للنسائی، باب دفن الجماعة فی القبر الواحد ، ۲۲۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الصلوٰة علی الشهداء ۱۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۴
شرح السنة للبغوی، ۳۶۴/۵ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۲۵/۳
دلائل النبوة للبیهقی، ۲۹۵/۳ ☆ الترغیب وا لترهیب للمنذری، ۱۱۳/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۷۳۷، ۵۹۵/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۴۱/۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۳/۳ ☆
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۳/۵ ☆
۱۲۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ ، ۱۸۶/۱

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔۱۲م

۱۴۔ طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهٗ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِی بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أجْرِ الشَّهِيْدِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اوراس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/۶

۱۲۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الشهادة سبع سوى القترل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۵/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۵۲/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵۴۵ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۴۳۳، ۷۷/۱۰
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۹۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۴/۲

۱۲۴۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِیْدٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

۱۲۵۰۔ **عن** صفوان بن أُمیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِیْ ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۵۱۔ **عن** ربیع بن ایاس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

۱۲۵۲۔ **عن** جابر بن عتیك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

۱۲۵۳۔ **عن** اِبن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۲۴۹۔ الصحیح لمسلم، باب بیان الشهداء، ۱۴۳/۲

۱۲۵۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۲/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۴/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۸۵/۳

۱۲۵۱۔ مجمع الزوائد لهیثمی، ۳۱۷/۲ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ۳۹۷/۱

۱۲۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ۱۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵۲۲/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۱/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۲۲۱، ۳۳/۴
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۳ ☆ الطبقات لابن سعد، ۳۰۱/۳

۱۲۵۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۴
كنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۸۵/۳

تعالی علیه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِی وَ رَحۡمَةٌ لَّهُمۡ وَ رِجۡسٌ عَلَی الۡكَافِرِیۡنَ ۔

حضرت ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵۴۔ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، أَللّٰهُمَّ ! اجۡعَلۡ فَنَاءُ أُمَّتِی قَتۡلًافِی سَبِیۡلِكَ بِالطَّعۡنِ وَ الطَّاعُوۡن ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعافرمائی: الٰہی! میری امت کواپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! اجۡعَلۡ فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعۡنِ وَ الطَّاعُوۡنِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعافرمائی: الٰہی! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۸

۱۲۵۶۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفۡنٰی أُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعۡنِ وَ الطَّاعُوۡنِ،غَدَةٌ كَغَدَةِ الۡاِبِلِ الۡمُقِیۡمِ فِیۡهَا كَالشَّهِیۡدِ وَا لۡفَارُّ مِنۡهَا كَالۡفَارِّ مِنَ الزَّحۡفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۵۴۔ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۹، ۱۰/ ۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/ ۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۱۸۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۷ ☆

۱۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤٤۸، ۱۰/ ۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٦۸۱
التمهید لابن عبد البر، ۸/ ۳۷۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۸٤

۱۲۵٦۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/ ۱۳۳ ☆ جمع الجوامع للهیثمی، ۲/ ۳۱٤
کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۵۰، ۱۰/ ۸۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ٦/ ۷۲

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :أَلطَّاعُوْنُ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلِّ شَهَادَةٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول صلی الله تعالی علیه وسلم:اِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَّکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیُکُمْ یُزَکِّی بِهٖ أَعْمَالَکُمْ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرك للحاکم، ۵۰/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲
السلسة الضعیفة للالبانی، ۸۶ ☆
۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۳/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۱/۲
المتهید لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۲/۶
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴۱۵/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۶/۲
تاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۲/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۳٤/۳
۱۲۵۹۔ کنز العمال للمقفی، ۲۸٤٤۵، ۷۹/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵٦۸٤

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔　　فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۳۱۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے

۱۲۶۰۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهَا ، وَ إِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْامِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔۱۲م

۱۲۶۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيْهِ كَانَ لَهٗ أَجْرُ شَهِيْدٍ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ

۱۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاعون و الیرۃ و الھاتہ ۲۲۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸، ۷۸/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹/۱

۱۲۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ الفرار من الطاعون ، ۱۲۶/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۹۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲، ۷۹/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/٤ ☆

۱۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاون و الطیرۃ الکھانۃ ، ۲۲۸/۲
شرح السنۃ للبغوی، ۲۵٤/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۱۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۹۱/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۷۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۹/۲ ☆

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اوران سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ ،اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔۱۲م

۱۲٦۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه :۔ ان هذا الطاعون رجس ففرو ا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شر حبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فغضب وقال ۔ كذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله اِن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے،لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔۱۲م

۱۲٦۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٩٦/٤

۱۲٦٤۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: كان عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال : یا ایها الناس ! تبددوا فی هذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزل بکم امر من اللہ تعالی ، لا اراه الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنه : قد صاحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، كذبت ليس بالطوفان و لا بالرجزو لكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا عليه ، فقال عمر و صدق ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔ ۱۲م

۱۲٦٥۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر و استقلال کرنے والا۔

۱۲٦٤۔ تاريخ دمشق لابن عساكر،

۱۲٦٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٢/٦

۱۲۶۶۔ **عن** زید بن اسلم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: ان الناس قد زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی ! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

۱۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرج الی الشام اذا کان بسرغ لقیه اُمر اء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر و لا نری أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقیة الناس و اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنی ، ثم قال : اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم فقال : ارتفعو عنی ، ثم قال : ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذاا لوباء فنادی عمر فی الناس : اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه ، قال أبو عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غیرك قالها یا أبا عبیدة ! نعم ، نفر من قدر الله الی قدر الله ، أرأیت لو کان لك اِبل هبطت وادیاله عدونان ، اِحدهما خصبة و الاُخری جدبة ألیس اِن رعیت الخصبة رعتیها بقد ر الله ، و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ،

۱۲۶۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۸۰/۲
۱۲۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۳۷۵/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۵۳/۲

سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے ۔انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے ۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے ۔اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہو گیا ۔بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں ۔اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے ۔یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ ۔پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا ۔چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی ۔ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا ۔حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بارت تمہارے سوا کوئی اور کہتا ۔اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں ۔غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں ۔یعنی ایک سرسبز وشاداب ۔اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے ۔تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے ۔راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے ۔انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔۱۲م

۲۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیماردار ہو گا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گردونواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہ ہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا یضیع المرضی لعدم من یتعهدهم والموتی لعدم من یجهز۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۲

۱۲۶۸۔ **عن** أبی عسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَتَانِی جِبْرَئِیْلُ بِالْحُمّٰی وَ الطَّاعُوْنِ ، فَأَمْسَکْتُ الْحُمّٰی بِالْمَدِیْنَةِ

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸۱

وَ أُرسِلْتُ الطَّاعُوْنَ اِلَی الشَّامِ ، فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخاراور طاعون لیکر حاضر ہوئے ، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جولشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد و پیمان لیتے ، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانون کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیرخواہ نہیں بدخواہ ہے۔اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر، حدیث میں آیا۔یعنی جورافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔اورصدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیرخواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہدوپیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اورالٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم، عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع　　دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہان طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالی محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا باید کم الی التھلکۃ۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلانے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جو ایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگرچہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۶۴

(۴) جزامی سے میل جول

۱۲۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :۔اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: كُلُ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

۱۲۷۰۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : كُلُ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَآءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِيُمَانًا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

۱۲۶۹۔ الصحیح لابن حبان ، ۱۴۳۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۵۸۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۶/۵
المصنف لابن شیبة ، ۱۲۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲ ، ۵۶/۱۰
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۳۸۶/۲ ☆ الجامع للترمذی، ، باب الاطعمه، ۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب الجذام، ۲۶۱/۲ ☆

۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۸/۲ ☆ شرح معانی الآثا ر للطحاوی ، ۳۷۹/۲

۱۲۷۱ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا عَدْویٰ وَ لَا طِیَرَةَ وَ لَاهَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری ، بدشگونی ، الو کا جاہلانہ تصور، صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۲۷۱ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجذام ، ۸۵۰/۲
الصحیح لمسلم ، باب لا عدوی و لا طیر و لا هامة ، ۲۳۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من کان یعجب الفال میره الطیرة ، ۲۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۶/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۵۰۷، ۱۰/ ٤۰٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۷/۷
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۰۳، ۱۱۹/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۱/۱۰ ☆ المسند للعقیلی، ۲٤/۲
المصنف لابن ابی شیبة، ٤۰/۹ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۱۷
السنة لابن ابی العاصم ، ۱۱۹/۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۸۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۱/۵ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۹۱۳
المطالب العالیة لابن حجر ، ۲٤۵۰، ☆ الاحکام النبویة للکحال ، ۸۰/۱
الطب النبوی للذهبی ، ۱۱۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۵۰/۱
الکلام الطیب لابن ابی تیمیة ، ۲٤۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۷/٤
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۰۵/۸ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ۲۲۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ، ۲۵۵/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۵۷۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷۸/٤ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳٤۲/۲
تجرید التمهید لابن عبد البر، ۷۸۹ ☆ تاریخ الکبیر للبخاری، ۱۳۹/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۳٤۳ ☆

۱۲۷۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجذام ، ۸۵۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤۳/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی،
السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۵/۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۳۲/۸
الاحکام النبویة للکحال، ۷۹/۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۸۱/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۸/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳٤۰، ۵۶/۱۰
السلسلة الصحیحة للالبانی، ٤۲۸/۲ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۵۶/۵
الطب البنوی للذهبی ، ۱۱۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۷۹

www.dawateislami.net — Majlis of Dawateislami

علیه وسلم : فُرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّمِنَ الْأَسَدِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔۱۲م

۱۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ كَمَا يُتَّقَى السَّبُعُ ، اِذَا هَبِطَ وَادِيًا فَاهْبِطُوْا غَيْرَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔۱۲م

۱۲۷۴۔ **عن** عبد الله بن ابى وفى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔۱۲م

۱۲۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ ۔

۱۲۷۳۔ التاريخ الكبير للبخارى، ۲۵٤/۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۳۳۲، ۵٤۱۰
۱۲۷٤۔ كنز العمال للمتقى، ۲۸۳۲۹ ، ۵٤۱۰ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۸۹/۲
الاحكام النبوية للكحال ، ۸۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۵۹۱۰
۱۲۷۵۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲٦۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷٦/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱٤۳/۳
المصنف لابن ابى شيبة ، ۱۳۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰۰/۵
الاحكام النبوية لكحال ، ۷۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۳۳۹، ۵۵/۱۰
فتح البارى لابن حجر، ۱۵۹/۱۰ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰٦٤
الطب النبوى للذهبى، ۱۱٦ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۱۳۸/۱
الكامل لابن عدى، ۲۱۸/٦ ☆ السنن الكبير للبيهقى، ۲۱۹/۷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کرنہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کرنہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسین السید الشهید الریحانة الاصغر بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ، اِذَا كَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْیَكُنْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کرنہ دیکھو، اور جب گفتگو کروتو تمہارے اوران کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** یعلی بن عطاء عن رجل من آل الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال : کان فی وفد ثقیف رجل مجزوم فارسل الیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاكَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔۱۲م

۱۲۷۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : رای النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم مجذوما فقال : یَا أَنَسُ ! اِثْنِ الْبِسَاطَ لَا یَطَأُ عَلَیْهِ بِقَدَمِهٖ ۔

۱۲۷۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۸/۷ ☆

۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۸/۲

۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲۶۱/۲

۱۲۷۹۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۳۸۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۱، ۹۶/۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

۱۲۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنْ كَانَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّآءِ يُعْدِىُ فَهُوَ هٰذَا يَعْنِى الْجُذَامَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

۱۲۸۱۔ **عن** ابن ابى مليكه رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه مر بأمرأة مجذومة و هى تطوف بالبيت و قال لها : يا امة الله ! لا توذى الناس ، لو جلست فى بيتك ، فجلست ، فمربها رجل بعد ذلك فقال : ان الذى كان نهاك قد مات فاخرجى ، قالت : ما كنت لا طيعه حيا و اعصيه ميتا ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(۶) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

۱۲۸۲۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه دعا هم لغدائه فها بو و كان فيهم معيقيب و كان به جزام فاكل معيقيب معهم ، فقال له عمر : خذ مما يليك و من شقك ، فلو كان غيرك ما آكلنى فى صحفة و لكان بينى و بينه قيد رمح ۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

۱۲۸۱۔ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰٤، ۱۰/ ۹٦

۱۲۸۲۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۱ ، ۱۰/ ۹۵

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال ۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان اِبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالِاناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۴/۱۱۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۲، ۱۰/۹۶

۱۲۸۴۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۴/۱۱۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۰، ۱۰/ ۹۴

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شئ من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شئ يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الخنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما باِحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أُخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہوگیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال : کل فاکل ، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہوگئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی الله تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها فسألتها أ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم کفرارکم من الاسد ، قالت : کلا و لکنه لا عدوی فمن اعدی الاول ۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۹۸، ۹۳/۱۰

۱۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۹۷/۱۰

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑکر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑکر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہوجاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑکر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔

یہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابوامامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلك فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی،ان متواتر وروشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا،ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کررہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ان میں اکثر ضعیف ہیں۔اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہوسکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑکر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا اصحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں ۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑکر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی ،نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ منادی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذی ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقر و هم ۔

علامہ فتنی مجمع بحارالانوار میں فرماتے ہیں

لا تديموا النظر الى المجذومين۔لانه اذا ادامه حقر و تازى به المجذوم ۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب وعجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصا ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صد گونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان كان ، دليل على ان هذا الامر غير محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجہ اولیں جاری كما لا يخفى ۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روا نہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلاً یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضحل وزائل ہو گیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور ومذہب جمہور ومشرب منصور کہ دوری وفرار کاحکم اس لئے ہے کہ اگرقرب و اختلاط رہااور معاذ اللہ قضا وقدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی ۔ یہ وسوسہ دل مس جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔لہذا ضعیف الیقین لوگوں کواپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں ،کامل الایمان وہ کرے جوصدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے کیااور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔اگرعیاذ اًباللہ کچھ حادث ہوتاان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول وفعل حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایااور کل ثقة باللہ و تو کلا علیہ فرمایا۔

امام اجل امین ۔امام الفقہاء والمحد ثین ،امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل ،حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کر کے یہ ہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح ورجیح وتجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی ، چیچک ، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی ، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی ۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوھم وحدہ من اکبر اسبا ب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس

دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد وا قارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

کتاب الزکوٰۃ

۱۔ زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱) فضائل زکوٰۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّکٰوةِ مَا لًا اِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔

۱۲۸۸۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِی بَرٍّ وَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّکٰوةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَدّٰی زَکٰوةَ مَالِهٖ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۴/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۴۳/۱
التفسیر لابن کثیر ، ۱۹۳/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۲/۲
۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۴۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۷، ۳۰۶/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۱۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۱/۲ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۷۵
۱۲۸۹۔ السمتدرك للحاکم ، ۳۹۰/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۱۹/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۷۸، ۳۸۲/۶

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۱۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم قالوا : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے ۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایسی

۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد، ۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۸/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۵۹، ۲۹۲/۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۴/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۴/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۳۲/۱ ☆ العلل المتناهیة، ۳/۲
۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۸/۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوٰۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِکُمْ أنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوةَ أمْوَالِکُمْ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوةَ مَالِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوةَ فِی مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۲۰

۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۷۷، ۱۵/۸۴۹

۱۲۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ۱/۸۰

السنن لابن ماجه، باب من استفاد مالا، ۱/۱۲۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۴

نصب الرایة للزیلعی، ۲/۳۲۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۵۶

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۶۱، ۶/۳۲۳

ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۲۵۴ ☆

(۴)زیور کی زکوۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: دخل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراى فى يدى فتخات من ورق فقال : ما هذا يا عائشة ! فقلت : صنعتهن اتزين لك يا رسول الله ! قال : أَتُؤَدِّينَ زَكُوتَهُنَّ ؟ قلت : لا، او ما شاء الله ، قال : هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں۔فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(۵)زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوعَيَالٍ ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُّسَلَّطٌ، وَ ذُوثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّىْ حَقَّ اللّٰهِ فِى مَالِهٖ ،وَ فَقِيرٌ فُجُورٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

۱۲۹۵۔ السنن لابی داؤد ، باب زکوۃ الحلی، ۲۱۸/۱
المستدرک للحاکم، ۳۹۰/۱

نہ دینے والا، بدکارنادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتین وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پرڈالی جائیں سرمہ ہوکرخاک میں مل جائیں۔ پھراس سے بڑھ کراحمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اوراللہ عزوجل کا فرض اوراس بادشاہ قہارکا وہ بھاری قرض گردن پررہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑادھوکہ ہے کہ آدمی کونیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کررہاہوں اورنہ جانا کہ نفل بےفرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔اس کے قبول کی امید تو مفقوداوراسکے ترک کا وبال عذاب گردن پرموجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔اورنفل گویاتحفہ ونذرانہ،قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاًاس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جوتمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کوآزمائے ،کوئی زمیندار مال گزاری توبندکرےاورتحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔دیکھو!توسرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس توہرگزنہ دیں۔مگرتحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پرجوآزارنہیں پہونچا سکتا ہےان آم خربوزے کے بدلےاس سے بازآئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہےتوملک المملوک،احکم الحاکمین جل وعلاکےقرض کا کیاپوچھنا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۶) زکوۃ نہ دینے پرسزاوعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّىْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ

۱۲۹۷۔ الصحيح لمسلم،　　باب تغليظ عقوبة من لا يودی الزكاة ،　　۳۱۸/۱

الْقِیَامَۃِ صُفِحَتُ لَہٗ صَفَائِحُ مِنُ نَارٍ فَأُحُمِیَ عَلَیُھَا فِی نَارِ جَھَنَّمَ فَیُکُوٰی بِھَا جَنُبُہٗ وَ جَبِیُنُہٗ وَ ظَھُرُہٗ کُلَّمَا رُدَّتُ أُعِیُدَتُ لَہٗ فِی یَوُمٍ کَانَ مِقُدَارُہٗ خَمُسِیُنَ أَلُفِ سَنَۃٍحَتّٰی یُقُضٰی بَیُنَ الُعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیُلَہٗ ، اِمَّا اِلَی الُجَنَّۃِ وَ اِمَّا اِلَی النَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہواوراس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھران سے اس شخص کی پیشانی اورکروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔پھرانہیں تپا کر داغیں گے۔قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۹۸۔**عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بشرالکانزین برضف یحمی علیہ فی نار جھنم فیوضع علی جلمۃ ثدی احدھم حتی یخرج من نغض کتفیہ و یوضع علی نغض کتفیہ حتی یخرج من حلمہ ثدییہ ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کوگرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکوداغا جائے گا۔ان کے سرپستان پروہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑکر شانہ سے نکل جائے۔اورشانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :کنت فی نفر من قریش فمر ابو ذر و ھو یقول:بشر الکانزین بکی فی ظھورھم یخرج من جنوبھم و بکی من قبل اقفائھم یخرج من جباھھم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑکر کروٹ سے نکلے گااور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۲۹۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ من لا یودی الزکاۃ ، ۱/۳۲۱

۱۲۹۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ ، ۱/۳۲۱

۱۳۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لا یکوی رجل بکنز فلیمس درھم درھما و لا دینار دینارا یوسع جلدۃ حتی یوضع کل دینار و درھم علی جدتہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوجائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا ورسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے ۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھے۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چھکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوَّقَ عُنُقَہٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اْلآیَہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایہ ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَہٗ اِلَّا تُحَوِّلَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۴۵

۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی منع الزکاۃ، ۱/۱۲۹

۱۳۰۲۔ الصحیح لمسلم، باب اثم مانع الزکاۃ، ۱/۳۲۰

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّمِنْهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَأَى اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِی فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کرلیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِی بِشَدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی ۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم امانع الزکوۃ، ۱/۱۸۸
السنن للنسائی، باب التغلیظ فی حبس الزکاۃ، ۱/۲۶۰
المستدرك للحاكم، ۱/۳۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۵۵
السنن الكبری للبیهقی، ۴/۸۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۴۱
مشكوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۴۷۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۳۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۰۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۱، ۶/۳۰۴

نصب الراية للزيلعي، ٤٠٨/٤ ☆

١٣٠٤۔ **عن** ثوبان رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَان يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوْلُ: أَنَا كَنْزُكَ الَّذِى تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ،فَلَايَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰى يَلْقَمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔اس کے پیچھے دوڑے گا۔وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔وہ کہے گا۔میں تیرا ہی خزانہ ہوں جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔پھراس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

١٣٠٥۔**عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَنْ يَّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلّا بِمَايَصْنَعُ أَغْنِيَائُهُمْ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں،سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

١٣٠٦۔**عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال : لا وى الصدقة ملعون على لسان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم القيامة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ارشاد فرماتے ہیں۔زکوۃ

١٣٠٤۔ المستدرك للحاكم ٣٨٨/١ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٢٢٥٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٦٤/٣ ☆ مطالب العالية لابن حجر ، ٨٧١
كنز العمال للمتقى، ١٥٨٩٢، ٣٠٦/٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ١٥٢/٢
موار د الظمئان للهيثمى، ٨٠٣ ☆ التفسير للقرطبى، ٨٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٨٩/٢ ☆
١٣٠٥۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥٣٨/١ ☆

١٣٠٦ـ الصحيح لابن خزيمة ، ٩/٤

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

١٣٠٧ـ **عن** أمير المؤمنين علی بن ابی طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربا و موكله و شاهده و كاتبه ، و الواشمة المستوشمة ، و مانع الصدقه ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

١٣٠٨ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :وَيْلٌ لِلْأَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ:رَبَّنَابَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِی فَرَضْتَ لَنَاعَلَيْهِمْ فِی أَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَأُ قَرِّبَنَّكُمْ وَ لَأُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ـ ظلماً نہ دیئے ـ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

١٣٠٩ـ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قوم على أقبالهم رقاع و على أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح لاابل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رضف جهنم و حجارتها، قال : ماهؤلاء يا جبرئيل ! قال : هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم ، و ما ظلمهم الله شيًا ، و ما الله بظلام للعبيد۔

١٣٠٧ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١

١٣٠٨ـ كنز العمال للتمقى، ١٥٨٢٢، ٣١٠/٦

۱۳۰۹۔ التفسیر لابن جریر ، 　　الجزء الخامس عشر ، 　　۷/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔اور جہنم کی گرم آگ ، پتھر،تھوہڑا اور سخت کڑوی جلتی بد بودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

۱۳۱۰۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسكتان غلیظتان من ذهب فقال لها : اتعطین زكوة هذا، قالت: لا، قال: ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔عرض کی: نہ،فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کیلئے ہیں۔ 　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۷) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

۱۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ایتاء الزكاة ، و من لم یزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

۱۳۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۳۱۰۔ السنن لابی داؤد ، 　　باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی، 　　۲۱۸/۱

۱۳۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، 　　سندہ صحیح ، 　　۱۰۳/۱۰

☆ ۱۳۱۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/ ۵۴۰

الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ لَمْ يُؤْتِ الزَّكٰوةَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ يَنْفَعُهُ عَمَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَوْكٰى عَلىٰ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ لَمْ يُنْفِقْهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ جَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْوٰى بِهٖ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلُّ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَ اِنْ كَانَ مَدْفُوْنًا تَحْتَ الْأَرْضِ ، وَ كُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَهُوَ كَنْزٌ وَ اِنْ كَانَ ظَاهِرًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کردی جاے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال :لما نزلت هذه الآية، وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، فقال عمر رضی الله تعالىٰ عنه ، انا افرج عنكم ، فانطلق فقال : يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال : اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرُضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطِيْبَ مَابَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَ اِنَّمَا فَرَضَ

۱۳۱۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/ ۱۵۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۵۶
الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/ ۵۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/ ۱۲۵
۱۳۱۴۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۴/ ۸۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۹۵

١٣١٥ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاہ ، باب حقوق المال ، ١/٢٣٥

اَلْمَوَا رِيثُ تَكُوْنُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قا ل : و كبر عمر رضى الله تعالىٰ عنه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ''والذین یکنزون الذهب و الفضة'' نازل ہوئی۔یعنی وہ لوگ جوسونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں۔فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔اور وراثت کا حکم اس لے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔١٢م

١٣١٦ـ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كنت البس اوضاحا من ذهب ، فقلت : يا رسول الله ! اكنز هو؟ فقال : مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكاتُهٗ فَزَكّٰى فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(١٠) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

١٣١٧ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَاأَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔١٢م
فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

١٣١٦ـ السنن لابی داؤد ، باب الكنز ما هو و زكاة الحلى، ١/٢١٨
المستدرك للحاكم ١/٣٩٠ ☆

١٣١٧ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/٣٢٨ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣/٣٤٦

اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٦ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢٦٠/١

(١١) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

١٣١٨ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ عَلَیَ الْمُسْلِمِ فِی عَبْدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص٣٢

١٣١٨ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لیس علی المسلم ، الخ، ١٩٧/١
الصحیح لمسلم ، کتاب الزکاة ، ٣١٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٩/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١١٧/٤
التمهید لابن عبد البر، ٢١٥/٤ ☆ شرح السبة للبغوی، ٢٢/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ٣٨٠ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ٢٢٨٥
اتحاف السادة للزبیدی، ٦٦/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٥٨٥٤، ٣٢٢/٦
الدر المنثور للسیوطی، ٣٤٥/١ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٤٩/٢

التفسیر للقرطبی، ۷۸/۱۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۵۶/۸

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ۔

فتاوی رضویه ۱/۶۹۳

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذکر انی اخذت تمرة من تمرالصدقة فجعلتها فی فی ، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعا بها فالقاها فی التمر ، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت امام حسن مجتبی بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی رسل الله ﷺ ، ۳۴۵/۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۰۱/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۷، ۴۵۴/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۵/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۱۳،
۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة ، ۸۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم ، ۲۰۲/۱
۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوة ، ۲۹۹/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۸/۶

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : يَا أَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ـ فتاوی رضویہ ۳۹۱/۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوصدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشیٔ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ـ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔صدقہ کا مال نہ کھائیں۔گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۱/۴

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الصَدَقَاتِ شَيْءٌ،اِنَّمَا هِيَ غُسَالَةُ الْأَيْدِيْ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے اہل بیت! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۹۷/۱

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳

كنز العمال للمتقى، ١٦٥٣٠، ٤٥٨/٦ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤٢٥/٣

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

١٣٢٤۔ **عن** أبى رافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعث رجلا من بنى مخزوم على الصدقة فقال: لابى رافع ! اصحبنى كيما تصيب منها فقال : حتى استاذن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فاتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر ذلك له ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَ اِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

١٣٢٥۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اخذ الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنهما تمرة من تمر الصدقة فادخلها فى فيه ، فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كَخٍ كَخٍ أَلْقِهَا ، أَلْقِهَا ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

١٣٢٦۔ **عن** أبى ليلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : دخلت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيت الصدقة فتناول الحسن تمرة فا خرجها من فيه و قال : أَنَا أَهْلُ

١٣٢٤۔ السنن لابى داؤد، باب الصدقة على بنى هاشم ، ٢٣٣/١
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى كراهية الصدقة الخ ٨٣/١
المستدرك للحاكم كتاب الزكاة ، ٤٠٤/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٠/٦ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ٣٠٠/١
١٣٢٥۔ الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الصدقة لبنى الخ، ٢٠٢/١
الصحيح لمسلم ، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ ، ٣٤٣/١
شرح معانى الآثار للطحاوى ، ٣٠٠/١ ☆ المسند لابى داؤد الطباليس، ٣٢٥/١٠

۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱　☆　المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۸، ۸/۴۱۸

الْبَیْتِ لَا یَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃِ أَوْ لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَۃَ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاویہ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بشئ سال اصدقۃ ھی ام ھدیۃ فان قالوا: صدقۃ لم یاکل و ان قالوا: ھدیۃ اکل ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔۱۲م

۱۳۲۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنِّی لَأَنْقَلِبُ اِلٰی أَھْلِی فَأَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِی فِی بَیْتِیْ فَأَرْفَعُھَا لِآکُلَھَا ، ثُمَّ أَخْشٰی أَنْ تَکُوْنَ صَدَقَۃً فَأُلْقِیْھَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔۱۲م

۱۳۲۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھۃ الصدقۃ، ۱/۸۳

۱۳۲۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱　☆　حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۱۸۷

السنن الکبری للبیہقی، ۵/۳۳۵　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۵/۸۶

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۹، ۶/۴۵۵　☆　شرح السنۃ للبغوی، ۶/۱۰۰

۱۳۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ۱/۳۴۴

شرح معانی الآثار، باب الصدقۃ علی بن ھاشم، ۱/۳۰۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۹۲　☆　السنن الکبری للبیہقی، ۷/۳۰

المصنف لعبد الرزاق ، ١٨٦٤٢، ١٤٤/١٠

وسلم رأى تمرة فقال : لَوُ لَا اِنِّى أَخَافُ أَنُ تَكُوُنَ صَدَقَةٌ لَا َكَلُتُهَا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کوتناول فرمالیتا۔۱۲م

١٣٣٠ـ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين قدم المدينة بما ئدة عليها رطب فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا هٰذَا ؟ يَا سَلُمَانُ الُفَارِسِىُّ ! قال : صدقة عليك و على اصحابك ، قال : اِرُفَعَهَا ، فَاِنَّا لَا نَأكُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعها ، فجاء ه من الغد بمثله ، فوضعه بين يده ، فقال : مَا هٰذَا ؟ يَا سَلُمَانُ الُفَارُسِىُّ ! قال: هدية ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا صحابه: اِنُبَسِطُوُا ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دسترخوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔۱۲م

١٣٣١ـ **عن** عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث رضى الله تعالى عنه قال: اجتمع ربيعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما فقالا : لو بعثنا هذين الغلامين ، قال لى و للفضل بن العباس ، على الصدقة فاديا ما يؤدى الناس و

١٣٣٠ـ شرح معانى الآثار للطحاوى، باب الصدقة بنى هاشم ، ٣٠١/١
المستدرك للحاكم ، ١٦/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٢٧/٥
المعجم الكبير للطبرانى، ٣٠٥/٦ ☆ جمع الزوائد للهيثمى، ٣٢٦/٩
نصب الراية للزيلعى ، ٢٧٩/٤ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٩٧/٦
١٣٣١ـ شرح معانى الآثار للطحاوى، باب الصدقة على بنى هاشم ، ٢٩٩/١
الصحيح لمسلم ، باب تحريم الزكاة على الرسول ، ٣٤٤/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٣١/٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٦٥١٤، ٤٥٦/٦

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۵/٤ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥٦٦٥،

أصابا ما یصیب الناس ، قال : فبینما هما فی ذلك جاء علی بن أبی طالب فوقف علیهما فذکر الیه ذاك فقال علی : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربیعة بن الحارث : ما یمنعك من هذا الا نفاسة علینا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فما نفسناه علیك فقال علی: أنا أبو حسن ارسلاهمافانطلقاواضطجع فلما صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر سبقناه الی الحجرة فقمنا عند بأبها حتی جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا علیه و هو یومئذ عند زینب بنت حجش فتوکلنا الکلام ثم تکلم حدنا قال : یا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النکاح و قد جئناك لتؤمرنا علی بعض الصدقات فنؤدی الیك کما یؤدون و نصیب کما یصیبون فسکت حتی أردنا ان نکلمه ، وجعلت زینب تلمع الینا من و راء الحجاب أن لا نکلمه فقال : اِن الصدقة لا تنبغی لآل محمد ، اِنما هی اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جا کر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم! حضور ایسا ہر گز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دورازہ پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہوچکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔ ۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔ کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔　فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** هرمز او كيسان رضى الله تعالىٰ عنه انه مر على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : فدعا نى فجئت فقال: يَا أَبَا فُلَان ! اِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ قَدْنُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابوفلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،　کتاب الزکوۃ،　۳۰۰/۱

۳۔مصارف زکوۃ وصدقات

(۱)اہل قرابت کوزکوۃ وصدقات دینا اجرعظیم کا باعث

۱۳۳۳۔**عن** زینب امرأة عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : کنت فی المسجد فرأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوُ مِنُ حُلِیِّکُنَّ ، و کانت زینب تنفق علی عبد الله و أیتام فی حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، أیجزی عنی أن انفق علیك و علی أیتام فی حجری من الصدقه ؟ فقال : سلی أنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فانطلقت الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فو جدت اِمرأة من الأنصار علی الباب حاجتها مثل حاجتی ، فمر علینا بلال فقلنا : سل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایجزئ عنی أن أتصدق علی زوجی و أیتام لی حجری ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زینب ، فقال : أیُّ الزَّیَانِبِ ، قال : اِمرأة عبد الله ، قال: نَعَمُ ، لَهَا أَجُرَانِ ، أَجُرُ الُقَرابَةِ وَ أَجُرُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: صدقہ دیا کروخواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جوانکی کفالت میں تھے۔لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرلینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کرسکتی ہوں۔حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔دروازے پر ایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئی تھیں۔اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیا ہم اپنے شوہر اور اپنی کفالت میں یتیموں کو صدقہ دے سکتے ہیں۔لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب الزکاة علی الزوج و القیام ،	۱۹۸/۱
الصحیح لمسلم ،	کتاب الزکاة ،	۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،		۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳۴۔ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :أَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ،وَهِيَ عَلیٰ ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ! وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلیٰ صِلَتِهٖ وَ يَصْرِفُهَا اِلیٰ غَيْرِهِمْ ، وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرلے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۸۵

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

۱۳۳۴۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقة علی القرابة ، ۱/۸۳

المستدرك للحاكم ، ۱/۴۰۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۷

۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۱۱۷ ☆

(۳) غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا یَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍسَوِیٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷　☆　جدالممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

۱۳۳۶۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء من لا تحل لہ الصدقۃ　۸۳/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاۃ باب من یعطی من الصدقۃ و حد المغنی، ۱۲۹/۱
السنن لابن ماجہ ، باب من سال عن ظھر غنی، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۲/۲　☆　المستدرك للحاكم　۴۰۷/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۱/۳　☆　اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰۱/۴

۴۔صدقہ کے فضائل

۱۔صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَیُربِی لِأَحَدِکُمُ التَّمرَةَ وَاللُّقمَةَ کَمَا یُربِی أَحَدُکُم فَلُوَهٗ أَو فَصِیلَهٗ حَتّٰی یَکُونَ مِثلَ أُحُدٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جوایک چھوہارہ یاایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتاہےاور پالتاہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یابونے کو پرورش کرتاہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہوجاتاہے۔

۱۳۳۸۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَن تَصَدَّقَ بِعَدلِ تَمرَةٍ مِن کَسبٍ طَیِّبٍ وَ لَا یَقبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ یَقبَلُهَا بِیَمِینِهٖ ثُمَّ یُربِیهَا لِصَاحِبِهٖ کَمَا یُربِی أَحَدُکُم فَلُوَهٗ حَتّٰی تَکُونَ مِثلَ الجَبَلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتامگر پاک کو،تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتاہے۔پھر

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۱۴ ☆ الترغیب واالترهیب للمنذری، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من کسب طیب، ۱۸۹/۱
الصحیح لمسلم، باب بیان ان اسم الصدقة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ضل الصدقة، ۸۴/۱
السننن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوی، ۱۳۳/۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہوجائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔جہاں دوبار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔نہیں،نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفُضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیرٍ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۱۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ۴۰۰/۶

۱۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۲/۱۷

المطالب العالیة لابن حجر ، ۸۷۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۱، ۳۷۱/۶

۱۳۴۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا مَیْتَةَ السُّوْءِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا الْمَکْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالی عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔ ردالقحط والوباء ص ۱۰

(۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

۱۳۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ٦

۱۳٤۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الکامل لابن عدی ،
فتح الباری للعسقلانی، ٤۱٦/۱۰ ☆

۱۳٤۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة ، ۸٤/۱

(۵)صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔**عن** أمیرالمؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ ، فَاِنَّھَا تَقِیْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مَیْتَۃَ السُّوْءِ ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوزخ سے بچواگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔کہ وہ کجی کو سیدھااور بری موت کودفع کرتاہے۔

(٦)صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔**عن** عاصم العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارُ ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتاہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷)صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔**عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّدَقَۃُ تَمْنَعُ مَیْتَۃَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتاہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق ثمرۃ ، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۱/۳ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

۱۳۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيَدُرءُ بِالصَّدَقَةِ سَبُعِيُنَ بَابًا مِنُ مَيُتَةِ السُّوُءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

۱۳۴۷۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبُعِيُنَ بَابًا مِنَ السُّوُءِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

۱۳۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمُنَعُ سَبُعِيُنَ نَوُعًا مِنُ أَنُوَاعِ الُبَلآءِ ، أَهُوَنُهَا الُجُذَامُ وَ الُبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔ و العياذبالله تعالىٰ ۔

۱۳۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال

۱۳۴۶۔ كنز العمال للمتقى، ۱۶۱۱۰، ۳۷۱/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۳۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۶۷/۴ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۲/۲ ☆ المغنى لعراقى، ۲۲۶/۱

۱۳۴۷۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۲۷/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰۹/۳
الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۹/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۶۷/۴ ☆ تاريخ اصفهان ، ۶۸/۱

۱۳۴۸۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۷۳/۴ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۳۹۳/۳
كنز العمال للمتقى، ، ۱۵۹۲ ، ۳۴۶/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۹/۲

۱۳۴۸۔

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ **رادالقحط والوباء ص ۷**

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کروگے تو روزی دئے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للديلمى، ۲/٤١٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۳۱۷

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۵۰۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۲۲

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳٥٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۱۷۱

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۵۱۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۳/۵۰

التفسير للقرطبى، ۱۸/۱۹ ☆

www.dawateislami.net

۱۳۵۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنۡ رَجُلٍ مُّسۡلِمٍ یُصَابُ بِشَیۡءٍ فِی جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً وَ حُطَّ عَنۡهُ خَطِیۡئَةً ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہونچے اور وہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِسۡمَاعُ الۡأَصَمِّ صَدَقَةٌ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہرے کو اچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَطۡعَمۡتَ زَوۡجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ مَا أَطۡعَمۡتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطۡعَمۡتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطۡعَمۡتَ نَفۡسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱۸

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۶۷ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲/۱۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۴۸ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱ ☆
۱۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆
۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۷۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۱۹ ☆ الترغیب والترهیب للمذری، ۳/۶۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۶۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۸۹ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/۷۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۳۰۹

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍ أَجْرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِيمَا يَاكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَ فِيمَا يَأكُلُ السَّبُعُ أَجْرٌ، وَفِيمَا يَأكُلُ الطَّيْرُ أَجْرٌ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۲۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ **عن** أبی الطفيل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحْمَهُ كَانَ ذٰلِكَ اِصْرًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷۳۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۸۶
شرح السنة للبغوی، ۲/۲۲۹ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۸۶۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۳۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۷۸
۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخیمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَّأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحْمَهٗ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْأَنْفَقَهٗ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ،وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ

۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

۱۳۵۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۴۹ ☆

۱۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من کسب طیب، ۱/۱۸۹
السنن البن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱/۱۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۲۶
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۷۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳
ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۳۹۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۵
التفسیر لابن کثیر، ۱/۴۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۲۰

۱۳۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکاة، ۱/۳۲۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۲/۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکسِبُ عَبدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ فَیُقبَلُ مِنہُ ، وَ لَا یُنفِقُ مِنہُ فَیُبَارَکُ فِیہِ وَ لَا یَترُکُہٗ خَلفَ ظَھرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادُہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَمحُوا السَّیِّیَٔ بِالسَّیِّیِٔ وَلٰکِن یَمحُوا السَّیِّیَٔ بِالحَسَنِ،اِنَّ الخَبِیثَ لَا یَمحُو الخَبِیثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔۱۲م

۱۳۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَغبِطَنَّ جَامِعُ المَالِ مِن غَیرِ حِلِّہٖ أو قَالَ مِن غَیرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِن تَصَدَّقَ بِہٖ لَم یُقبَل مِنہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادُہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۸/۲ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۴۵/۲
التفسیر للقرطبی، ۶۹/۱۱ ☆ المنثور للسیوطی، ۱۶۸/۱
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۲۸/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
الدر المنتثرۃ، ۴۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳۴۶/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۶۰/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۸۴۷۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۶۰
۱۳۶۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۵۰/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۱
۱۳۶۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۲ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

١٣٦٤۔ **عن** أبی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَكُنْ لَهٗ فِیْهِ أجْرٌ وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو حجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

١٣٦٤۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ١/٥٣٥ ☆ الدرالمنثور للسیو طی، ١/٣٤٧
السنن الکبری للبیھقی، ٨٤/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٠/٦
المستدرك للحاکم ، ١/٣٩٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٩٢٦٩

۵۔حیلۂ شرعی

(۱)حیلۂ شرعی کی اصل

۱۳۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هذا ما تصدق به على بريرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰۶/۷

۱۳۶۶۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشئ ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ ؟قالت : لا ، ألا اِن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال: اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

۱۳۶۵۔ الصحیح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ۳۴۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸۱/۶

۱۳۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ۳۴۵/۱
الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا تحولت الصدقة ، ۲۰۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب خيار لامة اذا اعتقت ، ۱۵۰/۱
شرح معانى الآثار للطحاوى، ۳۰۲/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۴۱/۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۴۹/۳ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۰۶/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۰۷۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ، ۳۰۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۷/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۰۳/۴

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

۶۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویة جعلوہ مدین من حنطة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دومد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : لم تکن الصدقة علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ،۲۷/ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپئے آٹھ آنے بھر گیہوں۔کہ

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقة الفطر ، ۳۷۲/۱

۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمة ، باب الدلیل علی ان ۴۵/۴

۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة الفطر، ۲۰۴/۱

بریلی کے سیر سے اٹھنّی بھراوپر پونے دوسیر ہوئے۔یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر،کفارات ،فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں،پھراسی پیمانے میں پانی بھرکر وزن کیا تو دوسوچودہ روپے بھرایک دوانی کم آیا،کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ا/۵۹۵

۷۔ چندہ اوراسراف

(۱)چندہ کی اصل اوراجروثواب

۱۳۷۰۔ **عن** جریر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی صد ر النهار ،قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متهم من مضر بل کلهم من مضر ، فتمعر وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما رأی بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال : یَا أَیُّهَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ، إِلیٰ آخِرِالآیَة ، اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ، وَالْآیَةُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ ، یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ، مِنْ دِرْهَمِهٖ ، مِنْ ثَوْبِهٖ ، مِنْ صَاعَ بُرِّہٖ ، مِنْ صَاعِ تَمَرِہٖ، حَتّی قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِہٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفه تعجز عنها بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتی رأیت کو مین من طعام و ثیاب ، حتی رأ یت و جه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتهلل کانه مذهبة ،فقال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سَنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَیِّئَةً کَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَّعْدِہٖ مِنْ غَیْرِأَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن ،صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔حضور پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے،کوئی روپے سے،کوئی کپڑے سے،کوئی اپنے قلیل گیہوں سے،کوئی اپنے تھوڑے

۱۳۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب الحث علی الصدقه، ۳۲۷/۱

چھواروں سے ، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ ۔ اس ارشاد کوسنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے ۔جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے ۔ پھرلوگ پے در پے صدقات لانے لگے ۔ یہاں تک کہ دوانبار کھانے اور کپڑے کے ہوگئے ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشادفرمایا: جوشخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اوراسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پرعمل کریں گےسب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکےثواب میں کمی ہو۔اور جوکوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گےسب وبال اسکے سر،اورانکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ١٠/١٨٦

(۲) راہ خدامیں مال کثیرخرچ کرنا اسراف نہیں

١٣٧١ ۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالىٰ عنه قال : لو انفقت مثل ابى قبيس ذهبا فى طاعة الله لم يكن اسرافا ، ولو انفقت صاعا فى معصية الله كان اسرافا ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگرتو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔اورنافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابوبکر صدیق پرسبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے ۔حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی ، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اورکل مال حاضرلائے ، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ارشادہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی : اللہ اور اسکا رسول ، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:تم دونوں میں وہی فرق ہے جوتمہارے ان جوابوں میں۔

١٣٧١ ۔ التفسير الكبير للرازى، ٢١٤/١٣

(۳)عوام کوراہ خدامیں تمام مال خرچ کرنا جائزنہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاء ه رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال : یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأتِی أَحَدُکُم بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُولُ : هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَكِفُّ النَّاسَ ، خَیرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے،ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکوایک کان میں سے پایا ہے۔میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔اور اسکے سوامیری کوئی ملکیت نہیں۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے داہنی جانب آکرعرض کیا: تو پھرسرکار نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے بائیں جانب آکرعرض کی: تو پھرسرکار نے اعراض کیا۔پھرانہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔تواس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکرایسا پھینکا کہ اگرانکے لگتا تو درد پہونچاتا،یازخمی کرتا۔اورفرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورامال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعدآدمی محتاج نہ ہوجائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔اورصدق توکل اورکمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔ فتاوی رضویہ

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ۲۳٦/۱

۸۔ احکام سوال

(۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۱۳۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَلْعُوْنٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْہِ اللّٰہِ ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْہِ اللّٰہِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَہٗ مَالَمْ یَسْئَلْ ھُجْرًا ۔

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

۱۳۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سُئِلَ بِاللّٰہِ فَأَعْطٰی کُتِبَ لَہٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَۃً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

۱۳۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَکُمْ بِاللّٰہِ فَأَعْطُوْہُ ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْہُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

۱۳۷۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۳/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۷۰/۱۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۰۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۵، ۵۰۲/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۱/۲ ☆ جامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۱/۲
۱۳۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۷۶، ۳۶۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
۱۳۷۵۔ السنن لابی داؤد ، زکوۃ ، باب عطیۃ من سال باللہ عزوجل ، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۰/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۸/۱۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۶۵۸/۴ ☆

۱۳۷۶ ۔**عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَایُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ کے واسطے سے سواجنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شئ کے کچھ نہ مانگا جائے۔اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شئ کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہوتو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے ۔بلکہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جوخدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔یعنی تا کہ یہ عادت چھوڑ دے۔اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کوخدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اوراس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہےتو ہرگز نہ مانا جائے۔کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کا لحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اورسائل کی کیفیت وحاجت پرنظر درکار ہے۔اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔اوراسے دینا حرام پراعانت کرنا ہے۔دینے والا گناہ گار ہوگا۔اوراگر صاحب حاجت ہےاور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہےاوراس کے پاس اتنانہیں کہ دونوں کی مواسات کرےتو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دےاور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۹۲/۱۰

۱۳۷۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاۃ ، باب کراھیة المسئلة لوجه اللہ عزوجل ، ۲۳۵/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۶۷۳۱ ، ۵۹۳/۶
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۵۷/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۸/۲

(۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَایُغُنِیُهِ جَآءَ یَوُمَ الُقِیَامَةِ وَمَسُئَلَتُهٗ فِی وَجُهِهٖ خُمُوُشٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئ ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش وزخم ہوگا۔

۳۷۸ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنُ سَأَلَ النَّاسَ أَمُوَالَهُمُ مُکَثِّرًا فَاِنَّمَا یَسُأَلُ جَمُرَ جَهَنَّمَ فَلُیَسُتَقِلَّ مِنُهُ أَوِ لُیَسُتَکُثِرُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

۱۳۷۷۔ السنن لابی داؤد ، باب من یعطی الصدقة وحد الغنی، ۲۲۹/۱
السنن للنسائی، باب ا حد الغنی، ۲۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۲/۱
شرح السنة للبغوی، ۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۶۶۹۵، ۴۹۵/۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۴۷ ☆

۱۳۷۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن المسئله ، ۳۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سائلعن ظهر غنی ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۵۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۶۷۲۸، ۵۰۳/۶
التفسیر للقرطبی، ۳۴۶/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۲۰۶/۴

www.DawateIslami.net I.T. Majlis of DawateIslami

۱۳۷۹۔ **عن** حبشی بن جنادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ ، فَإِنَّمَا یَأْکُلُ الْجَمْرَۃَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جدالممتار ۲/ ۱۵۸

(۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ ، وَ مَنْعًا وَّ ھَاتٍ ، وَ کَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَ قَالَ وَ کَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَۃَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۹۹

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۴۴۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۳۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۹۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۹، ۶/۵۰۳ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۱۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۷۴ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۸۵۹

۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینھی عن اضاعۃ المال، ۱/۳۲۴
السنن الکبری للبیھقی، ۶/۶۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۹۰
کنز العمال للمتقی، ۴۳۵۴۰، ۱۵/۸۹۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۳۲۵

(۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶

(۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲ـ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْأَنْفُسِ، فَإِنَّ الْأُمُوْرَ تَجْرِی بِالْمَقَادِيْرِ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کروکہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۳۸۱ـ الجامع الصحیح للبخاری،	باب لا صدقة لا عن ظهر غنی،			۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم ،	باب بیان ان البدا لعلیا خیر من الید السفلی ،			۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، زکوة ،	باب استحفاف ،			۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ،	باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ،			۸۶/۱
السنن للنسائی،	۶۱/۵	☆	باب الید السفلی،	۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۶۷/۲	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۱۷۷/۴
المصنف لعبد الرزاق،	۲۰۰۴۱	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۶۴/۸
فتح الباری للعسقلانی،	۵۰۰/۹	☆	التفسیر للبغوی،	۲۱۳/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری،	۵۸۱/۱	☆	التفسیر لابن کثیر ،	۳۷۴/۱
الدر المنثور للسیوطی ،	۲۳۵/۱	☆	التفسیر للقرطبی،	۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی،	۴۰۶/۳	☆	البدایة و النهایة لابن کثیر،	۵۸/۵
المؤطا لمالك ،	۹۹۸	☆		
۱۳۸۲ـ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۵،	۵۱۸/۶	☆	کشف الخفا للعجلونی،	۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،	۷۲/۱	☆		

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست در کار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیهم جميعا الصلاة و الثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، و العياذ بالله رب العالمين۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کارو بار کا دارو مدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۵

I.T. Majlis of DawateIslami

۹۔ مال جمع کرنا

(۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال الله۔

امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرما دیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوا دیتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹

(۲) بلا ضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸۴۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَالِفًا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلیٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا یُتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاهل ، ۸۰۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۶۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۷/۱۳
۱۳۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۳، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۳/۲
۱۳۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ، ۵۴۴۲، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆

کتاب الصوم

۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت

(۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِيْمَان، فَمَنْ أَتٰى بِثَلاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا، اَلصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَيْتِ ۔ فتاوی رضویه ۴/۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔ جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔ یعنی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بیت اللہ۔۱۲م

(۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان، وَاسْتَكْثِرُوا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ، خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَان اللَّتَان تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهٗ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔(اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔ از انجملہ فرمایا:) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو۔اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمۂ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳، ۳۰/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۸/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۴/۲ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۵/۲ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔　فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُغۡزُوۡا تَغۡنِمُوۡا، وَ صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا ،وَ سَافِرُوۡا تَسۡتَغۡنَوۡا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنین عائشته الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا۔　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عُرَی الۡاِسۡلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّیۡنِ ثَلٰثَةٌ ،عَلَیۡهِنَّ أُسِّسَ الۡاِسۡلَامُ، مَنۡ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنۡهُنَّ فَهُوَبِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔شَهَادَةُ أَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ،وَالصَّلَاةُ الۡمَكۡتُوۡبَةُ،وَصَوۡمُ رَمَضَانَ ،و فی روایة ،مَنۡ تَرَكَ مِنۡهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَلَا يُقۡبَلُ مِنۡهُ صَرۡفٌ وَلَا عَدۡلٌ وَ قَدۡ حَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

۱۳۸۸۔ التر غیب و الترهیب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۶/۳۰۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۹۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۸٤ ☆
۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۸۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/٤۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳٦۰۵، ۸/٤۵۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳۲٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/٤۲
۱۳۹۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۳۸۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔ ۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ أفُطَرَ يَوُمًا مِنُ رَمَضَانَ مِنُ غَيُرِ رُخُصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمُ يَقُضِهُ صَوُمُ الدَّهُرِ كُلِّهٖ وَ اِنُ صَامَهٗ ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔ ۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله

۱۳۹۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان ، ۲۵۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الافطار متعمدا ۹۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی كفارة من افطريوما ، ۱۲۱/۱
السنن لابی داؤد ، باب الصيام باب التغليظ فيمن افطر عمدا ، ۳۲۶/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۱۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۹/۲
المصنف لعبد الرزاق ، ۷۴۷۵، ۱۹۸/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۸/۳
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۷۳/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۰۸/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۴۷۲/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی ۲۰۱۳، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۹۰/۶
اللالی المصنوعه للسيوطی ، ۶۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۱۱/۲
المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۰۵/۳ ☆
۱۳۹۲۔ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۳۷/۳ ☆ المستدرك للحاكم ۴۲۰/۱

www.dawateislami.net

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیْنَمَا أنَا نَائِمٌ أتَانِی رَجُلَان فَأخَذَا بِضَبُعِی فَأتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَاُطِیْقُہٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَھِّلُہٗ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِأصْوَاتٍ شَدِیْدَۃٍ ، قُلْتُ :مَا ھٰذِہِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : ھٰذَا عُوَاءُ أھْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِھِمْ ، مُشَقَّقَۃٍ أشْدَاقِھِمْ تَسِیْلُ أشْدَاقُھُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَاءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّۃِ صَوْمِھِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : ماادری ، أسمعہ ابو امامۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ام شئ من رأیہ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأنْتَنَہٗ رِیْحًا ، وَأسْوَأہٗ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ فَقَالَ : ھٰؤلَآءِ قَتْلَی الْكُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أشَدَّ شَیْءٌ اِنْتِفَاخًا ، وَأنْتَنَہٗ رِیْحًا ، كَانَ رِیْحُھُمْ الْمَرَاحِیْضَ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أنَا بِنِسَاءٍ تَنْھَشُ ثَدْیَھُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ ھٰؤلَاءِ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ یَمْنَعْنَ أوْلَادَھُنَّ ألْبَانَھُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أنَا بِالْغِلْمَان یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَھْرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِیْنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَاِذَا أنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَۃٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمَرٍ لَّھُمْ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنِ رَوَاحَۃَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَۃٍ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَآءِ؟ قَالَ: ھٰذَا اِبْرٰھِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَھُمْ یَنْظُرُوْنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیئے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کردینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود ونصاریٰ گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاریٰ کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالتا : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اورام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصائم يصيح جنبا ، ۲۵۸/۱
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر ، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابى داؤد ، باب من اصح جنبا فى شهر رمضان ، ۳۲٤/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۹۹/۱
التفسير للقرطبى ، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ، ۲۲۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۷۵، ۸٤/۷
فتح البارى للعسقلانى، ۱٤۳/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۰۰۱

۱۳۹۴ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! اِنى أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله !اِنك لست مثلنا ، قد غفرالله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : اِنِّى أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِى ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں۔اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کوتو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ورنہ وہ صاحب سائل تھے،محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا،اور سکوت کیسا۔،اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے ،اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی۔اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی۔لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہاجب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۱۳۹۴۔ السنن لابی داؤد ، 　باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، 　۳۲٤/۲
الصحيح لمسلم ، 　باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ، 　۳٥٤/۱

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُومُوا لِرُؤيَتِهٖ وَ أَفْطِرُوا لِرُؤيَتِهٖ ۔ **فتاوی رضویه ۴/۵۲۱**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔۱۲م

۱۳۹۶۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاکْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِیْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔۱۲م

۱۳۹۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰی تَرَوا الْهِلَالَ أَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

۱۳۹۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا رايتم الهلال فصوموا ۱/۲۵۶
الصحيح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال ، ۱/۳۴۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۲۶
السنن الكبری للبيهقی، ۴/۲۰۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/۱۰
التمهيد لابن عبدالبر، ۲/۳۶ ☆ الدر المثور للسيوطی، ۱/۱۹۳
شرح السنة للبغوی، ، ۶/۲۳۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۶۰
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۹ ☆ مشكوة المصابيح، ۱۹۷۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۶۹ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۲۹۳
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۳/۳۵۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ، ۲۳۷۶۹، ۸/۴۸۹

۱۳۹۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا رأيتم الهلال فصوموا ، ۱/۲۵۶
الصحيح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان ۱/۳۴۸
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۲ ☆

۱۳۹۷۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا غمی الشهر ، ۲/۳۱۸
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۹۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۱
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۵۸، ۷/۴۸۸ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲/۴۳۹

صُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۲۲

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرَى الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۵۹

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا للعمرة ،فلما نزلنا ببطن نخلة قال : ترأینا الهلال فقال بعض القوم : هو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : هو ابن لیلتین ،قال : فلقینا ابن عباس ، فقلنا : انا رأینا الهلال ، فقال بعض القوم ، هو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : هو ابن لیلتین ، فقال : ا ی لیلة رأیتموه؟قال : قلنا :لیلة کذا و کذا ، فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مدّه للرؤیة، فهو للیلة رأیتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی　۲/۵۰۳ ☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　۲/۵۰۳ ☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم ،　باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال ،　۱/۳۴۸

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دورات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دوشب کا بتاتا ہے۔فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَحۡصُوۡا هِلَالَ شَعۡبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔۱۲م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأی الهلال قال : أَللّٰهُ أَكۡبَرُ أَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسۡئَلُكَ خَيۡرَ هٰذَا الشَّهۡرِ، وَأَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ الۡقَدۡرِ وَ مِنۡ سُوۡءِ الۡحَشۡرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ أَللّٰهُ أَكۡبَرُ أَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسۡئَلُكَ خَيۡرَ هٰذَا الشَّهۡرِ، وَأَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ الۡقَدۡرِ وَ مِنۡ سُوۡءِ الۡحَشۡرِ ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان ، ۱/ ۸۷
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۴۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۱۹۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴ ، ۸/ ۴۸۵ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱/ ۱۵۵
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۵۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/ ۴۰
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۴۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۷/ ۸۷

۱۴۰۳۔ **عن** طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذارأى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ !أَ هِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡأَ مۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الۡإِسۡلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ أَللّٰهُمَّ !أَ هِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡأَ مۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الۡإِسۡلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۴۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم اذا رأى الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا ، ثَلَاثًا ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا الشَّهۡرِ وَ خَيۡرِ الۡقَدۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّهٖ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ ہلال خیر ورشد، پھر پڑھتے ، : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا ، **تین مرتبہ پڑھتے،** أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا الشَّهۡرِ وَ خَيۡرِ الۡقَدۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّهٖ ، **تین مرتبہ۔۱۲م**

۱۴۰۵۔**عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡيُمۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡإِسۡلَامِ ، وَالتَّوۡفِيۡقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡيُمۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡإِسۡلَامِ ، وَالتَّوۡفِيۡقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۳۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۳۱۷/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۹/۱۰

۱۴۰٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۷٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۹/۱۰

۱۴۰۵۔ معجم الكبير للطبرانى، ۳۵٦/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰٤٤، ۸۷/۷
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳۹/۱۰ ☆

۱۴۰۶۔ **عن** حدير السلمى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔

حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔ **۱۲م**

۱۴۰۷۔ **عن** عبد الله بن مطرف رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔ **۱۲م**

۱۴۰۸۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نظر الى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِى خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِى خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ **۱۲م**

۱۴۰۹۔ **عن** على رضى الله تعالىٰ عنه كان اذا رأى الهلال يقول : أَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا

۱۴۰۶۔ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۴۵، ۷/۷۸ ☆ عمل اليوم الليلة لابن السنى، ۶۴۵

۱۴۰۷۔ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۴۷، ۷/۷۹ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ۶۵۲

۱۴۰۸۔ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۴۸، ۷/۷۹ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ۶۵۲

۱۴۰۹۔ المعجم الكبير للطبرانى،

خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرٍّ وَّ شَرِّ مَّا بَعْدَہٗ ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ ! ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرٍّ وَّ شَرِّ مَّا بَعْدَہٗ ۔۱۲م فتاوی رضویہ ۵۷۴/۴

(٦) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

١٤١٠ ـ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا عائشة ! استعیذی بالله من شر هذا، فان هذا هو الغاسق اذاوقب ـ

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۷۴/۴

(۷) یوم شک کا روزہ

١٤١١ ـ **عن** صلة بن زفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا عند عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فاتی بشاة مصلیة فقال : کلوا فتنحی بعض القوم ، فقال : انی صائم ،فقال عمار : من صام الیوم الذی شک فیه فقد عصی اباا لقاسم ـ

١٤١٠ ـ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذ تین ، ١٧٢/٢
المستدرك للحاکم ، ٥٨٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢١٥/٦
فتح الباری للعسقلانی ، ٧٤١/٨ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٤١٨/٦
کنز العمال للمتقی ، ٢٩٥٥ ، ١٥/٢ ☆ شرح السنة للبغوی ، ١٦٧/٥

١٤١١ ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة صوم یوم الشك ، ٨٧/١
السنن لابی داؤد ، باب کراهیة وميوم الشك ، ٣١٩/٢

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، أَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةُ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا۔ يَعْنِي تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ر کے نہیں ہوتے

۱۴۱۳۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب، ۱/۲۵۶
الصحیح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان من نوویه الهلال، ۱/۳۴۷
السنن لابی داؤد، باب الشهر یکون تسعام عشرین، ۲/۳۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۲ ☆ السنن للنسائی، ۵/۱۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۸۵

۱۴۱۳۔ الصحیح لمسلم، باب شهر عید لا ینقصان، ۱/۳۴۹
السنن لابی داؤد، ۲۳۲۳، باب الشهر یکون السعا وعشرین، ۲/۳۱۸
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان، ۱/۸۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۵۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۲۵۰
التمهید لابن عبد البر، ۲/۴۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۲۳۴
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۸۴
التاریخ للبخاری، ۴/۱۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۳۰۲

علیه وسلم : شَهرَان لَایَنقُصَان ،شَهرَا عِیدِ رَمَضَانَ وَذُوالحِجَّةِ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے ۔دونوں عید کے، یعنی عید الفطر اور عید الضحی کے۔

۲۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرمائے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹/ کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاهما ناقص ۔دونوں ۲۹/ کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصا ن معا فی سنة واحدة شهررمضان وذوالحجه ، ان نقص احدهما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹/ کے نہیں ہوتے ۔اگر ایک ۲۹/ کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۱۴ـ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهرَا عِیدٍ لَایَکُونَانِ ثَمَانِیَةً وَّخَمسِینَ یَومًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸/ دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجد نا هما ینقصان معا فی اعوام ۔
ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹/ کے ہوتے۔

اقول: معہذا احادیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے۔اور تحقیق روشن یہ

۱۴۱۴ـ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۴

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا ۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں ۔ اور حدیث کی صحت معلوم نہیں ۔ اگر صحیح ہو تو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بنا پر نقل بالمعنی محتمل ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

بالجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں ۔ اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ، واللہ الهادی، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمدو آله وصحبه اجمعین ۔

فتاوی رضویہ ۵۸۴/۴

۳۔ نفلی روزے

(۱) عاشورہ کا روزہ

۱۴۱۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَلَہٗ سَنَۃَ أَمَامِہٖ وَسَنَۃَ خَلْفِہٖ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَہٗ سَنَۃً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَۃً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

۱۴۱۵۔ السنن لابن ماجہ، باب صیام یوم عرفۃ، ۱/۱۲۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۸۹ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۱۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆
۱۵۱۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷۲ ☆ الترغیب وا لترھیب للمنذری، ۳/۱۱۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۹۰ ☆ اکنز العمال للمتقی، ۲۴۲۳۶
المغنی للعراقی، ۱/۲۳۸ ☆ السسلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۱۲
۱۴۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷۱ ☆ السنن لابن ماجہ، ۱/۱۲۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔۱۲م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱٤۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ، مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ كَانَ كَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّهْرَ مِأَةَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثُلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا هذا منکر۔

۱٤۱۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فِی رَجَبٍ لَیْلَةٌ یُكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْهَا حَسَنَاتٌ مِّأَةَ سَنَةٍ، وَذٰلِكَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ رَكْعَةً، یَقْرَأُ فِی رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ، وَیَتَشَهَّدُ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِهِنَّ، ثُمَّ یَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، مِأَةَ مَرَّةٍ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِأَةَ مَرَّةٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِأَةَ مَرَّةٍ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاهُ أَوْآخِرَتِهٖ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَسْتَجِیْبُ دُعَائَهٗ كُلَّهٗ اِلَّا أَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱٤۱۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۰٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۵
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱٦۹ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱٦۱
تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۱٦ ☆ قبین العجب لابن حجر، ۵۸
۱٤۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳/۳٦ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سوبار، استغفار سوبار، درود سوبار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذی قبله۔
فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : بُعِثْتُ نَبِيًّا فِي السَّابِعِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةَ عَشَرَةِ سِنِيْنَ۔ اسناده منكر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷/رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔**عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : من صام يوم سبع عشرين من رجب كتب اللہ له صيام ستين شهرا ، و هو اليوم الذی هبط فيه جبرئيل عليه الصلوة و السلام علی محمد صلی اللہ تعالی عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ما ثبت بالسنۃ میں ہے۔وهذا امثل ماورد فی هذا المعنی۔ یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔ بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔اور فضائل

۱۴۲۰۔ تبيين العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔ کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلاً راہ نہیں۔اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

۱۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ أَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : یا رسول اللہ ! و لاالجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عز و جل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۹۔

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

۱۴۲۲۔ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۹۳

۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۱/۹۴

السنن لابی داؤد ، باب صوم العشرة ، ۲/۳۳۱

السنن لابن ماجه ، باب صیام العشرة ، ۱/۱۲۵

۱۴۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَامِنُ أَيَّامٍ أَحَبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ أَنُ تُعبَدَ لَهٗ فِيُهَا مِنُ عَشَرِ ذِی الُحِجَّةِ ، يَعُدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوُمٍ مِّنهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقَيَامُ كُلِّ لَيُلَةٍ مِّنُهَا بِقِيَامِ لَيُلَةِ الُقَدُرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کوعشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں ۔انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر،اور ہرشب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عن صوم يوم عرفة ، قال : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الُمَاضِيَةَ وَالُبَاقِيَةَ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۴۲۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ايام العشر ، ۹۴/۱
السنن لابن ماجه ، باب صيام العشر ، ۱۲۵/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۴۸۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸، ۶۸/۵
شرح السنة للبغوی، ۳۴۶/۴ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱۵۷/۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۵۷/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۴۷۱
الترغيب وا لترهيب للمنذری، ۱۹۹/۲ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۷۲/۲
۱۴۲۵۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب صيام عرفة ۶۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم يوم عرفة ، ۹۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب صيام يوم عرفة ، ۱۲۵/۱
التفسير للقرطبی، ۴۱۹/۲ ☆ تاريخ جرجان لابی نعيم ، ۱۴۲
السلسلة الضعيفة للالبانی، ۲۸۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۳۱/۲
شرح السنةللبغوی، ۳۴۴/۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۱۱/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۲۳۱/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳، ۶۷/۵
الامام للشجری، ۶۴/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۶/۵
المسند للحميدی، ۴۲۹ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۸۳/۴
كشف الخفاء للعجلونی، ۴۲/۲ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق، ۶۴/۲

www.dawateislami.net

۱۴۲۶۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرْفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دوسال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

۱۴۲۷۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صِيَامُ يَوْمِ عَرْفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۶) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

۱۴۲۸۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِی كِتَابِهٖ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ، فَالْيَوْمُ بِعَشْرِأَيَّامٍ ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵/ تاریخوں) کے روزے رکھے

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۲۲۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۸۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۶، ۵/۶۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۷۱ ☆
۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۶ ☆
۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی صیام ثلثة ایام الخ، ۱/۱۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۶۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۴۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۲۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۹۰، ۸/۵۶۴ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۵۲
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۶۵ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَآءَ وَالْخَمِيْسَ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّا رِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَومَ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهٗ مِنْ بَاطِنِهٖ ، وَبَاطِنُهٗ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام ستة ایام من شوال ، ۱۲۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۴/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۰/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۵۶۹/۸
۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱۲۶/۲
۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۹/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ یَومَ الْأَرْبَعَآءِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهٖ غُفِرَلَهٗ کُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰی یَصِیْرَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِیْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَی اللّٰہُ لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَیَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ ، وَکُتِبَ لَهٗ بَرَاْئَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱۴۳۴۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَتَبَ اللّٰہُ لَهٗ عَشَرَةَ أَیَّامٍ، عَدَدُ هُنَّ مِنْ أَیَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاکِلُهُنَّ أَیَّامُ الدُّنْیَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۳۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۲۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۱۶۸

۱۴۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۱/۸۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۲۶

مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۹۸ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۰۳۷

۱۴۳۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۲۴۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۲۶

کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۷۲، ۸/۵۶۱ ☆ الامالی الشجری، ۱/۲۷۶

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکودس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔۱۲م

۱۴۳۵۔ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام الدھر ، فقال : لَا ، اِنَّ لِأَھْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا ، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِی یَلِیْهِ ، وَكُلَّ أَرْبَعَآءٍ وَخَمِیْسٍ ، فَاِذَنْ أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَوَأَفْطَرْتَ ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا،فرمایا:نہیں،کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے ۔لہٰذاتم رمضان المبارک اوراس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔اور بدھ وجمعرات کے روزے رکھ لوتو گویاتم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اورافطار بھی کرتے رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۹)ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔**عن** عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا تَصُوْمُوا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّافِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْكُمْ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ كُمْ اِلَّا لِحَآءَ عَنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضَغْهُ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔اوراگرتم سے کسی کوانگور کے چھلکے یادرخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تواسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان ، ۱/۳۳۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۱۲۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۵ ۸/۵۶۹
التاریخ للبخاری، ۷/۲۵٤ ☆ السنن للنسائی،
۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت ، ۱/۹۳

(۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال ، قالوا : انك تواصل؟ یا رسول الله ! قال: قال: اِنِّی لَسۡتُ مِثۡلَکُمۡ ، اِنِّی اُطۡعَمُ وَ اُسۡقٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۳۸۔ **عن** أبی سعیدا لخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُواصِلُوا،فَأَیُّکُمۡ أَرَادَ أَنۡ یُّوَاصِلَ فَلۡیُوَاصِلۡ حَتّٰی السَّحُرِ ، قالوا: فانك تواصل ؟ یا رسول الله !قال: اِنِّی لَسۡتُ کَهَیۡئَتِکُمۡ ، اِنِّی أَبِیۡتُ لِی مُطۡعِمٌ یُطۡعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسۡقِیۡنِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ،صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔۱۲م

۱۴۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی

۱۴۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب ا لنهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۲
۱۴۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوصال فی الصیام ۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/٤
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰۰/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/٤
۱۴۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۱۰۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/٤

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنها هم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ،اِنِّی اُطْعِمُ وَأُ سْقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کیے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ، حضور نے انکو منع فرمایا ، عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا : میں تمہاری طرح نہیں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ أَیُّکُمْ مِثْلِی ، اِنِّی أَبِیْتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ ایک صحابی بولے: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ۔فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م صلات الصفاء ص ۸۶

(۱۱) صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوُدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ

۱۴۴۰۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ۔ ۳/۳۵۱
الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثرالوصال ۔ ۱۲/۲۶۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۲۰۳
۱۴۴۱۔ الصحیح للبخاری، باب من نام عند السحر، ۱/۱۵۲
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن صوم الدهر ، ۱/۳۶۷
السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صا م داؤد علیه الصلوة و السلام ، ۱/۱۲۴
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۱۶۰ ☆ الجامع الصغیرللسیوطی، ۱/۱۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۲۶۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/۶۰

یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ، وَأَحَبَّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃُ دَاؤُدَ ، کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیُصَلِّی ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالٰی کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں ۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے ۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ **عن** زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلنا لحذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : ھوالنھار الا ان الشمس لم تطلع ۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳۶۰/۲

(۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۴۴۲۔ السنن للنسائی،			باب تاخیر السحور ،	۲۳۴/۱
۱۴۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،			باب متی یحل فطر الصائم ،	۲۶۲/۱
الصحیح لمسلم ،			باب بیان وقت القضاء الصوم ،	۳۵۱/۱
السنن لابی داؤد ،			الصیام باب وقت فطر الصائم ،	۱/۱
الجامع للترمذی ،			باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ،	۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۳۵/۱	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۳۴/۱
السنن الکبری للبیقی،	۲۱۶/۴	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۱۹۸۵
شرح السنۃ للبغوی،	۳۶۹/۶	☆	کنز العمال للمتقی ،۲۳۸۷۶،	۵۰۹/۸
البدایۃ و لانھایۃ لابن کثیر ،	۳۱۳/۸	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۲۰۰/۱
التفسیر للطبری،	۱۰۳/۳	☆	التفسیر للبغوی،	۱۶۴/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی،	۳۵۲/۳	☆	المسند للحمیدی،	۲۰

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَقْبَلَ اللَّيُلُ مِنُ هٰهُنَا ، وَأَدُبَرَ النَّهَارُ مِنُ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمُسُ فَقَدُ أَفُطَرَ الصَّا ئِمُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من هٰهنا والا دبار من هٰهنا انما یکون لهما ، تیسیر میں ہے ۔اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النهار ای ضؤه۔ عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال وا عالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہوجاتی ہے۔مگر ہنوز قدرے فرض بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔اس صاف ونفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلی جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقة ، فلا بد من حقیقة الغروب،
یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبله عن ذلك ، اشارة الی انه قد یوجد اقبال الظلمة وادبار الضؤ ولم یوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفانہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔ کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھیئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔ کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃ نہیں۔

مگراب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔ یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دوکو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔ کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستغناء عنه ، لبیان کمال الغروب، کیلا یظن انه یجوز الافطار بغروب بعضها ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔لیکن یہ اس لئے فرمایا تا کہ مکمل غروب کا بیان ہو جائے ،اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہو جاتا ہے۔

علامہ مناوی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ــ” وغربت الشمس “مع ان ما قبله کان اشارة الی اشتراط تحقق کمال الغروب ۔

حضور نے فرمایا'' اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔نظر غائر میں بروجہ جلی ،اور قلت تدبر میں من طرف خفی ،یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا و ادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی ،احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔حالانکہ اقبال لیل درکنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے۔لہٰذا "وغربت الشمس "زائد فرمایا۔کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔اور جواب محض مہمل جاتا۔تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے ہیں۔علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۱۴۵

(۳)افطار میں جلدی مستحب ہے

١٤٤٤ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ وَتَقَدَّسَ يَقُوْلُ : اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِی اِلَیَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔۱۲م

١٤٤٥ـ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفی علی نشز، فاذا قال :غابت الشمس افطر ـ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

١٤٤٤ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجيل الانصار ، ٨٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٣٨/٢ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٣٧/٤
الترغيب والترهيب للمنذری، ١٤٠/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٥٦/٦
١٤٤٥ـ المسند للحاكم ، ٥٩٩/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٥٦/٦
مجمع الزوائد للهيثمی، ١٥٥/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٨٢/٧

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے۔۱۲م

۱۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے۔۱۲م

۱۴۴۷۔ **عن** أُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة ۔ فلما توارت القاهافی فیه ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱۴۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ

۱۴۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۱۴۴۷۔ کشف الخفاء للعجلونی،

۱۴۳۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام باب ما یفطر علیه ، ۳۲۱/۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار ، ۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۴۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۸۲، ۸۵/۷

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۰/۴ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۸۵/۲

ارواء الغلیل للالبانی، ۴۵/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۳۰/۲

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۴۲/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۶۶/۶

حلیة الاولیاء لابی نعیم ۲۲۷/۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۹۱

جامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۷/۲، ☆

www.dawateislami.net Majlis of Dawateislami

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹ ۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْفِطْرُ یَوْمَ یَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْأُضْحی یَوْمَ یَضْحَی النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

۱۴۵۰ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرَکُمْ یَوْمَ یَفْطُرُوْنَ ، وَأُضْحَاکُمْ یَوْمَ یَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۵۵

۱۴۴۹ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۸۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۷/۲ ☆
شرح السنة للبغوی، ۲۴۷/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۷۰/۲
۱۴۵۰ ۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحصلال، ۳۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۱۷/۳
السنن للدار قطنی، ۱۶۳/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۵۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۴۸۸/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰۰/۱۲

(٦)افطار کرانے کا ثواب

١٤٥١۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ فَطَّرَ فِیُهِ صَائِمًا کَانَ مَغُفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتُقِ رَقُبَتِهِ مِنَ النَّارِ ، وَ کَانَ لَهُ مِثُلُ أَجُرِهِ مِنُ غَیُرِ أَنُ یُّنُقَصَ مِنُ أَجُرِهِ شَیُءٌ ، قالوا : یارسول الله ! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یُعُطِی اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنُ فَطَّرَ صَائِمًا عَلیٰ تَمُرَةٍ ، أَوُ عَلیٰ شُرُبَةِ مَاءٍ ، أَوُ مُذُقَةِ لَبَنٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

١٤٥٢۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی الله تعالیٰ عنه ، فجاء بخبز وزیت ، فاکل ثم قال : أَفُطَرَ عِنُدَکُمُ الصَّائِمُونَ وَأَکَلَ طَعَامَکُمُ الأَبُرَارُ وَصَلَّتُ عَلَیُکُمُ الۡمَلاۤئِکَةُ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

١٤٥١۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٩٤/٢ ☆
السنن الکبری للبیهقی ، ٤٠٤/٤ ☆

١٤٥٢۔ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام ، ٥٣٨/٢
السن لابن ماجه ، باب فی ثواب من فطر صائما ، ١٢٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١١٨/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی،

۱۴۵۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسَبِ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلآئِكَةُ لَيَالِیْ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عليهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، وَمَنْ صَافَحَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَرُقُّ قَلْبُهٗ وَتَكْثُرُ دُمُوْعُهٗ ، قَالَ : فقلت : يا رسول الله ! افرأيت من لم يكن عنده ؟ قال : فَقَبْضَةٌ مِّنْ طَعَامٍ ، قلت : افرأيت ان لم يكن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذْقَةٌ مِّنْ لَبَنٍ ، قال : افرأ يت ان لم تكن عنده ؟ قال : فَشُرْبَةٌ مِنْ مَّاءٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہوجاتا ہےاور آنسو بہنے لگتے ہیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔فرمایا: دودھ کا شربت پلادے۔میں نے عرض کیا؛ اور یہ بھی نہ ہو۔فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے۔۱۲م

۱۴۵۴۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فقربو اليه زيتا فأكل وأكلنا حتی فرغ ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلآئِكَةُ ، وَأَفْطَرَ عِنْدَ كُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

۱۴۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۰/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۵۸، ۴۵۲/۸ ☆ الکامل لابن عدی، ، ۳۰۶/۲

۱۴۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۷/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۸/۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۹۹/۳
التفسیر لابن کثیر ، ۳۶/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۹۴۲۵
شرح السنة للبغوی، ۲۸۳/۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۹۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۸۷، ۲۷۲/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۴۹ ☆ المجرو حین لابن حبان ۱۴۴/۲
المغنی للعراقی، ۱۳/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲۸۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اورفرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۷) افطار کی دعامیں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا أفطر قال: أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر قال: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر، قال: أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۳۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۸۱/۷ ☆
۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۸۱/۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۷/۴
۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱۴۰/۱ ☆ الامالی الشجری، ۲۸۹/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۷/۱ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلیٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اذا أفطر قال:ذَهَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ذَهَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا قرب الی أحد کم طعامه وهو صائم فلیقل : بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ حاشیۃ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اذا افطر قال : بِسْمِ اللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۳۲۲/۱
السنن للدار قطنی، ۲۴۰/۱ ☆ المستدرك للحاكم ۴۲۲/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۴۰۹/۱ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۲۵۹/۱ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۳۶۳
كنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۳ ، ۵۰۹/۸ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۴۱۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ ، أَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں ۔ اسکی سند میں داوٗد بن الزبرقان متروک ہے ۔ قال فی التقریر : متروک و کذبہ الازدی، قلت : و کذا الجوز جانی ، کما فی المیزان ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

کتاب الحج

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت

(۱) فرضیت حج کا ثبوت

۱۴۶۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَاعَلَیْهِ أَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا أَوْ نَصْرَانِیًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مالک ہو زاد راہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہو کر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲) حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل

۱۴۶۲ ۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ ۱۲م

جد الممتار ۲/۲۷۰

۱۴۶۳ ۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَلْحَاجُّ یَشْفَعُ فِی أَرْبَعِ مِأَةٍ مِنْ أَهْلِ بَیْتٍ، اوقال: مِنْ أَهْلِ بَیْتِهٖ، وَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ ۔

۱۴۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التغلیظ فی ترک الحج، ۱/۱۰۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۲۶۷ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۰۹

۱۴۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
الکامل لابن عدی، ۴/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۳۲، ۵/۱۲

۱۴۶۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۴۱، ۵/۱۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۲۶

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چارسوعزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

ارأۃ الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی ، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے،سونے اور چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے۔اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَأَلُوْهُ اُعْطُوْا ، وَاِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۷۵ ☆ السلسلة الضعیفة ، ۲۰۴
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۳

۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب فضل الحجر و العمرة، ۱/۲۰۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
السنن للنسائی، فضل المتابعة بین الحج و العمرة ، ۲/۲

۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبیهقی، ۳/۴۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۵/۹

أَجَابَهُم ، وَاِن انُفَقُوا أخلَفَ لَهُم ـ وَالَّذِى نَفُسُ أَبِى الُقَاسِمِ بِيَدِهِ ، مَاكَبَّرَ مُكَبِّرٌ عَلىٰ نَشُزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلىٰ شَرُفٍ مِّنَ الُأشُرَافِ اِلَّا أَهَلَّ مَابَيُنَ يَدَيُهِ وَ كَبَّرَ حَتّٰى يَنُقَطِعَ بِهٖ مُنُقَطِعُ التُّرَابِ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے،اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر،اور 'لا الہ الااللہ ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔۱۲م

۱۴۶۷ـ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الُمَلآئِكَةَ لَتُصَافِحُ رِكَابَ الُحُجَّاجِ ، وَتَعُتَنِقُ الُمُشَاةَ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔۱۲م

۱۴۶۸ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أجُرُ الُغَازِى ، وَالُحَاجُّ ، وَالُمُعُتَمِرُ اِلىٰ يَوُمِ الُقِيَامَةِ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کرگیا،اسے مجاہد،حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔۱۲م

۱۴۶۹ـ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۱۴۶۷ـ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ۴۷۴/۳
۱۴۶۸ـ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ۴۷۴/۳
۱۴۶۹ـ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ۴۷۴/۳

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ مَاتَ فِی طَرِیُقِ مَکَّةَ لَمُ یَعُرِضُهُ اللّٰهُ یَوُمَ الُقِیَامَةِ وَلَمُ یُحَاسِبُهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظّمہ کے راستہ میں انتقال کر جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔۱۲م

۱۴۷۰ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ حَجَّ هٰذَاالُبَیُتَ فَلَمُ یَرُفُثُ وَلَمُ یَفُسُقُ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتُهُ أُمُّهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی و بدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔۱۲م

۱۴۷۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یَرُفَعُ اِبِلُ الُحَاجِّ رِجُلًا وَلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً أَوُ مَحَا عَنُهُ سَیِّئَةً أَوُرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۷۲ ـ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلنَّفُقَةُ فِی الُحَجِّ کَالنَّفُقَةِ فِی سَبِیُلِ اللّٰهِ مِأَةَ ضِعُفٍ أَوُ سَبُعَ مِأَةِ ضِعُفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سو گنا ثواب ملتا ہے۔یا سات سو گنا۔۱۲م

۱۴۷۰ ـ السنن للنسائی،　　فضل الحج،　　۲/۲

۱۴۷۱ ـ شعب الایمان للبیهقی، ،　　فضل الحج و العمرة ،　　۴۷/۳

۱۴۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ای العمل افضل ؟ قال: أَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال: أَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔۱۲م

۱۴۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔۱۲م

۱۴۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۷۲۔ شعب الايمان للبيهقی، ۴۸۱/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۳۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۸/۳
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۸۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۴۳۴/۴
الدرالمنثور للسيوطی، ۳۳۷/۱ ☆

۱۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فضل المبرور ، ۲۰۶/۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل الحج و العمرة ۴۳۶/۱
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة ، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۴/۲ ☆ الصحيح لابی عوانة ، ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۷/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۶۲/۲

۱۴۷۴۔ السنن للنسائی، فضل العمرة ، ۲/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۳۴۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۷۸/۳

۱۴۷۵۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۵۰/۴
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۶/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۶۴/۱
السنن لابن المنصور ، ۲۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۷۹۷، ۶/۵

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

۱۴۷۶۔ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّاالْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔۱۲م

۱۴۷۷۔ **عن** زيدبن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهٗ فِى أَهْلِهٖ أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زاد راہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔ یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔۱۲م

۱۴۷۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۷۶۔ شعب الايمان، ۳/۴۸۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۴۶
مجمع الزوائد لليثمى، ۳/۲۰۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۱۶۳
۱۴۷۷۔ شعب الايمان للبيهقى، ۳/۴۸۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۰۷۱۲، ۴/۳۱۲
المعجم الكبير للطبرانى، ۵/۲۹۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۲۸۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۲۴۰
۱۴۷۸۔ السنن الكبرى للهيقى، ۵/۲۶۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/۴۴۱
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۳۱۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۸۳، ۵/۱۳۹
جمع الجوامع للسيوطى، ۹۶۸۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۱۴
نصب الراية للزيلعى، ۳/۸۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۲۷۵
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۱۶۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۲۱۰

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اوراس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔۱۲م　　النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹ـ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : لما فرغ اِبراهیم علیه الصلاۃ والسلام من بنائه بعث اللہ تعالیٰ جبرئیل علیه السلام فحج به حتی اذا رأی عرفة قال : قد عرفت ، وکان اتاها قبل ذلك مرة ، فلذلك سمیت عرفة ، حتی اذا کان یوم النحر عرض له الشیطان ، فقال : أحصب ! فحصبه بسبع حصیات ، ثم الیوم الثانی فالثالث ، فلذلك کان رمی الجمار ، قال: أعل علی ثبیر ! فعلاه فنادی : یاعباد اللہ ! اجیبوا اللہ ، یاعباداللہ ! اطیعوا اللہ ، فسمع من تحت الابحر السبع ـ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔اسی لئے حج میں رمی جمار مشروع ہوئی۔حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

۱۴۷۹ـ المصنف لعبد الرزاق، باب بنیان الکعبة ، ۹۶/۵

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔داخل مسجد نہیں۔لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج ۔اے ابراہیم ! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہوگیا۔آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر پکارا۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔دلیل اسکی یہ ہے کہ ملاعلی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی ۔کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانۂ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھااٹھا کرلاتے تھے۔جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اوراگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔اور پاگلوں۔بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔اور موجودہ حالت پر قیاس کرکے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگادیئے جاتے ہیں۔پھر علیحدہ کرلئے

جاتے ہیں۔اورانکے اصل مقام پر انہیں لوٹادیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطعی میں اسکا کوئی ذکرنہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔پھراس روایت کوسند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اوراگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھاتب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔زعم باطل ہے۔جسکی کوئی دلیل نہیں۔زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔اوراگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجودنہیں تھا۔جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔توانھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کواعلان حج کاحکم دیا گیاتو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہوکراعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔اورآپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔اورحضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔ اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔ کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔ کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔ چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔ کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔ بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔ اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: الله اکبر ، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان ابراهيم رسول الله ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث ومباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن وحدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون وشروح میں اسکی تنصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ ورسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کردی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہوسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الٰہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

اوراعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔ تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔

یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔ قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔ ''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کررہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آگیا ہے۔)

عاشراً۔ اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔ اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھا دیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔ حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔ اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔ اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔ اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر،　　شمامہ رابعہ نفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:-　　بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حُجُّوا تَسْتَغْنُوا۔　　فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، باب فضل الحج، ۱۱/۵
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۱۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۴ ☆

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کروغنی ہوجاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱ ـ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لأزواجہ فی حجۃ الوداع : ھٰذِہٖ ثُمَّ ظُھُوْرُالْحُصُرِ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشاد فرمایا: جوحج ضروری تھا وہ تو ہولیا۔ آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امرأۃ من الجھینۃ جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت : ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنھا ؟ قال : نَعَمْ ، حُجّی عَنْھَا ! أرَأیْتِ اِنْ کَانَ عَلیٰ اُمّکِ دَیْنٌ ،أکُنْتِ قَاضِیَۃً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِی اللّٰہَ الَّذِی ھُوَ لَہٗ ، فَاِنَّ اللّٰہَ أحَقُّ بِالْوَفَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی ۔ وہ ادا نہ کرسکیں اوران کا انتقال ہوگیا۔ کیا میں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۱ـ السنن لابی داؤد ، کتاب المناسک، ۲۴۱/۱

۱۴۸۲ـ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱۱۲/۱

السنن الکبری للبیھقی، ۲۷۴/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۱/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۶/۱۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۱۹۵۵

١٤٨٣۔ **عن** زیدبن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقْبَلُ مِنْهُ وَمِنْهُمَا ، وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

١٤٨٤۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَيِّتٍ فَلِلَّذِي حَجَّ عَنْهُ مِثْلَ أَجْرِهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ۱۲م

١٤٨٥۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أُمِّهِ فَقَدْ قَضٰى عَنْهُ حَجَّتَهٗ وَكَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔ ۱۲م

١٤٨٦۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

١٤٨٣۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥٤٥٧، ٤٦٤/١٦ ☆ السنن للدار قطنی، ٢٧٢/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٠/١ ☆
١٤٨٤۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٨٢/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٢٣٤١، ١٢٥/٥
تاريخ بغداد للخطيب، ٣٥٣/١١ ☆
١٤٨٥۔ السنن للدار قطنی، كتاب الحج، ٢٧٢/٢
كنز العمال للمتقی، ٤٥٤٨٤، ٤٦٨/١٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٢٣/٢
١٤٨٦۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٢٦/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٨٢/٣
كنز العمال للمتقی، ١٢٣٤٠، ١٢٥/٥ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَیْهِ وَلَمْ یَحُجَّا أُجْزِئَ عَنْهُمَا وَبَشَّرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِی السَّمَآءِ وَکُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کیئے مر گئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہوجائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین ومبرہن ہولیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

I.T. Majlis of DawateIslami www.dawateislami.net
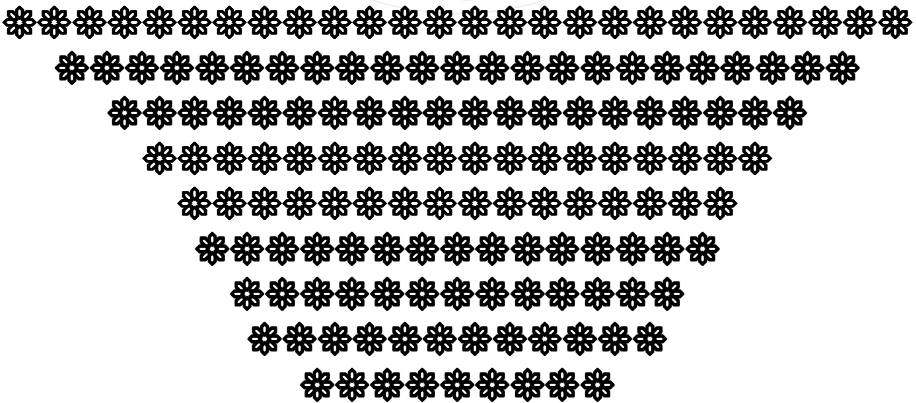
۲۔مناسک کی فضیلت

(۱)طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔
جدالممتار۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔۱۲م

(۲)تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم : لَبَّيْكَ ، أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ، وزادابن عمر ۔ لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، **حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا**

۱۴۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ۱/۱۰۶
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ۵/۴۹
العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۲/۸۳

۱۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النبیلة و صفتھا ووقتھا ، ۱/۳۷۵
الجامع لابی داؤد ، باب کیف التلبیة ۱/۲۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبیة ، ۱/۱۰۲
السنن للنسائی، کیف التبلة ۲/۱۳
السنن لابن ماجه ، باب التلبیة ، ۲/۲۰۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۰۲

www.dawateislami.net

اضافہ فرماتے۔لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء اليك والعمل ۔۱۲م

(۳)عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۱۴۸۹ ۔**عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ اِلىٰ مَكَّةَ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِأةٍ حَسَنَةً ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قيل : وماحسنات الحرم ؟ قال : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِأةُ اُلْفِ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پرسات سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور ہرنیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہرنیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہرقدم پرسات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔ کہ سات سو لاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظّمہ سے نوکوس گنی جاتی ہے۔ آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۵/۳ میل ہوتا ہے۔تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہرمیل کے چار ہزار قدم۔ ۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھر چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔اور اگر عرفات مکہ معظّمہ سے نومیل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔ یہ کیا تھوڑی ہیں۔اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ النیرۃ الوضیہ ۳۷

(۴)عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰ ۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى

۱۴۸۹ ۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۳۳۱ ☆ المستدرك للحاكم ۱/۴۶۰
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۱۰۵ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۷۹۱
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۱۶۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۱۸۸
الدر المنثور للسيوطى، ۴/۳۵۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۸۹۴، ۵/۲۵
۱۴۹۰ ۔ السنن للنسائى، باب الجمع بين الظهر و بعرفة ، ۲/۳۶

الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے ۔۱۲م

۱۴۹۱۔ **عن** عبدالله بن عمررضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى المغرب والعشاء بالمزدلفه جميعاً ، لم يناد فى واحدة منها الا باقامة ولم يسبح بينهما ولا على اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں ، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد ۔۱۲م

I.T. Majlis of DawateIslami www.dawateislami.net

۱۴۹۱۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، باب الجمع بين الصلوتين بجمع ، ۱/۴۱۰
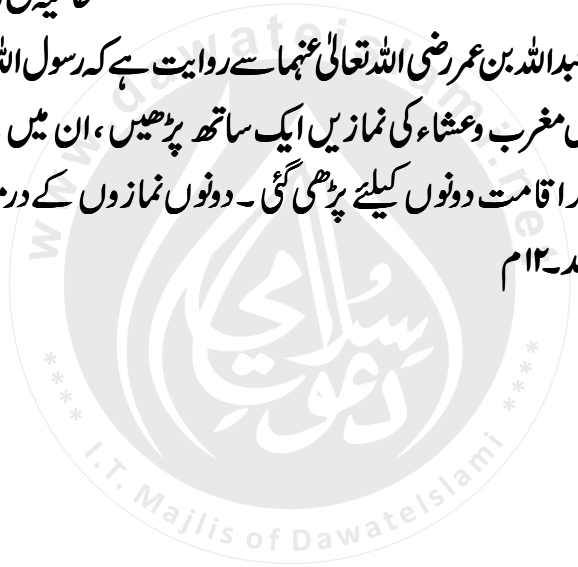
۳۔ زیارت روضۂ انور

(۱) زیارت روضۂ انور وبوسۂ تبرکات

۱۴۹۲۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یسلم علی القبر ، رأیته مائة مرة او اکثر ، یجئ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف ، ورئی واضعا یده علی مقعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر ، ثم وضعهما علی وجهه

ابر لمقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔۱۲م

(۲) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَآءَ نِی زَائِرًا لَایَعْمَلُهٗ حَاجَةً اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًا عَلَیَّ أَنْ أَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

الطرۃ الرضیہ ۲۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔۱۲م

۱۴۹۲۔ الشفا للقاضی عیاض ، فصل فی حکم زیارة قبره ﷺ ، ۷۰/۲

۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱

تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲۱۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۲۸، ۲۵۶/۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہوجائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔ الطرۃ الرضنیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۴۵/۵	☆	الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲۲۴/۲	
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۱۳۵/۵	☆	الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱	
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۴۶/۲	☆	تنزیہ الشریعۃ ۲۷۳/۱	
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۳/۴	☆	اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۲/۲	
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۵	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴	

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنُ زَارَ قَبُرِیُ ، اوقال : مَنُ زَارَنِی کُنُتُ لهٗ شَفِیُعًا أوُشَهِیُدًا، وَمَنُ مَّاتَ فِی أحَدِ الُحَرَمَیُنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِیُنَ یَوُمَ الُقِیَا مَةِ۔

النیر ۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفر ماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یافرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکوامن والوں میں اٹھائے گا۔۱۲م

(۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پرانوار ہے

۱۴۹۵ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ حَجَّ فَزَارَ قَبُرِی بَعُدَ مَوُتِیُ کَانَ کَمَنُ زَارَنِی فِی حَیَاتِی ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔۱۲م

۱۴۹۶ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ زَارَنِی بَعُدَ وَفَاتِی فَکَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ، وَکُنُتُ لَهٗ شَفِیُعًا أوُ شَهِیُدًا یَوُمَ الُقِیَامَةِ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

۱۴۹۵ـ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۶/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۵/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۸، ۱۳۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴
۱۴۹۶ـ اتحاف السادة للزبیدی ، ۴۱۶/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۲۵۹/۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للیشخ الدهلوی، ۲۰۵

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔۱۲م

(۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَنِى بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آ کر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۱۲م

(۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ اِلىٰ مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِىْ فِى مَسْجِدِىْ كُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

۱۴۹۷۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۴۱۶ ☆ تاريخ جرجان للهيثمى، ۲۲۰
كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۸۴، ۱۵/۶۵۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۲۳۷
جذب القلوب للشيخ دهلوى، ۲۰۵ ☆
۱۴۹۸۔ السنن للدارقطنى، ۲/۲۷۸ ☆ الكنى و الاسماء للدولانى، ۲/۶۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۲ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۲۶۷
كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۸۳، ۱۵/۶۵۱ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۷۵
الدر المنثور للسيوطى، ۱/۲۲۳ ☆ الكامل لابن عدى، ۶/۳۵۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۲۸ ☆ جذب القلوب للشيخ الدهلوى، ۲۰۴
۱۴۹۹۔ كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۷۰، ۵/۱۳۵ ☆

مَبُرُوُرَتَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے بہت برآرندۂ مقاصد وحاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب واستحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر وسامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحرالرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح ومختار ومعتمد فرمایا۔ البتہ درصورت اتحاد مجلس دفعاللحرج تداخل مسلم۔　　النیر ہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنُ حَجَّ الُبَیُتَ وَلَمُ یَزُرُنِی فَقَدُ جَفَانِیُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیر ہ الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۱۳۵/۵ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۵
الموضوعات لابن الجوزی، ۲۱۷/۲ ☆
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشیخ الدھلوی، ۲۰۶

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنُ أَحَدٍمِّنُ أُمَّتِی لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمُ یَزُرُنِی فَلَیُسَ لَهٗ عُذُرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر وہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنُ عَبُدٍیُّسَلِّمَ عَلیٰ قَبُرِی اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَکًا یُبُلِغُنِی، وَکَفٰی أَجُرُ آخِرَتِهٖ وَدُنُیَاهُ وَکُنُتُ لَهٗ شَهِیُدًا وَشَفِیُعًا یَوُمَ الُقِیَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا وآخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔　　　النیرۃ الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ بالله رب العلمین۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔ قال المولی سبحانه وتعالیٰ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول، لوجدوا الله توابارحیما۔ یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۶۰، ۴۹۸/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۹/۱
جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۹ ☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اور سی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظھریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالم گیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کا میلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔ کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظّم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا واذائے اوست، وجفا واذائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا، وآں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگر چہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگر چہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا، اور

امام ابن حجر نے جوہر منظم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماهذه الجفوة یابلال ! اما آن لك ان تزورنی یابلال!۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شدالرحال فرمایا۔جب شرف حضور پایا۔قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔یہ سقف مسجد پر جہاں زمانۂ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔جس وقت الله اکبر ، الله اکبر، کہا۔تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔جب اشهد ان لا اله الا الله، کہا۔مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔جب اس لفظ پر پہونچے۔اشهد ان محمد رسول الله، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے۔انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مردوزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

درنماز م خم ابروئے تو بریاد آمد　حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جو گذری۔کہ امام ابن عسا کرنے تاریخ میں،اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے استاذ ابن حجر ايد الله الاسلام ببقائه کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے۔ اور قرین وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور بہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعاً محروم وملوم، بدبخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے۔

والعياذ بالله مالا يرضاه۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمۂ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہوسکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور مام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظّم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی ونامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خدا ورسول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، ملعون وبے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ با للہ تبارك و تعالیٰ ۔

ان باتوں کو یاد کرکے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کر دیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیا ذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ ۔

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور اماتولی و نصلہ جھنم و سأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہوا خواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن النجار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں ۔امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں ، امام اجل ابن مبارک ، ابن ابی الدنیا ، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔اوراس وقت کعب احبار حاضر تھے۔تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اوراسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اورستر ہزار اوراتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اورستر ہزار دن میں۔جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام ،فرحت وسرور، راحت وآرام ،اورتزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶
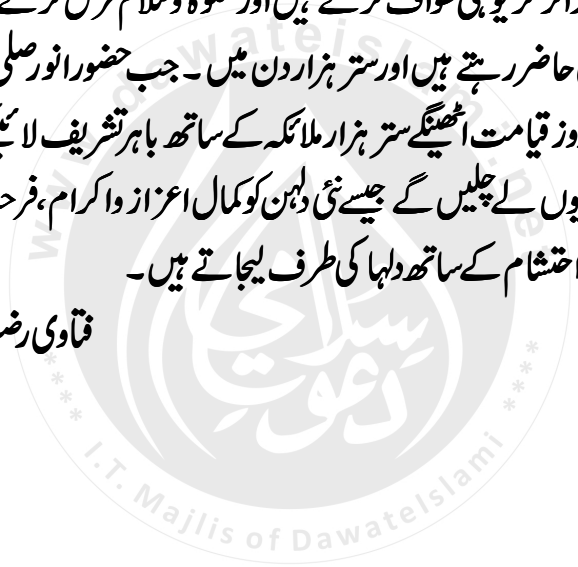
۴۔فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

۱۵۰۳۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّةُ اِلیٰ جُحُرِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

۱۵۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرِبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، هِیَ طَابَةٌ ، هِیَ طَابَةٌ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۵۰۵۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الایمان یا رذالی المدینة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدینة ۲۳۱/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۰۵
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحیح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبیهقی، ۲۴۴/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۱۹۷۴ ☆ البدایة و النهایة لابی نعیم، ۱۰۵/۳
۱۵۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۴۱، ۲۳۸/۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۳۹/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۰/۲
۱۵۰۵۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی حبثها و تسمی طابه ، ۴۴۴/۱
الجامع الصحیح للبخاری باب فضل المدینة ، ۲۵۲/۱
الدر المثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ المسند لحمیدی، ۱۱۵۲

علیه وسلم : يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَى الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلُ صَيْدُهَا ، و قال : أَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ أَحَدٌ عَلىٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِ هَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحيح لمسلم ، باب المدينة تنفى خبثها و تمى طابة ، ۱/ ۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۹۴ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱۲/ ۲۷۹
جمع الجوامع للسيوطى، ۴۸۶۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸۰۹، ۱۲/ ۲۳۲
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضائل المدينة ، ۱/ ۲۵۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۱/ ۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۸۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۵/ ۲۵۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲۰۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/ ۲۶۵
مشكوة المصابيح للزبيدى، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الكبير للبخارى، ۸/ ۳۳۵
فتح البارى للعسقلانى، ۴/ ۹۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/ ۲۲۰
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱/ ۸۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/ ۳۵۶
المغنى للعراقى، ۱/ ۲۸ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۷/ ۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کردیا ہے۔نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادیگا۔مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه انه کان جالسا عند منبر مروان بن الحکم بمکة ومروان یخطب الناس ، فذکر مروان مکة وفضلها ، ولم یذکر المدینة ، فوجد رافع فی نفسه من ذٰلك ، وکان قد أسن ، فقام الیه فقال : ایها ذاالمتکلم ! أراك قد أطنبت فی مکة وذکرت منها فضلها ، وماسکتّ عنه من فضلها اکبر ، ولم تذکر المدینة ، وإنی أشهد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌمِّنْ مَّکَّةَ ۔ النیرة الوضیه ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! تو نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔۱۲م

۱۵۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۸۸ ☆ الکامل لابن عدی، ۶/۱۹۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۱، ۱۲/۲۳۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۶۰ ☆

(۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَاِنِّى أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا ۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵) مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَايَصْبِرُ عَلیٰ لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌمِّنْ اُمَّتِى اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

۱۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و محنت پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه ، باب فضل المدينة ۲۳۲/۲
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۰۳۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲۲۳/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۶/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۴/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲٤/۷
۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة، ٤٤۳/۱
شرح السنة للبغوی، ۳۲٤/۷ ☆ كنزالعمال للمتقی، ۳٤۸۵۳، ۲٤۰/۱۲
الترغيب والترهيب للمنذری، ۲۱۹/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۸۵/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۸۵/٤
دلائل النبوة للبيهقی، ۲۸٦/۲ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر ، ۳۵۸

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں ۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے ۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد ۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پر نور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا ، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ اللھم ارزقنا آمین ۔

حاشیہ النیرۃ الوضیہ ۴۸

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

۵۔ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْكَعْبَةَ تُحْشَرُ كَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (اِلیٰ بَعْلِهَا) وَكُلُّ مَنْ حَجَّهَا يَتَعَلَّقُ بِأَسْتَارِهَا يَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ من الآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِی جَوَارِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۶/٤ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۲

۱۵۱۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲

۱۵۱۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤١٦/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

اٹھیگا۔اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آکر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔۱۲م

۱۵۱۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِي، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةَ مِنَ الْآمِنِيْنَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہوا سکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلَاةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِأةِ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلٰوةُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلَاةٍ ، وَالصَّلٰوةُ فِی بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِأةٍ صَلَاةً ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب،اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

النیرۃ الوضیہ ۴۸

۱۵۱۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲٤٥/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹٤/٦
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳٥۰۰٦، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۱/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٥٥/۲ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸٦/۲ ☆

۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی۔ ۷/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸٥/٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱٦/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳٤۲/٤ ☆ کنز العمال، ۳٤٦۳۲ ، ۱۹٥/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۲٥/۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ٤٦/۸

کتاب النکاح

ا۔فضیلت نکاح واحکام

(ا) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

١٥١٦۔ **عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما اخبروا كانهم تقالوها ، فقالوا :أين نحن من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر: وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ : كَذَاوَكَذَا، أَمَاوَاللّٰهِ اِنِّی لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهٗ، لٰكِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّیْ ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پراسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکواس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٥١٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ٧٥٧/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٢٣٤/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٣١٠
نصب الرایة للزیلعی، ٩٣/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٥١/٤
التفسیر للقرطبی، ٢٦١/٦ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤٣/٣
المجعم الکبیر للطبرانی، ١١/٩ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٢٥٣

تشریف لے آئے اورفرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۵۲/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيد، ۲۸۸/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۲/۲ ☆

کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

(۳) تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ یُوْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ ، عَبْدٌ أَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ ، فَذٰلِكَ یُوْتٰی أَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِیَةٌ وَ ضِیْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا یَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ یُوْتٰی أَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ یُوْتٰی أَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ ۔

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة وتزویجها ۔ ۱/۱۳۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ۱/۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤٠٥ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ۱/۱۰۳
شرح السنة للبغوی، ۱/٥۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/٤٤
التفسیر لابن کثیر، ۱/٦۷ ☆ التفسیر للطبری، ۲۷/۱٤٠
التفسیر للقرطبی، ٤/۳۲۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲٥
الدر المنثور للسیوطی، ٥/۱۳۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۳۲٥۲، ۱٥/۸۱۸

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین اشخاص کودو گنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔ تو اسکودو گنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھراس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھراس نے اس کومحض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس کو بھی دو گنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھراس نے قرآن کریم کو بھی کلام الٰہی تسلیم کیا اوراس پر ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دو گنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعي رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَنَا وَ اِمْرَأَةٌ سُفَعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و أومٰى بيديه يزيد بن زريع رضي الله تعالیٰ عنه الوسطى والسبابه ، امرأة مات زوجهاذات منصب وجمال جبست نفسها على يتاما ه حتى بانوا او ماتوا ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دوانگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔ اورسرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اوروہ عورت عزت والی وخوبصورت ہولیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۴۸/۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۵۷/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۶/۱۰
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۲۹۹/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۴۰۷/۵
كنزالعمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۴۵۰/۱۶ ☆ مشكوه المصابيح للتبريزی، ۴۹۷۸

۱۵۲۰۔ **عن** اُم ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : خطبنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت : مالی عنك رغبۃ ،یارسول اللہ ! ولکن لا اُحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَیْشٍ ، أَحْنَاہُ عَلیٰ طِفْلٍ فِی صِغْرِہٖ وَأَرْعَاہُ عَلیٰ بَعْلٍ فِی ذَاتِ یَدِہٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں۔مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہوسکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کردیا۔پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کردیا۔پھر

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۱۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۷۱/۴
شرح السنۃ للبغوی، ۱۶۷/۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۴۶/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیھن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔یہ ہی درست ہے۔کما فی الزرقانی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔یہ نکتہ بھی یادرکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا اِمْرَأَةٌ قَعَدَتْ عَلىٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۳۷، ۱۶/ ۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، أَلَا اِنِّی أَرٰی اِمْرَأَةً تُبَادِرُنِی فَأَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُوْلُ :أَنَااِمْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰی اِيْتَامٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی۔تو میں اس سے کہوں گا۔تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بار ہا ہوگا۔اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہ ہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ''**تجلی اليقين بان نبينا سيد المرسلين** ''میں ذکر کیں۔حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنَّاتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔جب اہتمام کارامت میں آمدورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔وبالله التوفيق ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۰

۱۵۲۲۔ المسند لابی يعلى، ۶/۱۲۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۳۴۹
فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/۴۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۱۶۲
المطالب العالية لابن حجر، ۲۵۳۶ ☆

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بلغنى أنه ليس المرأة يموت زوجهاوهو من أهل الجنة وهى من أهل الجنة ، ثم لم يتزوج بعده الا جمع الله بينهما فى الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اوروہ دونوں جنتی ہوں۔ پھراسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بناپر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الٰہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲٤۔**عن** سلمه بنت جابر رضى الله تعالى عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقالت : انى امرأة استشهد زوجى وقد خطبنى الرجال فابيت ان اتزوج حتى القاه ،فترجولى ان اجتمعت انا وهو ان اكون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأينا ك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ أَسُرَعَ أُمَّتِى لِى لُحُوُقًا فِى الُجَنَّةِ اِمُرَأَةٌ مِنُ أَحُمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اورعرض کیا: میرے شوہر شہید ہوچکے ہیں۔اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

۱۵۲٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۰۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۹٦/٥

کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱٤، ۱٤٥/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

واللہ لاابتغی صھر بصھر کم ۔　　حتی اغیب بین الرمل والطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ ھشام بن الکلبی ۔

بلکہ علامہ ابو القاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہو لیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

(٦) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهُ ابْنَةٌ اِثْنَتَى عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تورات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿٧﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لزت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پا چکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

(٧) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲٦۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ

۱۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱٦/۴۵٦ ☆ اتحاف السادۃ للزبید، ۲۷۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان ، للبیهقی،

۱۵۲٦۔ الصحیح لمسلم ، باب استیذان الثیب فی النکاح ، ۱/۴۵۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه ، ۱/۱۳۵
السنن للنسائی، باب استیذان البکر فی نفسها ، ۲/٦۳
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۲٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۱۱۵
السنن لسعید بن منصور ، ۵٦۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸٦، ٦/۱۴۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۱۳٦

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبُكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔اوراسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعا معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔تو ایسی حالت میں اگرانہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔اور اگراس نے صاف ہوں کہہ دیا۔یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۱۰۳/۵

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۹/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱۱۹/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۴۲/۳

۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه ، ۷۷۲/۲
السنن لابی داؤد ، النکاح ، باب فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۲۸۴/۱
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۰۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۶/۶
مسند ابی حنیفة ، ۱۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۲/۷
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۳۰۵/۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۴
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/۶
المغنی للعراقی، ۳۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۲۸/۶ ☆

علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ حَتّی یَنکِحَ أَو یَترُكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کردے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَوُمِ أخِیهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یَا أیُّهَا النَّاسُ ! اِنِّی کُنتُ اٰذَنتُ لَکُم فِی الِاستِمتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَد حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلیٰ یَومِ القِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔ اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الخطبة ، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه ، لا یخطب الرجل ، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۳۷
۱۵۲۹۔ الصحیح لمسلم ، باب المتعة ، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمی، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۵۵ ☆ التفسیر للبغوی ، ۱/۵۰۶
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۷۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۲۶

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳۸۱ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۵۳/۲

۱۵۳۰۔ **عن** أمیر المؤ منین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن نکاح المتعة یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاهلیة ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : انما المتعة فی اول الاسلام ،کان الرجل یقدم البلد لیس له بها معرفة ، فیتزوج المرأة بقدر مایری أنه یقیم فتحفظ له متعة وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیه . اِلَّاعَلیٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَکَتْ أیمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فکل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کرلیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی ۔جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ’’سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے‘‘ اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

۱۵۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فی غزوة تبوك ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر الیهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : یارسول الله ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فیناخطیبا،فحمدالله واثنی علیه ،ثم نهی عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۵۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النکاح ، المتعة ، ۱۳۳/۱

۱۵۳۱۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱۷۹/۳

لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشاد فرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیا اور حمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/۳۴۳

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى على رضى الله تعالىٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فنبهانى لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائى حتى أتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنى فاطمة ، قال : عند ك شئ ؟ فقلت : فرسي وبدنى، قال : أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنهَا ، وَأَمَّابُدنُكَ فَبِعُهَا، فَبِعتُهَا بِأَربَعِ مِأةٍ وَثَمَانِيْنَ دِرهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أَىُ بِلَالُ ! اِبتَعْ بِهَا لَنَا طِيبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلى : اِذَا أَتَتْكَ فَلَا تُحدِثُ شَيْئًا حَتّٰى آتِيَكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتى قعدت فى جانب البيت وأنا فى جانب ،وجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحديث ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبراور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اوراسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد ، کتا ب النکاح، ۱/۲۸۹
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۱۳/۶۸۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمى، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی ۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چارسو اسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کر دیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ۔اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔ فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

(۱۱)ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تزوجها و هى بنت سبع سنين و زفت اليه وهى بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهى بنت ثمانى عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۱

(۱۲)لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۵۳۴۔ الصحيح لمسلم، باب جواز تزويج الاب البكر، ۱/۴۵۶

۱۵۳۵۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۱۳۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ أَدَبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى أَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کردے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلّف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۵۳۶ ـ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَأَةً (وَفِی رواية) بِمِأَةِ اِمْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَأَيْمِ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ أَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

۱۵۳۶۔

۲۔مہر

(۱)مہر کا بیان

١٥٣٧۔**عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال: ماعلمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شيئا من نسائه ، و لا انكح شئيا من بناته علی أكثر من اثنتی عشرة أوقيه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔اورنہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

١٥٣٨۔ **عن** عروه رضی الله تعالیٰ عنه عن ام حبيبه رضی الله تعالیٰ عنها انها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامهر ها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مع شرحبيل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هی امه ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں ۔انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔تو وہاں کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

١٥٣٧۔ السنن لابن ماجه ، باب صداق اللنساء ، ١٣٥/١

١٥٣٨۔ السنن لابی داؤد ، باب الصداق، ٢٨٧/١

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کرکے اسکو صحیح قرار دیا۔اورامام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔جیسا کہ مرقات،مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔درہم شرعی کا وزن ۳/ ماشہ ۱ ۵-۱ سرخ چاندی ہے۔اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔یہ ہی وزن سبعہ ہے۔یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔**عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۲/۴۵۸

(۲) مہر سیدہ فاطمہ

۱۵۴۰۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال: لما تزوج على فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها قال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعطها شيئا، قال:ماعندى شئ ، قال : أَيۡنَ دِرۡعُكَ الۡحَطِيۡمَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۵۴۱۔ **عن** رجل من أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان عليا كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أرادأن يدخل بها فمنعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى يعطيها شيئا ، فقال: يارسول الله ! ليس لى شئ ،فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَعۡطِهَا دِرۡعَكَ !فأعطاها درعه ثم دخل بها ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

۱۵۴۰۔ السنن لابى داؤد، باب الرجل يدخل امراته ، ۱/۲۸۹
السنن للنسائى، باب تحلة الخلوة ، ۲/۷۶
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۳۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۴/۲۸۳
دلائل النبوة للبيهقى، ۳/۱۶۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۲۸۳
كنز العمال للمتقى، ۲۶۳۷۹، ۱۳/۱۱۷ ☆ السنن لسعيد بن منصور ، ۶۰۰
۱۵۴۱۔ السنن لابى داؤد ، باب الرجل يدخل امراته ، ۱/۲۸۹
السن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۵۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱/۳۵۵
المصنف لابن ابى شيبة ، ۴/۱۹۹ ☆

۱۵۴۲ـ **عن** نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رجل سمع علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم یقول : اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتہ فقلت : واللہ مالی من شئ ثم ذکرت صلتہ وعائدتہ ،فخطبتھا الیہ ،فقال : وھل عندک شئ ،قلت : لا ،قال : وَأَیْنَ دِرْعُکَ الْحَطِیْمَةُ الَّتِی أَعْطَیْتُکَ یَوْمَ کَذَا وَکَذا، قلت :ھو عندی ،قال: أَعْطِھَا اِیَّاھَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔لیکن خدا کی قسم !میرے پاس کچھ نہیں تھا۔پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اورنوازشات یاد آئیں اورمیں نے پیغام دیاتو سرکار نے فرمایا:تمہارے پاس کچھ ہے۔میں نے کہانہیں۔سرکار نے ارشادفرمایا:تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جومیں نے تم کوفلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا:وہ میرے پاس ہے۔فرمایا:وہی مہر میں اداکردو۔

۱۵۴۳ـ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا ،فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھَلُ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلْتَ الدِّرْعَ الَّتِی سَلَحْتُکَھَا ،یَعْنِی مِنْ مَّغَانِمَ بَدْرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیاتو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا:نہیں۔تو سرکار نے فرمایا:تم نے اس زرہ کا کیا کیا جومیں نے تم کوغزوۂ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی۔

۱۵۴۴ـ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۴۲ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۰

۱۵۴۳ـ السیرۃ الکبری لابن اسحقاق۔

۱۵۴۴ـ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۰۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۱۰

کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۹۱، ۱۱/۶۰۰ ☆ اللآلی الصنوعة للسیوطی، ۱/۲۰۵

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۹۴ ☆ میزان الاعتدال ، ۵۲۸۰

وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أمَرَنِی أنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنُ عَلِيِّ بُنِ أبِی طَالِبٍ ،رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنهُ ، فَأشْهَدُوا اِنِّی قَدُ زَوَّجُتُهُ عَلیٰ أرُبَعِ مِأةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً اِنُ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : اِنُتَهِبُوا ! فانتهبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وجهه ،ثم قال : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أمَرَنِی أنُ اُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلیٰ أرُبَعِ مِأةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً ،أرَضِیتَ بِذٰلِكَ ؟ فقال: قد رضیت بذلك ،یارسول الله ! فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جَمَعَ اللّٰہُ شَمَلَکُمَا وَأعَزَّجَدَّکُمَا وَبَارَكَ عَلَیُکُمَا وَأخُرَجَ مِنُکُمَا کَثِیُرًاطَیِّبًا، قال انس: فوالله! لقد اخرج منهما الکثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں ۔لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں ۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں ۔اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اورفرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملاہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسومثقال چاندی کے عوض دیدوں ،تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھرسرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے ،تمہارے خاندان کو عزت دے ،تم میں برکت رکھے،اورتم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلائے ۔حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں ۔مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے ۔

۱۵۴۴۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱/۴۱۰ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۱۲۶
الموضوعات لابن الجوزی، ۱/۴۱۵ ☆ الفوائد المجموعة ، ۳۹۰

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتدبہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم ودینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چارسواسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چارسو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفقیہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دوروایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چارسواسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجّل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملاعلی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجّل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

۳۔حسن معاشرت

(۱)عورتوں سے حسن سلوک

۱۰۴۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخَيَارُكُمْ خيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اورتم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

۱۰۴٦۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيُرُكُمْ خَيُرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيُرُكُمْ لِأَهْلِيُ ۔

۱۰۴۵۔ الجامع للترمذی،		باب حق المرأة على الزوج		۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۵۰/۲	☆	السنن للدارمی،	۳۲۳/۲
المستدرك للحاكم	۳/۱	☆	المعجم الصغير للطبرانی،	۲۱۸/۱
موارد الظمئان للهيثمی،	۱۳۱۱،	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۳۰۳/۵
المطالب العالية لابن حجر ،	۲۵٤۱	☆	الترغيب والترهيب للمنذری،	٤۱۱/۳
حلية الاولياء لابی نعيم ،	۲٤۸/۹	☆	فتح البارى للعسقلانی،	۲۵۸/۱۰
مشكوة المصابيح للتبريزی،	۳۲٦٤	☆	اتحاف السادة للزبيدی،	۳۵۵/۵
المغنى للعراقی،	٤۵/۲	☆	كشف الخفا للعجلونی،	۲۰۰/۱
السلسلة الصحيحة للالبانی،	۷۵۱	☆	التاريخ الكبير للبخاری،	۱۳۰/۲
عمل اليوم و الليلة لابن السنی،	٦٤	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۷٤/۲
التمهيد لابن عبد البر،	۲۳۷/۹ ۷	☆	كنز العمال للمتقی،	۵۱۲۰
تاريخ اصفهان لابی نعيم ،	٦۷/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطی،	۸۸/۱
۱۰٤٦۔ السنن لابن ماجه ،		باب حسن معاشرة اللنساء		۱٤۳/۱
السنن للدارمی،	۱۵۹/۲	☆	السنن الكبرى للبيهقی،	٤٦۸/۷
موار الظمأن للهيثمی،	۱۳۱۲	☆	مجمع الزوائد للهيثمی	۳۰۳/٤
المعجم الكبير للطبرانی،	۳٦۳/۱۹	☆	مشكل الآثار للطحاوی،	۲۱۱/۳
السلسله الصحيحة للالبانی،	٤٦۲	☆	اتحاف السادة للزبيدی ،	۳۵۵/۵
الطبقات الكبرى لابن سعد،	۱٤۱/۸	☆	كنز العمال للمتقی،	٤٤۹٤۱، ۳۷۱/۱٦
الطبقات الكبر ی لابن سعد،	۱٤۱/۸	☆	مشكوة المصابيح للتبريزی،	۲۳۵۲
حلية الاولياء لابی نعيم ،	۱۳۸/۷	☆	الجامع الصغير للسيوطی،	۲۵۰/۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف ، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۷۵

(۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۵۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ ،لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا ،وَبِهَا عِوَجٌ ،وِاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا ،وَ كَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

۱۵۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب الوصیة بالنساء ۱/۴۷۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۶۰ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۶۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۸۷۴ ☆

(۳) عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۵۴۸۔ **عن** أیاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لَقَدْطَافَ بَاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ،لَيْسَ اُوْلٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ ۔

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جوعورتوں کوایذادیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷۹/۹

(۴) میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۵۴۹۔**عن** محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةٌ مَاهِيَ لِشَيْءٍ ۔

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۲۶۵/۵

(۵) عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۵۵۰۔**عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ مِنَّامَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔اور

۱۵۴۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶۶/۴ ☆ المستدرك للحاکم ۶۱/۴
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۴۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۵۳، ۲۷۸/۱۶
۱۵۵۰۔ السنن لابی داؤد، باب من خبب امرأة، ۲۹۶/۱
المستدرك للحاکم ۲۰۶/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۸۱/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳۲/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۹۹۴، ۴۵۶/۱۱ ☆

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(٦) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

١٥٥١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ کَانَتُ لَهٗ اِمُرَأتَان فَمَالَ اِلیٰ اِحُدٰهُمَا جَآءَ یَوُمَ الُقِیَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

١٥٥٢۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها :اِنِّی لَا أنُقُصُكِ شَیُئًا مِمَّا أعُطَیُتُ فُلَانَةٌ ،رَحُیَیُنِ وَجَرَّتَیُنِ وَمِرُفَقَةً حَشُوُهَا لِیُفٌ ، اِنُ سَبَّعُتُ لَكِ سَبَّعُتُ لِنِسَائِیُ ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

١٥٥١۔ السنن لابی داؤد، باب القسم بین اللنساء، ۱/۲۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳۳ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۳۸۲
التفسیر للطبری، ۵/۲۵۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٨١٩، ١٦/٣٤١
١٥٥٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٢٩٢ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۱۷۹
التمهيد لابن عبد البر، ٣/١٨٨ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۱۲۸۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۸۳ ☆

۴۔شوہر کے حقوق

(۱) بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت :یا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے ؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

۱۵۵۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

۵۵۳۔ المستدرك للحاكم ، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۵٤/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۱۳۵

۱۵۵٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی ا لمرأة ۱۳۸/۱
السنن لابی داؤد ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۲۹۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۸۷/۲
كنز العمال للمتقی، ٤٤۷۷۳، ۳۳۲/۱٦ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۲۹۱/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ٥٤/۷ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۲۳۷/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱٥٤/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۵/۳
دلائل النبوة لابی نعیم ، ۱۳٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۰٦/٤
التفسیر لابن كثیر ، ۲۵۷/۲ ☆ المغنی لعراقی، ۵۹/۲
البدایة و النهایة لابن كثیر، ۱۵۷/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۵۹/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۲۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲۲۸/۲

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

۱۵۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حائطا ،فجاء بعير فسجدله ،فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:لَايَصۡلَحُ لِبَشَرٍ أنۡ يَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوۡ صَلَحَ لَأَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا لِمَالَهٗ مِنَ الۡحَقِّ عَلَيۡهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ۔ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔اس نے حضور کو سجدہ کیا،ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے،ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

۱۵۵۶۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنی عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس علی منه بأس، فلما نظرالجمل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتی خر ساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بنا صيته اذل

۱۵۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۷، ۱۶/۳۳۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۹/۴
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۲۰۶
امام سیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

۱۵۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۵۹ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۵۵

امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

ماکانت قط حتی أدخله فی العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله !هذه بهیمة لاتعقل تسجدلك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصۡلَحُ لِبَشَرٍ أنۡ یَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوۡ صَلَحَ لَأمَرۡتُ الۡمَرۡأةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا مِنۡ عَظۡمِ حَقِّهٖ عَلَیۡهَا، وَالَّذِی نَفۡسِی بِیَدِهٖ! لَوۡکَانَ مِنۡ قَدَمِهٖ اِلیٰ مَفۡرَقِ رَأسِهٖ قُرۡحَةٌ تَنۡبَجِسُ بِالۡقَیۡحِ وَالصَّدِیۡدِ ثُمَّ اسۡتَقۡبَلَتۡهُ لِلَحۡسَتِهٖ مَاأدَّتۡ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کرلاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کرلاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔حضور اسکی طرف تشریف لے گئے ۔انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہورہا ہے۔ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں ۔جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہوگیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگادیا۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸

(۲)شوہر کا حق بیوی پر

۱۵۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی رجال من الأنصار ، وفی الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بكر : یا رسول الله! كنا نحن احق بالسجودلك من هذه الغنم ، قال: اِنَّهٗ لَا یَنۡبَغِی فِی اُمَّتِی أنۡ یَسۡجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَلَوۡكَانَ یَنۡبَغِی أنۡ یَّسۡجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔باغ میں بکریاں تھیں۔انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ أتاه آت فقال: یارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق علیهم ، فنهض رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (فذكر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)فقال اصحابه: یا رسول الله! بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوۡ كُنۡتُ آمُرَ أَحَدًا مِنۡ أُمَّتِی أنۡ یَّسۡجُدَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ لَأَمَرۡتُ النِّسَآءَ أنۡ یَّسۡجُدۡنَ لِأَزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا۔حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۳۶ ☆
ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا
۱۵۵۸۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔ اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له ، فقال المسلمون : نحن احق أن نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالىٰ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له ، فقال اصحابه : یا رسول الله ! تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: أُعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے۔ ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔ اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی ا للہ تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ، فجاء لما یحمل فلم یقدر احد ان یدخل علیه الا تخبطه ، فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشی علیك یا رسول اللہ ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: یارسول اللہ ! کنا احق بالسجو د من ھذه البهیمة ، قال: لَوْ یَنْبَغِی لِشَیْءٍ مِّنَ الْخَلْقِ أنْ یَّسْجُدَ لِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ یَنْبَغِی لِلْمَرْأۃِ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کردیا۔ جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے، فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔ اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔ حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔ فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفاره فرأینا عجبا من ذلك ، ثم مضینا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : یا رسول اللہ ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی ،و لی فیه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعا نی انفسهما ، و حائطی و ما فیه ، لا یقدر أحد أن یدنو منهما ، فنهض نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : یا نبی اللہ !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح، فلما ا نفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم ، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم ، ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰، ۳۷۴/۱۲

الباب و نظر ا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برکا ، ثم سجد ا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم برأسھما ثم دفعھما الی صاحبھما فقال : استمعلھما و احسن علفھما ، فقال القوم : یا نبی اللہ! تسجد لک البھائم فما للہ عندنا بک احسن من ھذا حین ھدانا اللہ من الضلالۃ و استنقذنا بک من المھالک ، افلا تاذن لنا فی السجود لک ؟ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّالِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ أَحَدًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ بِالسُّجُوْدِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ ہم نے ایک عجب دیکھا۔ ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے۔ دونوں مست ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔ کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے ۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے عرض کی : یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔ فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے ,حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔ اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا وآخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔ وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔ میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رجلا من الانصار کان

۱۵۶۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۸۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۵
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ۶/۱۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۱۶/۳۳۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کہ جملہ رجال ثقہ ہیں۔

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأُحب أن تدعولى أن يسخر هما الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشيء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هٰذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دواونٹ مست ہوگئے،انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔میرے دواونٹ مست ہوگئے ہیں۔میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔لہذا ایک مہار لائی گئی،حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا۔پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا۔پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۹

۱۵٦٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی سفر وکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتی لا یراه أحد، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض لیس فیها علم ولا شجر، فقال لی: یا جابر! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء، فانطلقنا فمشینا حتی لانکاد نری، فاذا شجرتان بینهما أربعةأذرع، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا جابر! انطلق، فقل لهذه الشجرة! یقول لك رسول الله صلیی الله تعالی علیه و سلم: ألحقی بصاحبتك حتی اجلس خلفکما، ففعلت، فرجعت حتی لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتی قضی حاجته ثم رجعنافرکبنا رواحلنا فسرنا کانماعلینا الطیریظلنا، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم معها صبی تحمله، فقالت: یا رسول الله! اِن اِبنی هذا یا خذ ه الشیطان کل یوم ثلاث مرات لایدعه، فوقف رسول الله صلی ا الله تعالی علیه وسلم، فتناوله، فجعله بینه و بین مقدمة الرحل، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اخسأعدو الله! انا رسول الله، فاعاد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ذلك ثلث مرات، ثم ناولها اياه، فلما رجعنا فکنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها کبشان تقودهما و الصبی تحمله ،فقالت: یا

۱۵٦٤۔ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/۱۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۵۵۳
السنن للدارمی، ۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۷
التمهید لابن عبدالبر، ۱/۲۲٤ ☆

رسول الله ! أقبل منى هديتى ! فوالذى بعثك بالحق ان عاد اليه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيننا فجاء جمل ناداً ، فلما كان بين السما طين خر ساجدا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار : هو لنا يا رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا عليه منذ عشرين سنة ، فلما كبرت سنة وكان عليه شحمة واردنا نحره لنقسمه بيننا غلمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبيعونه ؟ قالوا:يا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا اليه حتى ياتيه اجله ، قالوا يا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَنبَغِي لِبَشَرٍ أنْ يَّسُجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوُ كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ النِّسَآءُ لِأزُوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگو ں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے ۔ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے ۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فورا مل گئے ۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ پھر سوار ہوئے ۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہو اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے ۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے ۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔عرض کی: بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۵۶۵۔**عن** بریدة بن حصیب رضی الله تعالی عنه قال : جا ء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال: یا رسول الله ! قد اسلمت فارنی شئیا ازدادبه یقینا ، فقال : مالذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تاتیك قال: اذهب فادعها فاتا ها الاعرابی فقا ل : أجیبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمالت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت : السلام علیك یا رسول الله ! فقال الأعرابی : حسبی حسبی فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : اِرجعی فرجعت فجلست علی عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابی إئذن لی یا رسول الله ان اقبل رأسك و رجلیك ، ففعل ثم قال إئذن لی أن أسجد لك ! قال لَا یَسُجُدُ أحَدٌ لِأحَدٍ ، وَ لَوُ أمَرُتُ اَحَدًا أنُ یَسُجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرُتُ الُمَرُأةَ أنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا لِعَظُمِ حَقِّهِ عَلَیُهَا ۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔فرمایا: جابلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔اور حضور میں حاضر ہوکر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

۱۵۶۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۸۱ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱۷۲/٤
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۹ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سراقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں ۔ حضور نے اجازت دی ۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں ۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هٰذَا يَامُعَاذُ ؟ قال : أتیت الشام فوافقتهم یسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : فَلا تَفْعَلُوا ، فَإِنِّي لَوْ كُنْتَ آمُرَ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَأَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا ، وَ لَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۰/۹

۱۵۶۶۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/۴

١٥٦٧۔ **عن** معا ذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : انه اتی الشام فرأى النصارى يسجدو ن لاساقفتهم و قسيسيهم و بطارقتهم ، و رأى اليهود يسجدون لاحبار هم و رهبانهم و ربانيهم و علمائهم و فقهائهم ، فقال : لای شئ تفعلون هذا ؟ قالوا : هذه تحية الانبياء عليه الصلوٰة و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبينا ، فقال نبی الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهُمْ كَذِبُوا عَلٰى أنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوا كِتَابَهُمْ ، لَوْ أمَرْتُ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَأةٌ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَألَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں ،فقیروں ،کوسجدہ کرتے ہیں۔اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو،ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔۱۲م

١٥٦٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه انه لما رجع من اليمن قال: يارسول الله ! رأيت رجالا باليمن يسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

١٥٦٧۔ المستدرك للحاكم ، ١٧٢/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥٦/٣
الدر المنثور للسيوطى، ١٥٤/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣١٠/٤
شرح السنة للبغوى، ١٥٨/٩ ☆ التفسير للقرطبى، ١٢٥/٣
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ١٠٣/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٥٣/٢
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٢٨/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٧٥/٢٠

آئے۔عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کوسجدہ کرتے ہیں۔تو کیا ہم حضور کوسجدہ نہ کریں۔فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔اسکے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں۔اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔اول بار شام میں یہود ونصاری کو دیکھ کر آئے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ دوم ۲۲۱/۹

۱۵۶۹۔عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال: اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجد ون لمر زبان لھم ، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فانت یا رسول اللہ ! احق ان نسجد لك ، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ ، قال: قلت : لا ، قال: فَلَا تَفۡعَلُوۡا ، لَوۡ كُنۡتُ آمُرُ أَحَدًا أَنۡ يَّسۡجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرۡتُ النِّسَآءَ أَنۡ يَسۡجُدۡنَ لِأَزۡوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمۡ عَلَيۡهِنَّ مِنَ الۡحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کوسجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔میں نے عرض کی: نہ،فرمایا: تو نہ کرو۔میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔اس حق کے

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد ، 　　باب فی حق الزوج ، 　　۱۲۹۱/۱
السنن الکبری للبیھقی، 　　۲۹۱/۷ ☆ 　　المستدرك للحاکم 　　۱۸۷/۲

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتاً اس حدیث کو حسن بتایا۔حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ كُنتُ آمُرُ أَحدًا أَنُ يَسُجُدَ لِأَحدٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أَنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ كُنتُ آمُرُ أَحدًا أَنُ يَسُجُدَ لِأَحدٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أَنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ حَقَّ الزَّوُجِ عَلَى الزَّوُجَةِ اِنُ سَأَلَهَا نَفُسَهَا وَهِىَ عَلىٰ ظَهُرِ قَتَبٍ أَنُ لَاتَمُنَعَهٗ نَفُسَهَا ، وَمِنُ حَقِ الزَّوُجِ عَلَى الزَّوُجَةِ أَنُ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذُنِهٖ، فَاِنُ فَعَلَتُ جَاعَتُ وَعَطِشَتُ وَلَا يُقُبَلُ مِنُهَا ، وَلَاتَخُرُجَ مِنُ بَيُتِهَا اِلَّابِاِذُنِهٖ، فَاِنُ فَعَلَتُ لَعَنَتُهَا مَلآئِكَةُ السَّمَآءِ وَمَلآئِكَةُ الُأَرُضِ وَمَلآئِكَةُ الرَّحُمَةِ وَمَلآئِكَةُ الُعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲۹/۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۱/٤
مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۱۰/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٧٧٦، ۳۳۳/۱٦
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۹۱/۷ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٥٤/۷
الدر المنثور للسيوطى، ۱٥٤/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٥/۳
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حق الزوج على المرأة ، ۱۳۸/۱
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٥۷/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱٥۲/۲
المطالب العالية لابن حجر ، ۱٦۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤۸۰۸، ۳۳۹/۱٦

حَتّٰی تَرْجِعَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہواور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد ، قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قد عرفته ، قالت : یخنتی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة ؟فان کان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ـ قال: مِنْ حَقِّهٖ لَوْ سَالَ مَنْخَرَاهُ دَمًا أَوْ قَيْحًا فَلَحِسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِی لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ـ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳ـ المسند للحاکم، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳/۵۴ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم با بنۃ لہ فقال: یا رسول اللہ ! ھذہ ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَطِيْعِی أَبَاكِ ـ فقالت : والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبر نی ما حق الزوج علی الزوجۃ ؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلیٰ زَوْجَةٍ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا ، أَوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِيْدًا أَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ، قالت:و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : لَا تُنْكِحُوْ هُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کولیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاکم ۲۰۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۹۱/۷
الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۴/۲

حق عورت پر کیا ہے۔فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔تو مرد کے حق سے ادانہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر ناکتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاجزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجنى الزبير وماله فى الارض من مال ولامملوك ولا شيء غيرنا ضح وغيرفرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۱، ۶/ ۳۳۱

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الغيرة ، ۲/ ۷۸۶
الصحيح لمسلم، باب جواز ارداف المرأة لا جنبه ۲/ ۲۱۸
فتح البارى للعسقلانى، ۱/ ۳۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵/ ۴۱۱
الطبقات الكبرى لابن سعد، ۸/ ۱۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۳۴۷

فكنت أعلف فرسه وأستقى الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أكن أحسن أخبز، وكان يخبز جارات لى من الأ نصار وكن نسوة صدق ، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التى أقطعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على رأسى وهى منى على ثلثى فرسخ ، فجئت يوما والنوى على رأسى ، فلقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا نى، ثم قال: أخ، أخ ليحملنى خلفه، فاستحييت أن أسير مع الرجال ، وذكرت الزبير فقلت : لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ رأسى النوى ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا ركب فاستحييت منه وعرفت غيرتك ، فقال: والله ،لحملك النوى كان أشد على من ركوبك معه ، فقالت: حتى أرسل الىّ أبو بكر بعد ذلك بخادم يكفينى سياسة الفرس فكأنما أعتقنى۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز،صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی،اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکادیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تا کہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہو لیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَأَیْتُ النَّارِ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلَهَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول الله ! قال: بِکُفْرِهِنَّ ، قیل : یکفرن بالله ، قال: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ،وَیَکْفُرْنَ الْإِحْسَانَ،لَوْ أَحْسَنْتَ اِلیٰ اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأتْ مِنْکَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت: انی رسولة النساء الیك ، والله ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر، ۲/۷۸۳
الصحیح لمسلم، باب الکسوف، ۱/۲۹۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۹۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۳۰۳
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۶۹ ۱، ۵/۸۶۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴، ۸/۴۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱۵۲

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهی تهوی مخرجی الیك ، الله رب الرجال والنساء والٰهھن ، وانت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الرجال والنساء ، کتب الله تعالیٰ الجهاد علی الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا کانوا احیاء عند ربهم یرزقون ، فما یعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوْقِهِمْ وَقَلِیْلٌ مِّنْکُنْ مَنْ یَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہوجائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

(۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: اتت البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرأة معها صبیان لها ، قد حملت احدهماوهی تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِیْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَایَا تِیْنَ اِلیٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّیَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة قؤدی حق زوجها ، ۱/۱٤٦
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٥٢ ☆ المستدرك للحاکم ، ٤/١٧٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۳۰۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/١٥٤
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۶۰۲، ۱۱/۳۰۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/٤٧

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔انکے ساتھ دو بچے تھے۔ان میں سے ایک حمل میں تھا،اور دوسرا گود میں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں،اوراولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگراپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷)شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع بد لامس ، قال: غَرِّبْهَا ، قال: اخاف ان تتبعها نفسی ، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہرکس وناکس سے خلوت گزیں ہوجاتی ہے۔حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔فرمایا: توتم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی تزویج الابکار، ۱/۲۸۰
السنن للنسائی ، باب تزویج الزائیه ، ۲/۵۹

I.T. Majlis of DawateIslami

۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ ، فَانْكِحُوا لِاَكْفَآءٍ وَأَنْكِحُوا اِلَيْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَ اجْتَنِبُوا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لَوْنٌ مَّشُوْهٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدْنَ أَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل، باب الاكفاء، ۱۴۲/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۱۹۳
فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵
كنزا لعمال للمتقى، ۴۵۵۹۳، ۳۰۱/۱۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۱۵/۴
المغنى للعراقى، ۱۲۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱
المستدرك للحاكم، ۱۷۷/۲ ☆
۱۵۸۲۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۷، ۲۹۵/۱۶ ☆
۱۵۸۳۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۶، ۲۹۵/۱۶ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۴۲/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

١٥٨٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَزَوَّجُوا فِی الْحِجرِ الصَّالِحِ ، فَإِنَّ الْعُرُوقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

١٥٨٥۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِیَّاكُمْ وَخَضرَاءَ الدِّمَنِ ، أَلْمَرْأَةُ الْحَسنَاءُ فِی الْمَنبَتِ السُّوءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ٣٣

(٢) شریف ورذیل کا ثبوت

١٥٨٦۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ ، وَأَدَبُ السُّوءِ كَعِرْقِ السُّوءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ٣٢

١٥٨٤۔ اتحاف لاسادة للزبیدی، ١/٣٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٥٥٩، ١٦/٢٩٦
الكامل لابن عدی، ٧/٧٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٩٧
١٥٨٥۔ كنز العمال للمتقی، ٤٤٥٨٧، ١٦/٣٠٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٣٤٨
١٥٨٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٥٣٩ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١/٧٤

(۳) بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔ **عن** أبی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بھم ذریتھم، کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساء لون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔ الاتری الی قوله تعالیٰ، ولایتساء لون مع قوله عز وجل " واقبل بعضھم علی بعض یتسائلون۔

اراءة الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔ **عن** أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وسط أیام التشریق فقال: یَا أَیُّھَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ ، اِنَّ أَبَاکُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلیٰ أَعْجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلیٰ عَرَبِیٍّ ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلیٰ أَسْوَدَ ، وَلَا أَسْوَدَ عَلیٰ أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ثم قال : أَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا ؟ قالوا : یوم حرام، ثم قال: أَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا ؟ قالوا: شھر حرام ، قال: ثم قال: أَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قالوا بلد حرام ، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ دِمَائَکُمْ وَأَمْوَالَکُمْ ، کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ، فِی شَھْرِکُمْ ھٰذَا، فِی بَلَدِکُمْ ھٰذَا،أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا:بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۵۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الذکر، ۳۴۵/۲
الجامع للترمذی ابواب القرآن، ۱۱۸/۲
السنن لابی داؤد، باب فضل العلم، ۵۱۳/۲
السنن لابن ماجه باب فضل العلماء، ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱
موارد الظمئان للھیثمی، ۷۸
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۱/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۸

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچادیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان ومال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچادیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچادیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لی: أُنْظُرْ ! فَاِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلاَ أَسْوَدَ ، أَلاَ أَنَّ تَفَضُّلَهُ بِتَقْوٰی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔

ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ أَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاکُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔ اراءۃ الادب ۵۴

۲۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵
التفسیر لابن کثیر ۳۶۵/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶

(۴) نسب بدلنا حرام ہے

۱۵۹۰۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ أَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهٗ غَیْرُ أَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے باپ کے سوادوسرے کودانستہ اپناباپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءۃ الادب ۶۳

۱۵۹۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتَمٰی اِلیٰ غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِکَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۵۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۱۰۰۱/۲
الصحیح لمسلم، کتا ب الحج، ۴۴۲/۱
السنن لابی داؤد، ادب ۱۲۰، باب فی الارجل یتمی الی غیر موالیه ۱۹۷/۶
السنن لابن ماجه، باب من ادعی الی غیر ابیه ۱۹۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۰۳/۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۴/۱
السنن للدارمی، ۲۴۳/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۳۱۴
الصحیح لابی عوانة، ۲۹/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۴/۱۲
شرح السنة للبغوی، ۲۷۲/۹ ☆

۱۵۹۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیه، ۴۹۵
الجامع للترمذی، ۲۱۲۰، باب الوصة الوارث، ۳۳/۲
السنن لابن ماجه، باب لوصیة الوارث، ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۴۴/۲
السنن للدار قطنی، ۴۱/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ۵۷/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۰۲۳
کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۱۶، ۲۹۲/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴/۱۷
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۴۸/۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۶۶/۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۴۷/۲ ☆ جامع مسانید ابی حنیفه، ۵۸/۲
الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ۲۷۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۴۳۳

صَرۡفًا وَلَا عَدۡلًا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوے کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگرچہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيۡسَ عَلیٰ وَلَدِ الزِّنَا مِنۡ وِزۡرِ أَبَوَيۡهِ شَیۡءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

۱۵۹۲۔ المستدرك للحاكم ۱۱۲/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٦٧/٣
كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۱، ۳۳۲/٥ ☆

(٦) حرامی بچہ عموما بدخصلت ہوتا ہے

١٥٩٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَلَدُ الزِّنَا شَرُّالثَّلاَثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

١٥٩٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَلاَثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگران جیسے کام کرے۔ ۱۲م

١٥٩٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فَرَخُ الزِّنَا لاَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

١٥٩٦۔ **عن** أبی موسى الأشعری رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يُبْغِى عَلَى النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالِاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۲۳

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٥٩٣۔ المستدرك للحاكم ١٠٠/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٩١/٣
مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٥٧/٦ ☆ العلل المتناهية ، ٢٨٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢١١/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٦٧٢
الكامل لابن عدی، ، ٩١/٣ ☆
١٥٩٤۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٤٦/١٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٥٨/١٠
١٥٩٥۔ كنز العمال للمتقی، ١٣٠٨٩، ٣٣٢/٥ ☆
١٥٩٦۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٣٣/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٣٠٤/٣
كنز العمال للمتقی، ١٣٠٩٣، ٢٣٣/٥ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ١٠٢/٤
كشف الخفاء للعجلونی، ٥١٦/٢ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ زِنْیَّۃٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالباً ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالباً اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت : اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام ، فقال سعد :ھذا یا رسول اللہ ابن أخی عتبة بن أبی وقاص ، عھد الی انه ابنه ، انظر الی شبھه ، وقال عبد بن زمعة : ھذا أخی یا رسول اللہ ! ولد علی فراش ابی من ولیدته ، فنظر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم الی شبھه فرأی شبھا بینا بعتبة ، فقال: ھو لك یا عبد ! أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۵/۳۳۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۰۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۷۰

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/۴۷۰

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے(تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلْوِلَآءُ لَحْمَةٌ كَلَحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔نہ اسکو بیچا جاسکتا ہے۔نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیہقی، ۶/ ۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/ ۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۵، ۱۶۱۴۹ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳/ ۶۹
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/ ۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/ ۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/ ۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/ ۳۵۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ، ۲/ ۱۷۳

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہووہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلیٰ یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلآئُهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قُرَشِیٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

(۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲
السنن لابی داؤد ، باب الصدقة علی بن هاشم ، ۲۳۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۱/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۲/۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۴۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۰۴/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۶/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۷، ۴۵۶/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۳۸/۱
۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۳۵/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۶، ۳۲۴/۱۰
السنن لدار قطنی، ۱۸۱/۴ ☆
۱۶۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، ۴/ ۳۸۳ ☆
۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ۱۳۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۶۱، ۳۷۱/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۵، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۵

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَۃِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵

۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸۵/۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰
السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

۶۔اعلان نکاح

(۱)اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

۱۶۰۴۔عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:أَعْلِنُوا ھٰذَا النِّکَاحَ ، وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُو ا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کا اعلان کرو،اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو،اوراعلان کیلئے دف بجاؤ۔۱۲م

(۲)نکاح میں لوگوں کواطلاع ضروری ہے

۱۶۰۵۔ عن محمدبن حاطب الجمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ

۱۶۰۴۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعلان النکاح ، ۱/۱۲۹
السنن لابن ماجہ ، باب اعلان النکاح، ۱/۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۸۹
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۲۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۳۲
السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۸۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۶۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۳۴، ۱۶/۲۹۱
میزان الاعتدال ، ۶۶۱۷ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ۴/۵
المستدرك للحاکم ۲/۱۸۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹/۴۷
المغنی للعراقی، ۲/۴۲ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۱/۱۷۴
۱۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النکاح، ۱/۱۲۹
السنن للنسائی،کتاب النکاح ، اعلان النکاح بالصوت و ضرب الدف ، ۲/۷۵
السنن لابن ماجہ ، باب اعلان النکاح، ۱/۱۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۱۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۸۹
المستدرك للحاکم ۲/۱۸۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲۴۲
السنن لسعید بن منصور ، ۶۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۲، ۱۶/۲۹۵ ☆ شرح السنہ للبغوی، ۴/۲۶۳
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۲۶ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۵۰
آداب الزفاف للالبانی، ۹۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۴۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۵۰ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی ۵۳۰

www.dawateislami.net

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصلُ مَابَیْنَ الْحَلاَلِ وَالْحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ۔
هادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلاَ تُغَنِّیْنَ ، فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْأَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہدپن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فورا فورا اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روا نہ رکھیں، کہ لاطاعة لاحد فی معصیة اللہ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کرکے لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا اعطاء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب ونا جائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جاکر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ☆ فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہال حال خصوصاً زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ او رحد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا اسرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ وبیجا ہے۔ صحبت بدزہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۷۸

۱۶۰۷۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی ، فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرماگئے تھے۔

۱۶۰۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاانہازفّت امرأۃ الی رجل من الانصا ر ،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَا عَائِشَۃُ ! مَا کَانَ مَعَکُمُ لَھُوٌ ، فَاِنَّ الْأُنُصَارَ یُعُجِبُھُمُ اللَّھُوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ضرب الدف فی النکاح، ۲/۷۷۳
السنن لابی داأود ، الادب، باب فی الغناء ، ۲/۶۷٤
السنن الکبری لبیھقی، ۷/۲۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/۵۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۰۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹/٤۷
مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۳۱٤۰ ☆

۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوۃ اللاتی یھد ین الخ، ۲/۷۷۵
آداب الزفاف للالبانی، ۹٤ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۱

۱۶۰۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرُسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔ هادی الناس ۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کردیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کردیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں ،فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں،اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ہم تمہارے پاس آئے،ہم تمہارے پاس آئے۔اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔۱۲م

۱۶۱۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یتغنین یقلن:تحیونا نحییکم : فوقف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ، فقال رجل: یارسول الله ! اترخص للناس فی هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں۔تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ایک مرد بولے یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں، نکاح کا خوب چرچا اور اعلان کرو۔

۱۶۰۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۱/۳ ☆
۱۶۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۳

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخلت علی قرظة بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنهما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واهل بدر ! یفعل هذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذهب ، فانه قد رخص لنا فی اللهو عند العرس ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۳۳/۹

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گا رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پر اس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب الهود و الغناء عند العرس، ۷۷/۲

خیال رہے کہ ہرلہوحرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔رہا وہ جوشادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔جیسے تینوں سنتوں کو،یعنی گھوڑے،عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تاکہ نکاح اور سفاح میں فرق ہوجائے۔حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز واعلان کے ذریعہ فرق کرو۔اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔تو اسکا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے۔اور ممانعت کی بات مردود ہے۔کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا۔جل جلالہ،وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہدیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔میانہ روی سے آگے بڑھنا۔حد سے تجاوز کرنا۔اور بس۔ ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت عند النبی صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَنَظَرْتُ اِلَيْهَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْهَبْ ، فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِی أَعْيُنِ الْأَنْصَارُ شَيْئًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ایک شخص حاضر ہوئے۔اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں،آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب النظر الی وجهها قبل خطبتها، ۴۵۶/۱

ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔ فتاوی رضویہ جدید ا/۶۱۷

۷۔ مباشرت

(۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

(۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه سلم: اِذَا أتٰی أحَدُکُمْ أھْلَهٗ فَلْیَسْتَتِرْ، وَلَا یَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِیْرَیْنِ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

۱۶۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من طاف علی نسائه بغسل واحد، ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب الحیض، ۱۴۴/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائه، الخ، ۲۰/۱
السنن للنسائی، باب اتیان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن یغتسل من جمیع نسائه، ۴۴/۱
السنن للدارمی، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۶/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲۸۰/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۰/۷ ☆
۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

۸۔نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

(۱)صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

١٦١٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

١٦١٦۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

١٦١٥۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من استطاع امنكم الباء ة ٧٥٨/٢
كنز العمال للمتقی، ٤٤٤٠٨، ٢٧٢/١٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢٨٦/٥
المغنی للعراقی، ٢٣/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٨٣٠
تاريخ اصفهان لابی نعيم ٢٤٤/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٥٢/٤
١٦١٦۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی فضل النكاح، ١٣٤/١
المغنی للعراقی، ٤١/٣ ☆

۱۶۱۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا مَعۡشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡکُمُ الۡبَاءَ ۃَ فَلۡیَتَزَوَّجۡ ، فَاِنَّهٗ أغَضُّ لِلۡبَصَرِ وَأحۡصَنُ لِلۡفَرۡجِ وَمَنۡ لَمۡ یَسۡتَطِعۡ فَعَلَیۡهِ بِالصَّوۡمِ ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کر دیں گے۔

۱۵۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۴۴۹/۱

السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۶/۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱

الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۹

فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۶/۹ ☆ المعجم الکبری للطبرانی، ۱۴۹/۱۰

۳۸۱

کتاب الطلاق

۱۔طلاق کی شرعی حیثیت

(۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔**عن** عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اَلطَّلَاقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض ومکروہ ہے۔مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔اگر دیگا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔اور مرد وعورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد وعورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۶۰۲/۵

فتاوی رضویہ ۵/ ۷

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد،	باب کراهیة الطلاق،		۲۹۶/۱
السنن لابن ماجه ،	باب الطلاق،		۱٤٦/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۰/۱ ☆	التفسیر للبغوی،	٦٥/۲
شرح السنة للبغوی،	۱۹٥/۹ ☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۳۹۱/٥
الکامل لابن عدی،	٤٦۱/٦ ☆	الدر المنثور للسیوطی،	۲۸۸/۱
التفسیر لابن کثیر ،	۳۸۲/۲ ☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۷۲/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۹۷۱۲،			

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ! فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَایُحِبُ الذَّوَّاقِیۡنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۲/۴۶۴

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَااسۡتَحۡلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۶

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔**عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان الناس اوالرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة ان طلقها مأة مرة أو أکثر حتی قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبینین منی ولا او

۱۶۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۹/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۹۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۱۹۱ ☆ تنزیه الشریعة للابن عراق، ۲/۲۰۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۱ ☆ الکامل لابن عدی،
۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۹ ☆
۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الطلاق و اللعان ، ۱/۱۴۳
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۳۳ ☆

دیك أبدا قالت:و كيف ذاك ؟قال: أطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضى راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فأخبرتها ، فسكتت عائشة حتى جا ء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته فسكت النبى صلى الله تعالىٰ عليه سلم حتى نزل القرآن ، أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ أَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِإِحۡسَانٍ ، قالت عا ئشة رضى الله تعالىٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من كان طلق ومن لم يكن طلق ۔

فتاوی رضویه ۸۲/۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے۔خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لونگا۔وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔۱۲م

۱۶۲۲۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:لم يكن للطلاق وقت يطلق اِمرأته ثم يراجعها مالم تنقضى العدة ، وكان بين رجل وبين اهله بعض مايكون بين الناس ،فقال: والله ! لا تركنك لا ايما ولا ذا ت زوج ، فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله فيه ، أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ أَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِإِحۡسَانٍ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،يراجعها فى الواحدة والثنتين،وليس فى الثلاثة رجعة حتى تنكح

۱۶۲۲۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۳۳۳/۷

زوجا غیرہ۔　　فتاوی رضویہ ۵/۷۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔کوئی شخص اپنی بیوی کوطلاق دیتا پھراس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھراس شخص نے اسکوطلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کرلی اور اس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتا ن الآیة، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ایک یا دوتک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزرجائے۔۱۲م

(۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فقالت: انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی ، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبیر ومامعه الامثل هدبة الثوب ، فقال: أَتُرِیُدِیۡنَ أَنۡ تَرۡجِعِی اِلیٰ رِفَاعَةَ ؟ قالت: نعم ، قال: لَا ، حَتّٰی تَذُوۡقِی عُسَیۡلَتَهٗ وَیَذُوۡقَ عُسَیۡلَتَكِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال الامراته انت علی ، ۷۹۲/۲
السنن لابن ماجه　باب الرجل یطلق امراته ثلثا ، ۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد ، الطلاق　باب البینونة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح الخ ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۳/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۷۴/۴

شادی کرلی۔لیکن وہ نامرد ہیں۔سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔یعنی جب تک جماع نہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے،اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔**عن** مجاهد رضى الله تعالى عنه قال: كنت عند ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فجاء ه رجل فقال:انه طلق امرأته ثلاثا ، قال: فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ، ثم قال: ايطلق احدكم فيركب الحموقة ، ثم يقول : يا ابن عباس ! يا ابن عباس ! وان الله قال: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا ، عصيت ربك و بانت منك امرأتك ، وان الله تعالىٰ قال: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قَبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه ، باب المحلل و المحلل له ، ۱/۱۴۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۴۶
۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد ، باب بقية نسخ المراجعة ، ۱/۲۹۸

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں ۔حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۴٦

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱٦۲٦۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: اِنی طلقت امرأتی مائة تطلیقة ، فما ذا تری علی؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱٦۲۷۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی بمائتی تطلیقات فقال: ما قیل لك ؟فقال: قیل لی :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مایقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱٦۲٦۔ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۲۸٤/۲

۱٦۲۷۔ المؤطا لمالك ۱۹۹

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابن عباس وابا ھریرة وعبد اللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھم سئلوا عن البکر یطلقھا زوجھا ثلاثا ، فکلھم قال: لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہوکر صحبت نہ ہوجائے۔اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: انی طلقت امرأتی تسعا وتسعین فقال لہ ابن مسعود : ثلاث ،تبنھاو سائرھن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: انی طلقت امرأتی الفا فقال لہ علی: بانت منک بثلاث ، وقسم سائرھن علی نسائک۔

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد ، باب نسخ المراجعه ، ۲۹۹/۲

۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا ، ۳۹۵/۶

۱۶۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کردے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویة بن ابی یحیی رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه ان اباه طلق امرأته الف تطلیقة، فانطلق عبادة فسأله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصیة الله تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدواناوظلما، ان شاء عذبه الله ان شاء غفر له۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسوستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع،

۱۶۳۲۔ المصنف لعبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۳/۶

الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی کرلیا۔ یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔ اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا ورسول تین طلاقیں لگاتار دینے کا مرتکب ہوا۔ اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔ اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔ یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔ انکی تقلید حلال نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۶

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها ، وان طلقهاثلاثا فنسخ ذلك، فقال: الطلاق مرتان الآية ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔ خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔ یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروة بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنهماقال: كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل أن تنقض عدتها كان ذلك له وان طلقها الف مرة، فعمد رجل الى اِمرأته فطلقهاحتى اذا جاء وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال: والله ! لا اٰويك لى ولا تحلين أبدا، فانزل الله تعالىٰ: أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَإِمُسَاكٌ بِمَعُرُوُفٍ أَوُتَسُرِيُحٌ بِإِحُسَانٍ۔

۱۶۳۳۔ السنن لابی داؤد ، الطلاق، باب فى نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث، ۱/۲۹۷
السنن للنسائى، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلث، ۲/۱۰۳
۱۶۳۴۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۶۰۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کرلیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کرلی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۷۸۳/۵

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہوجاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهی حائض،فذكر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت:أيحتسب، قال: فَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہیئے کہ وہ رجعت کرلے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔۱۲م

۱۶۳۶۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال:قال رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مُرْهُ فُلْيُرَاجِعهَا ، قلت :تحتسب ؟قال: أ رَأَيْتَهٗ اِنْ عَجزَ وَاسْتُحمَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد ، ۷۹۰/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۴۸/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۶/۷
۱۶۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد ، ۷۹۰/۲

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: حسبت على تطليقة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: طلقت امرأتى على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهى حائض ،فذكر ذلك عمر لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مُرُهُ فَلْيُرَاجِعُهَا ، ثُمَّ لُيَدَعُهَاحَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيُضَ حَيُضَةً أُخْرٰى، فَاِذَا طَهَرَتُ فَلُيُطَلِّقُهَا قَبُلَ أَنُ يُجَامِعَهَا أَوُيُمُسِكُهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِىُ أَمَرَ اللّٰهُ أَنُ يُّطَلِّقَ بِهَاالنِّسَآءَ، قال عبيدالله: قلت: لنافع، ما صنعت التطليقة؟ قال: واحدة اعتدبها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آ کر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہ ہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا لله رضى الله تعالىٰ عنهما ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: طلقت امرأتى وهى حائض ، فذكر ذلك عمر للنبى صلى

۱۶۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا طلق الحائض يعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۴٦/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم طلاق الحائض، ۴۷٦/۱
۱۶۳۹۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم طلاق الحائض ، ۴۷٦/۱

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرُهُ فَلْيُراجِعُهَا حَتّٰى تَحِيُضَ حَيُضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰى حَيُضَتِهَا أَلَّتِى طَلَّقَهَا فِيُهَا، فَإِنُ بَدَالَهٗ أَنُ يُّطَلِّقُهَافَلْيُطَلِّقُهَا طَاهِرًا مِنُ حَيُضَتِهَا قَبُلَ أَنُ يَّمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلُعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ ، وكان عبد الله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله كماامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔　　فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

۱٦٤٠۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطليقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔۱۲م

۱٦٤١۔ **عن** اِبن سير ين رضی الله تعالیٰ عنه قال: مكثت عشرين سنة يحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان يراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحديث حتی لقيت ابا خلاب يونس بن جبير الباهلی وكان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطليقة وهی حائض، فامر ان يراجعها، قال: قلت:افحسب عليه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

۱٦٤٠۔ الصحيح لمسلم ، 　باب تحريم طلاق الحائض ، 　٤٧٦/١

۱٦٤١۔ الصحيح لمسلم ، 　باب تحريم طلاق الحائض ، 　٤٧٧/١

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابو خلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱٦٤٢۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر، فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت: فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لااعتدبها وان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱٦٤٢۔ الصحيح لمسلم، 　باب تحريم طلاق الحائض ، 　۱/٤٧٧

السنن للدار قطنى، 　٤/٦

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگرچہ میں نے حماقت کی۔اور جلد بازی میں حکم الہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔ ۱۲م

۱۶۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ طلق امرأتہ وھی حائض، فاتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فجعلھا واحدۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۷۸۴/۵

(۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱۶۴۴۔ **عن** أبی تمیمۃ الھجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا قال لامرأتہ یا اخیۃ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أُخْتُکَ ھِیَ، فکرہ ذلک ونھی عنہ۔

حضرت ابوتمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔

اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شئ کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہوتو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

۱۶۴۳۔ السنن الکبری للبیہقی،　۳۲۶/۷

۱۶۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراتہ یا اختی،　۳۰۱/۱

السنن الکبری للبیہقی، ۳۶۶/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۷۵/۹

التفسیر لابن کثیر، ۶۵/۸ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

١٦٤٥۔ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَأَتُهٗ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرمارہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم ۔کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مرہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ كما نقل العلامة الزرقانی فی شرح المؤطا عن الکافی انها مسئلة قلدنا فيها عمر ليست مسئلة النظر ۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی ،وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کمافی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

١٦٤٥۔ السنن للدار قطنی، ٤٢١/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٧٦، ٤٥١/٢
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤٠٣، ☆ نصب الراية للزيلعی، ٤٧٣/٣

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چار سالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

کتاب البیوع

ا۔کسب حلال وحرام

(۱) کسب حلال کی فضیلت

۱٦٤٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: طَلَبُ كَسُبِ الْحَلاَ لِ فَرِيُضَةٌ بَعُدَ الْفَرِيُضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

۱٦٤٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلیٰ كُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱٦٤٨۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاأَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيُرًا مِنُ أنُ يَّاكُلَ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاؤُدَ عَلَيهِ السَّلاَمُ كَانَ يَأكُلُ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

۱٦٤٦۔ المعجم الکبر للطبرانی، ۱۰/۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۱ ٤/۹
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/۱۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵
۱٦٤٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/٥٤٦
كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱٦٤ ☆ الکامل لابن عدی، ٦/۲٦۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲٥ ☆
۱٦٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۱۳۱ ☆ الترغییب و الترهیب للمنذری، ۱/٥۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤/۳۰۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/٤۲۹
کنز العما ل للمتقی، ۹۲۲۳، ٤/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/٦
التفسیر للبغوی، ۳/۲۸۸ ☆

۱٦٤٩ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱٦٥٠ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ ، مَنِ اكْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِى حِلِّهٖ وَأَنْفَقَهٗ فِى حَقِّهٖ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَوْرَدَهٗ جَنَّتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

۱٦٥١ـ **عن** خولة بنت قيس امرأة سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضى الله تعالىٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ۔

۱٦٤٩ـ السنن لابن ماجه ، باب الحث على المكاسب ، ۱/۱٥٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۷۸ ☆ التاريخ الكبير للطبرانى، ۱/٤۰۷
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/۳۰۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۹۲۲٥، ٤/۸
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/٤۸۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳٤۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۳٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٦۲۰۹
۱٦٥٠ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۲/٥٥۲ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۱/۱۹۰
الدر المنثور للسيوطى، ٤/۲۰٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/۲٤٦
كنزا لعمال للمتقى، ٦۰۷٦، ۳/۱۸٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦۹٦۲
اتحاف السادة للزبيدى، ، ٦/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۲٦۰
۱٦٥۱ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يحذر من زهرة الدنيا ، ۲/۹٥۱
الصحيح لمسلم ، باب التحذير من الاغترار بزينة الدنياء ۳/۳۳٦
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اخذ المال ، ۲/٦۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۱٥۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۲۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۷۳۷۸ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِجُمَلُوا فِی طَلَبِ الدُّنیَا، فَاِنَّ کُلَّ مُیَسَّرٍ لِمَا کُتِبَ لَہٗ مِنُھَا ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:یَا أَیُّھَا النَّاسُ ! اِتَّقُوا اللّٰہَ وَاجُمَلُو ا فِی الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفُسًا لَنُ تَمُوُتَ حَتّٰی تَسُتَوُفِیَ رِزُقَھَا، فَاِنُ أَبُطَأَ مِنُھَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ ، وَاجُمَلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوُا مَا حَلَّ وَ دَعُوُا مَا حَرَّمَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ **عن** أبی أُمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب الافقصاد فی طلب المعیشۃ ، ۱۵۶/۱
المستدرک للحاکم ۳/۲ ☆ الترغیب و الترھیب لمنذری، ۵۳۴/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۲۶٤/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱ ، ۲۰/٤ ☆

۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ ، ۲۵۶/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۱۰۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۳٤/۲

۱۶۵٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۰٤/۱٤
المتھید لابن عبد البر ، ۲۸٤/۱ ☆ مسند الشھاب ۱۱۵۱

الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ رُوحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رَوْعِي ، اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ أَجلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاجمَلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدُكُمْ اِسْتِبْطَآءَ الرِّزْقِ أَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا يَنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمراوراپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو خدا سے ڈرواورنیک طریقے سے تلاش کرو۔اورخبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوبَ ذُنُوبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُومُ فِي طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو،نہ روزہ ہو،نہ حج ہو،اورنہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔جوآدمی کوتلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۱۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۶/۴۷۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۹۷
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۱۸۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۴۸
السلسة الضعيفة للالبلبانی ۹۲۴ ☆
۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۱۲۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۴/۳۲۵ ☆ الدرا لمنثور للسيوطی، ۱/۳۳۷
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۲/۵۲۴ ☆

جلده و نشطه ، فقالوا: یا رسول الله ! لو کان هذا فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلٰی نَفْسِهٖ یَعُفُهَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلٰی أَبَوَیْنِ شَیْخَیْنِ کَبِیْرَیْنِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی رِیَآءً وَّمُفَاخِرَةً فَهُوَ فِی سَبِیْلِ الشَّیْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

(۴) تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَیْسَ بِخَیْرِکُمْ مَنْ تَرَکَ دُنْیَاهُ لِآخِرَتِهٖ وَلَاآخِرَتَهٗ لِدُنْیَاهُ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا،فَاِنَّ الدُّنْیَابَلَاغٌ اِلَی الْآخِرَةِ ، وَلَا تَکُوْنُوْا کَلًّا عَلَی النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے،بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

۱۶۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۰۰

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

١٦٥٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: يا رسول الله ! اى الكسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَ كُلُّ بَيۡعٍ مَبۡرُوۡرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

١٦٥٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ الۡعَبۡدَ الۡمُوۡمِنَ الۡمُحۡتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

١٦٦٠۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنۡ أَمۡسٰى كَالًّا مِنۡ عَمَلِ يَدِهٖ أَمۡسٰى مَغۡفُوۡرًا لَهٗ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہوجائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

١٦٥٨۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٤/٣٣٠ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٦٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١٤١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٣/٣
اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٤١٥ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/٥٢٣
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢/٢٠ ☆ المغنى للعراقى، ٢/٦٢
الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٤٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ٩٢٥٣، ٤/١٣
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١١٧٢ ☆ الجامع الصغير لسليوطى، ١/٨١

١٦٥٩۔ مجع الزوائد للهيثمى، ١٠/٢٠٠ ☆ مجمع الجوامع للسيوطى، ٥٢١٦
الدر المنثور للسيوطى، ٦/٢٤٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٨/٥٠٦
كشف الخفا للعجلونى، ١/٢٩١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/١١٦
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١٨٧٧

١٦٦٠۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/٥٢٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٦٢
اتحاف السادةللزبيدى، ٦/٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٩٢١٤، ٤/٧
المغنى للعراقى، ٢/٩١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٥١٩

ہوگی۔

۱۶۶۱۔ **عن** رکب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : طُوبیٰ لِمَنْ طَابَ کَسْبُہٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۰

(۸) کسب حلال ضروری ہے

۱۶۶۲۔ **عن** صفوان بن امیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء ہ عمروبن قرۃ فقال: یا رسول اللہ ! ان اللہ قد کتب علی الشقوۃ ، وما ارانی ارز ق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشۃ ! فقال:لَا اِذْنَ لَکَ وَلَا کَرَامَۃَ وَلَا نِعْمَۃَ، اِبْتَغِ عَلیٰ نَفُسِکَ وَعَیَالِکَ حَلَالًا ، فَاِنَّ ذٰلِکَ جِھَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ عَوْنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَۃُ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمروبن قرہ آئے۔ اورعرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطافرمادیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اورنہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اوراپنے گھروالوں کیلئے حلال روزی حاصل کروکہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ۱۲م

۱۶۶۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۶۱۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۵۴۷

۱۶۶۲۔ الاصابہ فی معرفۃ الصحابۃ لابن حرم ۴/ ۵۵۶

۱۶۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ۱/۳۱۹

الصحیح لمسلم ، زکوٰۃ ، باب النھی عن المسئلۃ ، ۱/۳۳۳

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النھی عن المسئلۃ ، ۱/۸۶

علیه وسلم: وَالَّذِی نَفُسِی بِیَدِهٖ لَأَنُ یَّاخُذَ أَحدُکُم حَبلَهٗ فَیَذُهَبَ بِهٖ اِلَی الُجَبَلِ فَیَحُتَطِبَ ثُمَّ یَأتِیَ بِهٖ فَیَحُمِلَهٗ عَلیٰ ظَهُرِهٖ فَیأکُلَهٗ خَیرٌ لَهٗ مِنُ أنُ یَّسُألَ النَّاسَ ، وَلَأنُ یَّاخُذَ تُرَابًا فَیَجُعَلَهٗ فِی فِیُهِ خَیرٌ لَهٗ مِنُ أنُ یَّجُعَلَ فِی فِیُهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیُهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خدا کی قسم ! آدمی رسی لیکر پہاڑکو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادکر لائے۔اسے بیچ کر کھائے۔تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔اور منہ میں خاک بھرلینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۲۳

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔**عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَمَنُ الُکَلُبِ خَبِیُثٌ ، وَمَهُرُ الُبَغِیُ خَبِیُثٌ ، وَکَسَبَ الُحَجَّامِ خَبِیُثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاۃ ، الاستحفاف عن المسئلة ، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۳
شرح السنة للبغوی، ۶/۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۶/۴۹۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۱۷ ☆ المؤطا لمالك، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم ، مساقاۃ ، ۹ باب تحریم ثمن الکلب ، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد ، البیوع، باب فی کسب الحجام ، ۲/۴۸۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱/۱۵۳
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ثمن الکلب ، ۱/۱۵۷
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۵۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴٦٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٤/۳۷۵
التمهید لابن عبد البر، ۲/۲۲٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٦۲
التفسیر لابن کثیر ، ٦/۵۹ ☆

www.dawateislami.net

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

۱٦٦٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: مَنْ رُزِقَ فِی شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۱

۱٦٦٥۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸٦، ۱۹/٤　☆　الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۸
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۹۷٦/۲　☆　المغنی للعراقی، ۲٤٥/۱

۲۔خرید وفروخت

(۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

۱۶۶۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی أن یستام الرجل علیٰ سوم أخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

۱۶۶۷۔ **عن** حکیم بن حرام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع ما لیس عنده ۔

حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

۱۶۶۸۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا أنْ یُّضِیعَ مَنْ یَّقُوتُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہ ہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

۱۶۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه ۳/۲

۱۶۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۲/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶٤/۲

۱۶۶۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی صلة الرحم، ۲۳۸/۱

المستدرك للحاکم ٤۱۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱٦۰/۲

السنن الکبری للبیهقی، ٤٦۷/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۵/٤

المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵٤/۱

شرح السنة للبغوی، ۳٤۲/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱٦۷/٤

التفسیر للقرطبی، ۱٤۹/٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱٦۵/۲

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَامِنْ عَبْدٍ يَّبِيْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ **عن** معقل بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ بَاعَ عِقْرَدَارٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا يَتْلُفُهٗ۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز وسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہوجاتا ہے۔ ۱۲م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شئ زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہوا اور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱۶۶۹۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۸/ ۲۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/ ۱۱۰
كنز العمال للمتقى، ۵۴۴۳، ۳/ ۵۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۴۹۳
۱۶۷۰۔ كنز العمال للمتقى، ۵۴۴۲، ۲/ ۵۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۲۰
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/ ۳۲۷ ☆
۱۶۷۱۔ السنن لابى داؤد، باب فى الرجل بيع ما ليس عنده، ۲/ ۴۹۵

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔اب نوٹ کی بیع روپئے کے عوض جائز ہوگی اگرچہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: واحل الله البیع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔قال البنی صلی الله تعالیٰ عله وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم ۔اور یہ زیادہ قیمت دینا اگرچہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگرچہ اولی نہیں۔درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجة القرض ، یجوز و یکرہ والله تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۶) روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔**عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِیْعُوا کَیْفَ شِئْتُمْ بَعْدَ أَنْ یَّکُوْنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ٤/٤

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور درمختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

۳۔غبن وغصب وعاریت

(۱)غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔ **عن** الحسین بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَأْجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۶

(۲)غصب کا وبال

۱۶۷۴۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَیُّمَا رَجُلٌ ظَلَمَ شِبرًا مِنَ الْأَرُضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِىَ بَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْأً مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ، لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۵/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۷، ۱۹/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۲/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۸۲/۲
۱۶۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰٤/۵
الترغیب و الترهیب للمنذی، ۱۵/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲٤۰

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔　　فتاوی رضویہ ۱۴۰/۸

(۳) عاریت کا مال واپس کرے

۱٦٧٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۱۳/۴

www.dawateislami.net I.T. Majlis of Dawateislami

١٦٧٥۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما جاء فی سبع ارضين، ٤٥٤/١

المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٧/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٩٨/٦

مجمع الزوائد للهيثمی، ١٧٦/٤ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ٩٩/١

حلية الاولياء لابی نعيم، ١٨١/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٠٣٤٩، ٦٣٩/١٠

تاريخ بغداد للخطيب، ٢٧١/١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ١٦/٣

المصنف لابن ابی شيبة، ٥٦٥/٦ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ١٩/١

١٦٧٦۔ السنن لابن ماجه، العاربة، ١٧٥/٢ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ٨/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطیء، ٣٣٨/٢

السنن الكبرى للبيهقی، ٩٠/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٤١/٥

شرح السنة للبغوی، ٢٢٦/٨ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٥٣/٣

المعجم الكبير للطبرانی، ٢٥٢/٧ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٣٧٦/٣

المصنف لابن ابی شيبة، ١٤٦/٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٥٠٠/١

كشف الخفاء للعجلونی، ٩٠/٢ ☆

۴۔اجرت ومزارعت

(۱)اجرت ادا کرو

۱۶۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:قال الله تعالیٰ : ثَلٰثَةٌ أَنَا خَصمُهُم یَومَ القِیَامَةِ ، رَجُلُ أُعطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَکَلَ ثَمَنَهٗ ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أَجِیرًا فَاستَوفٰی مِنهُ وَلَم یُعطِ أَجرَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی ، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۸/ ۱۴۷

(۲)تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱۶۷۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرو ابماء فیهم لدیغ او سلیم ، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فیکم من راق ؟ اِن فی الماء رجلا لدیغا اوسلیما ، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فکرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدمو ا الی المدینةفقالوا: یا رسول الله ! اخذ علی کتاب الله اجرا ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۶۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من با ع حرام، ۲۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب اجر الاجرا ، ۱۷۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱٤/٦ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۵۹/۲
نصب الرایة للزیلعی، ۱۳۲/٤ ☆

۱۶۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشرط فی الرقیة الخ، ۸۵٤/۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤۳۰/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۳۳۵/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۳۱،
کنز العمال للمتقی، ۹۳۳۹، ۳۰/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤۵۱/٤

و سلم: اِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُم عَلَيهِ أَجرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کوسانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کر دیا۔وہ ٹھیک ہوگیا۔اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔۱۲م

۱۶۷۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب فلم یقروهم ، فبینما هم كذلك اِذ لدغ سید اولٰئك فقالوا: هل معكم من دواء أوراق؟ فقالوا انكم لم تقرو نا ولا نفعل حتی تجعلو ا لنا جعلا، فجعلو لهم قطیعا من الشاة ، فجعل یقرء بأُم القرآن ویجمع بزاقه وتیفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتی نسأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدرَاكُ أَنَّهَا رُقيَةٌ ، خُذُوهَاوَاضرِبُوا لِی بِسَهُمٍ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

۱۶۷۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۷/۳ ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۷۹۸۵
السنن للدار قطنی، ۹۵/۳ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳۱۸/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۱/۱ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۸۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۸

۱۶۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرقی بالقرآن و المعوذات ، ۸۵۴/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاجرة علی الرقبة ، ۲۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۴/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۱۳/۱ ☆

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ توانہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس جگہ پر تھوک دیا۔ اسکی تکلیف دور ہوگئی۔ وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔ حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت وتعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلموا القرآن ولا تاكلوا به، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدۃ القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱٦٨٠۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهماقال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلَمْ تَرٰى اِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفَوْا أُجُوْرَهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔ اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱٦٨١۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

۱٦٧٠۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱٨٤

۱٦٨١۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱٨٤

علیہ وسلم: أَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی أجْرُہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عامل کواسی وقت اجرکامل دیاجاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۸ ۷۷

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: علمت ناسا من اھل الصفۃ القرآن والکتابۃ فاھدی الی رجل منھم قوسا ، فقلت : لیست بمال وارمی عنھا فی سبیل اللہ ، فسألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنھافقال: اِنْ سَرَّکَ أنْ تُطَوَّقُ بِھَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبِلْھَا۔ فتاوی رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کوقرآن کی تعلیم دی اورلکھنا سکھایا۔تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگرتم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہوتو قبول کرلو۔۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: مَنْ لَمْ یَذَرِ الْمُخَابَرَۃَ فَلْیُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جوبٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذاہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۱/۱۵۷

۱۶۸۳۔ السنن لابی داؤد، البیوع ، باب فی الخابرۃ ، ۲/۴۸۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اوراسی پر فتوی قرار پایا۔
فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳

۵۔قرض وسود

(۱)ہرقرض جس سے منفعت مقصود ہوسود ہے

۱۶۸۴۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَرِبٰوا۔

حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرقرض جومنفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵

(۲)سود کی لعنت

۱۶۸۵[ع]۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا و مأکله و شاهد یه و کاتبه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے سود کھانے والے،کھلانے والے،اوراسکے گواہ وکاتب پرلعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۵

۱۶۸۶۔**عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا ومؤ کله و کاتبه وشاهدیه وقال: هم سواء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۸۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۳۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۱۶، ۶/۲۳۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۲۳۵ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۳۷۳

۱۶۸۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکل الربوا ۱/۱۴۵
السنن لابن ماجه ، باب التغلیظ فی الربا، ۱/۱۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۶
السنن لابی داؤد، باب فی اکل الربوا، ۲/۴۷۳

۱۶۸۶۔ الصحیح لمسلم ، باب الربوا، ۲/۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۴۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۳۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۷

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔ فتاوی رضویہ ۷/۷۵

(۳) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ **عن** كعب الأحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال: لان ازنى ثلث وثلثين زنية احب الى من ان آكل درهما ربا يعلم الله انى اكلته من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبيح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

۱۶۸۷۔ المسند الحمد بن حنبل، ۵/۲۲۵

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔جس کے باعث بال بچوں کونفقہ نہ پہونچ سکے گا۔اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہوتو خود ظاہر۔اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاًشریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔انہیں اگرچہ وہ انعام لینا حرام ہےاور جس چیز کالینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴)سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنِيَّةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰی بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے،اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً يَزْنِيُهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲۴

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۳

۱۶۹۰۔ **عن** عبد الله بن حنظلة غسیل الملائکة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دِرُهَمُ رِبَا یَأْکُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ یَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍ وَّثَلٰثِیْنَ زَنِیَةً۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۶۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الدِّرْهَمَ یُصِیْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِی الْخَطِیْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِیْنَ زَنِیَةً یَزْنِیْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالی کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

۱۶۹۲۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَدِرُهَمُ رِبَا أَشَدُّ جُرُمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ زَنِیَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۶۹۰۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۴۶/۵
کنز العمال للمتقی، ۹۷۶۱، ۱۰۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۸۲۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۶/۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۵/۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۶/۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۷۳/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۹۱/۲
۱۶۹۱۔ اتحاف السادة للزیدی ، ۷۳۵/۷ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۷۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷/۳ ☆ الدر المنثور لسیوطی، ۳۶۴/۱
المغنی للعراقی، ۱۳۹/۳ ☆ الکالمل لابن عدی،
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۸۳/۲ ☆
۱۶۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۷۸۰، ۱۰۹/۴ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُ هَا كَالَّذِی يَنْكَحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلرِّبَا سَبْعُوْن بَا بًا أَدْنَا هَا كَا لَّذِی يَقَعُ عَلیٰ أُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم:اِنَّ الرِّبَا أَبْوَابُ، أَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَ فَجْرَةٌ كَاِضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۷۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵۳۷/۷
الترغيب وا لترهيب للمنذری ، ۸/۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۵۰۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۵ ، ۱۰۵/٤ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲۳/۳
۱۶۹٤۔ السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۶/۳ ☆
۱۶۹۵۔ الجامع الكبير للطبرانی ۲۵٤/۲ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَا هُنَّ مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:سود کے بہتر دروازے ہیں۔ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِی يَأْتِی أُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸/۳۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/۳۲۷

۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱

الکامل لابن عدی، ۶/۳۹۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۷

علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۷

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۸۴

کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۴/۱۰۵ ☆ المطالب العالیة لابن حج، ۲۷۰۵

۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶، ۴/۱۰۵

۱۶۹۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلَ أَنْ يَّنْكَحَ الرَّجُلَ أُمَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الرِّبَا نِيْفَ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَهْوَنُهُنَّ مِثْلَ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ فِي الْإِسْلَامِ ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا أَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی الله تعالیٰ عنهم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها كمن أتى أُمه فی الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثین زنیة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔ اور سود کا ایک درم کئی

۱۶۹۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲٦٦/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۷٦/۱

۱۷۰۰۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۹٦/٦
۱۷۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/٤
۱۷۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/٤

اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الربا ثلثۃ وسبعون حوبا، ادناھا کمن اتی امہ فی الاسلام ،ودرھم من الربا کبضع وثلثین زنیۃ ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا،اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔　　فتاوی رضوی ۸۲/۷

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء بلال بتمر برنی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مِنُ أَیُنَ ھٰذَا ؟فقال بلال: تمر کان عندنا ردئ فبعت منہ صاعین، بصاع لمطعم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلک:أَوَّہٗ عَیُنُ الرِّبَا، لَاتَفُعَلُ ، وَلٰکِنُ اِذَا أَرَدُتَ انُ تَشُتَرِیَ التَّمَرَ فَبِعَہُ بِبَیُعٍ آخَرَ ثُمَّ اشُتَرِبِہٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دوصاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تا کہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ایسا نہ کر مگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شئ کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۷۰۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱۴، ۱۹۳/۴

۱۷۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا ، ۲۶/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد بیتع تمر الخ، ۲۹۳/۱

۱۷۰۵۔ الصحیح لمسلم باب الربوا، ۲۶/۲ ☆ المؤطا لمالک ، ۲۲۳

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد البیع تمر الخ، ۲۹۳/۱

السنن الکبری لبیھقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲

فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/۴ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۱۲۶/۵

www.dawateislami.net

علیه وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاء ہ بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکل تمر خیبر هکذا ؟ قال:لا، والله! یارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعین والصاعین بالثلث ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فَلَا تَفۡعَلۡ! بِعِ الۡجَمۡعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابۡتَعۡ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیۡبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کوخیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خرید لو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

(۶) قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ أَخَذَ أَمۡوَالَ النَّاسِ یُرِیۡدُ أَدَآءَ هَا أَدَّی اللّٰهُ عَنۡهُ، وَمَنۡ أَخَذَ یُرِیۡدُ اِتۡلَافَهَا أَتۡلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جولوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردیتا ہے۔

۱۷۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اخذ امال الناس ، ۳۲۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب من ادان دینا الخ، ۱۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵٤/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤۲۹، ۲۲۱/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٤/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۹۲/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۷/۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۰
التفسیر للقرطبی، ٤۱۶/۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۸۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۹/۲ ☆

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أدَانَ دَیْنًا یَنْوِیْ قَضَآءَہٗ أدَّاہُ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی دین لیکرادا کی نیت رکھتاہواللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِیْ دَیْنًا ثُمَّ جَھَدَ فِیْ قَضَآءِہٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أنْ یَّقْضِیَہُ فَأنَا وَلِیُّہٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومیراامتی دین کابار اٹھائے پھراسکے ادامیں کوشش کرے پھر بےاداکئے مرجائے تومیں اسکاولی وکفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أُمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَفِیْ نَفْسِہٖ وَفَآءُہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضٰی غَرِیْمَہٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی دین کامعاملہ کرے اوردل میں اسکے اداکاارادہ رکھے پھرمرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزرفرمائیگااوراسکے قرض خواہ کوجیسے چاہے گاراضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۸۴

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیھقی، ۵/۳۵٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۵۰۲
کنزا لعمال للمتقی، ۱۵٤۲۷، ٦/۲۲۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۸۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۰ ☆
۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۷٤ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۵۹۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٤/۱۳۲
۱۷۰۹۔ المستدرک للحاکم ۲/۲۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۵۹۷
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤٤۵، ٦/۲۲۵ ☆

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی المسجد ، قال مسعر اراه قال: ضحی ، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیه دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرماتھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء ه یتقاضاه فقال: اعطوه فطلبوا سنه فلم یجدوا له الاسنا فوقها فقال: اعطواه فقال:او فیتنی اوفی الله لك ، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ خَیَارَکُمْ أُحسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز افتراض الحیوان ، ۳۰/۲

۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز اقتاض الحیوان ، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤٨٢/٤ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۸۸/۱

۱۷۱۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضارسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:دَعُوهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوْالَهٗ بَعِيرًا فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ ، فطلبوه فلم يجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال:اِشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خَيرَكُم أَحْسَنُكُمْ قَضَآءً ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اور اس کو دیدو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمر و قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود، تو معنیٔ ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے۔ اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلا ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی ،	باب ما جاء فی استقراض البعير ،			۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه ،	باب حسن القضاء،			۱۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	۴۱۶/۲	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۳۵۱/۵
مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۳۹/۴	☆	التمهيد لابن عبد البر،	۶۸/۴
مشکوة المصابيح للتبریزی،	۲۹۰۶	☆	تلخيص الحبير لابن حجر ،	۳۴/۳
اتحاف السادة للزبيدی،	۵۰۳/۵	☆	شرح السنة للبغوی،	۱۹۴/۸
المغنی للعراقی،	۸۳/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۴۷،	۱۰۵/۶
فتح الباری للعسقلانی،	۴۸۳/۴	☆	المطالب العالية لابن حجر ،	۱۳۸۴

لائق نہیں۔یا قابل تقسیم ہوتو جدا کر کے دے۔مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط ومشاع دی۔مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دئے۔دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔　　فتاوی رضویہ ۹۰/۷

(۸) قرضدار کومہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهٖ أَوْ مَحٰی عَنْهُ كَانَ فِی ظِلَلِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے قرض دار کومہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كَانَ فِی الْأُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنِ الْمُسْتَقْرِضِيْنَ ، إِذَا مَاتَ عَفَااللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ : إِذَا كَانَ يَعْفُوْ فَأَنَا أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کردیا کرتا تھا۔جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کردیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۷۱۳۔ الصحیح لمسلم ، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۱۸/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۳۰۰/۵ ☆ السنن للدارمی، ۲۶۲/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ۲۱۱/۶
شرح السنة للبغوی، ۱۹۹/۸ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٤۹۱/۱
۱۷۱٤۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل انظار المعسر و التجازو ،الخ، ۱۸/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۳۲۲/۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔
فتاوی رضویہ ۵/ ۴۸۸

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

کتاب الاَیمان والنذ ور

ا۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنۡ حَلَفَ عَلیٰ يَمِيۡنٍ فَرَأی غَيۡرَهَا خَيۡرًا مِنهَا فَلۡيَأتِ الَّذِیۡ هُوَ خَيۡرٌ وَ لۡيُكَفِّرۡ عَنۡ يَمِيۡنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اِنِّی وَاللّٰهُ ! اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَا أحۡلَفُ عَلیٰ يَمِيۡنٍ فَأرٰی غَيۡرَهَا خَيۡرًامِنۡهَا اِلَّا كَفَّرۡتُ عَنۡ يَمِيۡنِیۡ وَأتَيۡتُ الَّذِیۡ هُوَ خَيۡرٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۹۵۰/۵

۱۷۱۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان و النذور، ۴۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤدالطبالسی، ۱۳۸/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان و النذور، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه، باب من حلف علی یمین، ۱۵۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی، ، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۔ ۲۶۸/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۴۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۵ ☆

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحُلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ ، کَانَتُ قُرَیُشٌ تَحُلِفُ بِآبَآئِهَا فَقَالَ: لَا تَحُلِفُوُا بِآبَآئِکُمُ۔ **حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ یَنُهَاکُمُ اَنُ تَحُلِفُوُا بِآبَآئِکُمُ۔ **حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفو بآبا ئکم ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، التشیدی فی الحلف بغیر الله تعالیٰ ، ۱۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۷۷/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳۵۹/۳
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۶۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۳۳۱
۱۷۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحلفوا بآبا ئکم ، ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
الجامع للترمذی ، باب فی کراهیة الحلف بغیر الله ، ۱۸۵/۱
السنن للنسائی، التشدید فی الحلف بغیر الله، ۱۲۴/۲
السنن لابی داؤد ، الایمان والنذرور، باب کراهیة الحلف بالآباء ، ۴۶۳/۲
السنن لا بن ماجه ، باب النهی ان یحلف بغیر الله ، ۱۵۲/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۸/۱ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی ، ۲۸/۱۰
المستدرك للحاكم ، ۵۲/۱ ☆ السنن للدارمی ، ۱۸۵/۲
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۳۰/۱۱ ☆ منحة المعبود للساعاتی ، ۱۲۱۰
مناقیب الشافعی ، للبیهقی ، ۴۰۳/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۳۵۰

(۴) نذر اطاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹۔ **عن** أُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ نَذَرَ أنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَأنْ يَّعْصِيَهٗ فلَاَ يَعْصِيهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الہی (مثلا نماز وروزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۹٦٦

۱۷۲۰۔ **عن** أُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال

۱۷۱۸۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳٤۰۷ ☆ کنز العمال ، ٤٦۳۳۳، ٦۷۸/۱٦
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۷/ ۳۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۲٦
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۷/ ۵۷۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۰ / ۳
المغنی للعراقی ، ۳/ ۱۵۸ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۹/ ۱٦۰
البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر ، ٦/ ۱۳۹ ☆ مشکل الآثار للطحای ، ۱ / ۳۵٤
نصب الرایۃ للزیلعی ، ۳/ ۲۹۵ ☆ المؤطا لمالک ، ٤۸۰
۱۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب النذور فی الطاعۃ ، ۲/ ۹۹۱
السنن للنسائی ، النذر فی المعصیۃ ، ۲/ ۱۲۷
المؤطا لمالک ، ۷٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٤٦۲، ۱٦/ ۷۱۰
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/ ۳۱۳ ☆ المسند للعقیلی ، ٤/ ۱٤۰
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ٦/ ۳٤٦ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ٤/ ۱۷۵
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱/ ٤۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۱۳۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۵۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٤٤
۱۷۲۰۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النذر ۲/ ٤۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان لا نذر فی معصیۃ ، ۱/ ۱۸٤
السنن لا بی داؤد ، ایمان باب من رای علیہ کفارہ اذا کان فی لعقیہ ، ۲ / ٤٦۷
السنن لا بن ماجہ ، باب النذر المعصیۃ ، ۱/ ۱۵۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۳٤۳۵ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ٤/ ۱۷۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۲۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ٤/ ۱۸۷
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۷٤۵ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۱۰/ ۲٦۷
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦۷۹، ۱٦/ ۷۱۳

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَانَذْرَ فِی مَعْصِیَۃٍ ، وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِینٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَنْذِرُوا ، فَاِنَّ النَّذْرَ لَایُغْنِی مِنَ الْقَدْرِ شَیْأً، وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الٰہی کو نہیں ٹالتی۔ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائیگی۔جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔یہ اعتقاد فاسد ہے۔ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶۶/۵ ☆ جدالممتار ۲۱۵/۲

(۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النذر والایمان ، ۴۴/۲
الدر المنثور ، للسیوطی ، ۳۵۱/۱ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۳۴/۹
شرح السنة للبغوی ، ۲۲/۱۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۳۴۲۶

۱۷۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الایمان النذر ، ۹۸۰/۲
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الاصرار علی الیمین ، ۵۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۱۷/۲ ☆ شرح السنة ، للبغوی ، ۱۶/۱۰
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۱۷/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۴۳۶، ۷۰۵/۱۶

علیہ وسلم :لَأنْ یَّلِجَّ أحَدُکُم بِیَمِیْنِہٖ فِی أھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ أنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِی اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی ! اگر کوئی شخص اپنے اہل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

کتاب الحدود والدیات

ا۔شراب

(۱)شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمَرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲)شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَشْرَبُ الْخَمَرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لا بی داؤد باب العصير للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۵۴ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الكبرى، للبيهقى، ۵/ ۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد، للهثمى، ۴/ ۸۹
اتحاف السادة للزبيدى، ۶/ ۱۵۰ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ۱/ ۲۶۶
كنز العمال للمتقى، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر، ۴/ ۷۳
الترغيب والترهيب للمذرى، ۳/ ۲۳۹ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۷۷۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الاشربة، ۲/ ۸۳۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لا بن ابى شيبة، ۵/ ۹۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها واٰ کل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جو شراب کیلئے شیرہ نکالے،اور جو نکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی أوْ شَرِبَ الْخَمَرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأْسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔ باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك، ۱/ ۱۵۵
السنن لا بن ماجه، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه، ۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۶۔ التر غیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۲/ ۶۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸۲
السنن الکبری، للنسائی، ۱۰/ ۲۳۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۰۶، ۱۶/ ۳۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴ ☆ المسند لا بی یعلی، ۶/ ۳۸۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحْمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسَّحْرِ،وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ ، قیل: وما نہر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَّجْرِيْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِيْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے،شرابی اوراپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔اور جوشرابی بےتوبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جودوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔دوزخیوں کوانکی فرج کی بدبوعذاب پرعذاب ہوگی۔وہ سخت بدبوگندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیکی اس شرابی کوپینی پڑیگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کرکے غورکرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یااس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳)شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مُدْ مِنُ الْخَمرِاِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثْنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضوراس طرح حاضرہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴)شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔**عن** أبی أمامة الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن جنبل ، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۲۵۵

۱۷۲۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۳/ ۲۵۸

المستدرك للحاکم ، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/ ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَ بُهَا فَتُقْبَلُ لَهٗ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَايَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، فَاِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص شراب کی ایک بوند پیئے چالیس روزتک اسکی نمازقبول نہ ہو۔ اور جومرجائے اوراسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہوتو جنت اس پرحرام کردی جائیگی۔ اور جوشراب پینے سے چالیس دن کے اندرمریگاوہ زمانۂ کفرکی موت مریگا۔

(۵) شرابی کوجہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهٖ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنَ الْخَمَرِ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ ، وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي اِلَّا سَقَيْتُهٗ اِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةُ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یادفرمائی ہے! کہ میراجوبندہ شراب کاایک گھونٹ پیئے گامیں اسے اسکےعوض جہنم کا کھولتاہواپانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیاہو۔ اور جوکسی چھوٹے کو پلائے گاجب بھی اسکی سزامیں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیاہو۔اور میراجوبندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگااسے میں اپنے پاک دربارمیں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یا سر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، أَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عماربن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۳۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۶۲

۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۳۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴

وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔ فتاوی رضویہ ۸۱۱/۵

(۷) شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاشیۂ ہدایہ، ۱۲۷

۱۷۳۲۔ السنن لا بی داؤد، کتاب الاشربة، ۵۱۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۸/۲ ☆

۲۔نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔۱۲م

۱۷۳۴۔ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن كل مسكر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔ السنن لا بی داؤد ، کتاب الاشربة ، ۲/ ۵۱۸
الجامع للترمذی ، باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام ، ۲/ ۹
السنن للنسائی ، تحریم کل شرب اسکر کثیرة ، ۲/ ۲۷۷
السنن لا بن ماجه ، باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام ، ۱/ ۲٤۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۹۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۲۹٦
المستدرك للحاکم ۳/ ٤۱۳ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ٤/ ۲٤٤
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۵۷ ☆ نصب الرایة ، للزیلعی ، ٤/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ۱٦ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۱/ ۳۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵٤، ۵/ ۳٤٤ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۵۲
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ٤۳ ☆ شرح معانی الآثار ، ٤/ ۲۱۷
ارواء الغلیل للالبانی ، ۸/ ٤۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۳٦٤۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۹/ ۹٤ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی ، ۳۲۷
المجروحین لا بن حبان ، ۱/ ۳۵۸ ☆ المسند للعقیلی ، ۲/ ۲۳۳
میزان الاعتدال للذهبی ، ۲٦۳۹ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۲/ ۱۹۷
الاشربه لا بن حمد بن حنبل ، ٦/ ۱۸ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۱/ ۳۹۷
تذکرة الموضوعات لا بن قیسرانی، ☆ ٦۷۷
۱۷۳٤۔ السنن لا بی داؤد ، الاشربة با ب ماجاء فی السکر ، ۲/ ۵۱۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۲۷۳ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ٦٦
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۲۹٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشیلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حین قدم الشام شکی الیہ اھل الشام وباء الارض او ثقلھا وقالوا : لا یصلح لنا الا ھذا الشراب ،قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل ، قال لہ رجل من أھل الأرض: ھل لک ان اجعل لک من ھذا الشراب شیأ لا یسکر ،قال: نعم ، فطبخوہ حتی ذھبت ثلثا ہ وبقی ثلثہ، فاتو ا بہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأدخل اصبعہ فیہ ثم رفع یدہ تبعہ یتمطط فقال: ھذا الطلاء مثل طلاء الِابل فامرھم ان یشر بوہ ، فقال عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ : احللتھا واللہ ! قال: کلا واللہ ! ما حللتھا ، اللھم اِنی لا اُحل لھم شیأ حرمتہ علیھم ، ولا اُحرم علیھم شیأ حللتہ لھم، قال محمد: وبھذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذھب ثلثا ہ وبقی ثلثہ وھولا یسکر ،فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیہ۔
فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جونشہ نہ لائے۔بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی۔فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ المؤطا لا مام محمد کتاب الاشربہ ، ۳۵۸

حلال نہیں کررہاہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کررہاہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زید بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنهم انه شرب هو وأصحابه نبيذا شديدا فی ولیمة، فقیل له: یاابن رسول الله! حدثنابحديث سمعته من آبائك عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النبيذ فقال: حدثنی أبی عن جدی علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم عن البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال: ینزل امتی علی منازل بنی اِسرائیل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان الله تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت وأُحل لهم منه الغرفةوحرم منه الری، وان الله ابتلاكم بهذه النبيذ واحل منه الری و حرم منه السکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول ! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اورانہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتاہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کونہر طالوت سے آزاد فرمایا تھاتو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کوحرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکواس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کرنشہ کرنا حرام۔۱۲م

۱۷۳۶۔ غاية البيان للاتقانی ،

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب ؟ماکدت اهتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔آپنے انکو نبیذ پلایا۔انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔۱۲م

۱۷۳۸۔**عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وهو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھارہے تھے۔میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔۱۲م

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۳۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان المسلمين جزور الطعامهم،وإن العتق لآل عمر ، وانه لا يقطع هذه الابل فى بطوننا الا النبيذ الشديد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہاہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کوختم کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۷۴۰۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اتى باعرابى قد سكر ، فطلب له عذر ا ، فلما اعياه (الا ذهاب عقل) قال: احبسو ه ، فاذا صح جلد وه ، ودعا فضلة فضلت فى اداوته فذاقها فاذا نبيذ شديد ممتنع بماء فكسره ، و كان عمررضى الله تعالىٰ عنه يحب الشراب الشديد فشرب و سقاجلسائه ثم قال : هكذا اكسروه بالماء اذا غلبكم شيطانه۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔جسکو نشہ تھا۔اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتاسکا تو فرمایا: اس کو قید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔۱۲م

۱۷۴۱۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يشرب الطلا ء قد ذهب ثلثا ه وبقى ثلثه، ويجعل له نبيذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأسا ، قال محمد وهو قول ابى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنهما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

۱۷۳۹۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۴۰۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۴۱۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے ۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ، ولا ينبغى له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقى ثلثه وهو قول أبى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔**عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس ، اِنما أرادوا السكر حرام من كل شراب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴

۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۵

۱۷۴۴۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۲/ ۳۲۴

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تاہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر وبن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا ، فمن رابہ من شرابہ شئ فلیمزجہ بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لشربہ نبیذا قد کاد أن یصیر خلا ، فقال: اِشرب ! فأخذتہ شربتہ ثم کدت أن اُسیغہ ثم أخذہ فشربہ ثم قال : یاعتبۃ ! اِنا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الاِبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷۴۵۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/۷۸

۱۷۴۷۔ **عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالی عنہماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقا ہ فلم یسقہ فاتی بسطیحۃ لعمر فشرب منہا فسکر فاُتی بہ عمر فاعتذر الیہ وقال :انما شربت من سطیحتک، فقال عمر : اِنما أضربک علی السکر ، فضربہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔اس نے نہیں دیا لہٰذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔لہذا حد جاری فرمائی۔۱۲م

۱۷۴۸۔ **عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذ ا فسکر بہ فضربہ الحد ، فقال الاعرابی : انما شربتہ من اداوتک ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : انما جلدنا ک بالسکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ۔اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔۱۲م

۱۷۴۹۔ **عن** حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اھوی الی قربۃ لعمر معلقۃ فیھا نبیذ فشربہ فسکر ، فضربہ عمر الحد فقال: انما شربتہ من قربتک فقال لہ عمر : انما جلدنا ک لسکرک۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۶

۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی،

۱۷۴۹۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵/ ۴۹۹

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اِسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقة مدینة فسکر فترکه عمر حتی افا ق فحده۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:اتی(یعنی امیرالمومنین) بنبیذ قد احلف و اشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشدید ، ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلوا، فقال: کأنکم أقللتم عکره۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲٤

۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲٦

۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲٦

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال:صحبت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی مکة، فاهدی له رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمرا حدٰهما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیه، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اکسروه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دوتوشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کونوش فرمایا اور دوسرے کورکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے ! یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:شهدت رسول الله

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۶

۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فدناہ الی فیہ فقطب فردہ ، فقال رجل : یارسول اللہ ! أ حرام ھو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبہ علیہ ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت ھذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونھا بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یا رسول اللہ ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دومرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام ھو ؟ قال: لا ،۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبۂ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملا کر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷
۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۶

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول الله ! ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدهما یقال له المزر ، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِشْرِبَا وَلَا تَسُكُرَا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دوقسم کی شرابیں ہیں۔جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ایک مزد، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اِن القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم، فما یزالون حتی یحرمعلیهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه انه اکل مع عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذته سیرین فی جرةخضراء فشربوا منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۷

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۸

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۸

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔ ۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر، قال: الشربة له الاخیرةْ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔ ۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ، وَکُلُّ مُسْکِرٍ خَمَرٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔ ۱۲م

۱۷۶۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرِبُوا فِی الدُّبَّآءِ وَفِی الْمُزَفَّتِ وَفِی النَّقِیْرِ، وَاشْرَبُوا فِی الْأَسْقِیَةِ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة، قال: صُبُّوا عَلَیْهِ مِنَ الْمَآءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَأَهْرِیْقُوْهُ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۲/۲۸٤

۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یا رسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه عن احد وفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما انهم سألوه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِی السَّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُؤكَا عَلَیْهَا ، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَأَكْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ ، فَاِنَّ أَعْیَاكُمْ فَأَهْرِیْقُوْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت ابو قموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبد القیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذا خشیتم من نبیذ شدته فاکسروه بالماء۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول: تلقّت ثقیف عمر بن

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸

۱۷۶۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب، ۲/۲۸۵

۱۷۶۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب، ۲/۲۸۵

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** اِبن سیربن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیر ا ممن یتخذہ طلاء ولایتخذہ خمرا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل ، وانی سألتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین ،ذھب ثلثاہ الاخبثان ، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اِعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلک یشربونہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی ، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر ، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء ، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۸۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/ ۲۸۵

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دوتہائی پکا کر جلادیتے ہیں۔یعنی دوثلث ناپاک حصے ختم ہوجاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔۱۲م

۱۷۶۹۔ **عن** عبد الله بن يزيد الخطمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كتب الينا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ، أما بعد ! فأطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان ، فإن له اثنين ولكم واحد۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔جس میں تحریر تھا۔تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہوجائے۔کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔۱۲م

۱۷۷۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال:كان علی رضی الله تعالیٰ عنه يرزق الناس الطلاء شعبی يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کرلیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔۱۲م

۱۷۷۱۔ **عن** داؤد رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه ما الشراب الذی احله عمر رضی الله تعالیٰ عنه ؟ قال: الذی يطبخ

۱۷۶۹۔ السنن للنسائی ، باب ذكريا مايجوز شربه الخ ۲/۲۸۵
۱۷۷۰۔ السنن للنسائی ، باب ذكريا مايجوز شربه الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۱۔ السنن للنسائی ، باب ذكريا مايجوز شربه الخ ۲/۲۸۶

حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپنے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه كان یشرب ما ذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دوتہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه كان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دوتہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷٤۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه وسأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دوثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸٦/۲
۱۷۷۳۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸٦/۲
۱۷۷٤۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲۸٦/۲

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔ ۱۲م

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذھب الثلثان ویبقی الثلث۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیر ین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: ھذا لی، وقال: ھذا لی ، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔ ۱۲م

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملک بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی ، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶

ثلثاہ ویبقی ثلثہ ، و کل مسکر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دوحصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حرمت الخمر بعینھا ، قلیلھا و کثیرھا والسکر من کل شراب۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یأکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب ، فقلت : رحمك اللہ ، تشرب النبیذ والأمۃ تقتدی بك ، فقال ابن مسعود : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب النبیذ ، ولولانی رأیتہ یشربہ ما شربتہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی ۔فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قول الناس کل مسکر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان یقول : السکر حرام من کل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

۱۷۷۹۔ المسند لا بی حنیفۃ ، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لا بی حنیفۃ ، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لا بی حنیفۃ ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنهما بواسط فيبعث برسول الى السوق ليشترى له النبيذ من الخوابى۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو بکر بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ **عن** حماد رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه فطعمت معه فناولنى قدحا فيه نبيذ، فلما رأى اتقائى منه قال حدثنى عامر عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانى۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة، اما بعد! فانه انتهى الى شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لابى حنيفة،

۱۷۸۳۔ المسند لابى حنيفة،

۱۷۸۴۔ المسند لابى حنيفة،

وهوعصير قبل أن يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء الإبل، فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکا لیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کرسکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما اما بعد! فانهاجاء تنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتى ذهب ثلثا ها الذى فيه خبث الشيطان او قال:خبيث الشيطان وريح جنونه وبقى ثلثه، فاصطنعه ومرمن قبلك ان يصطنعوه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔اب ایک تہائی باقی ہے۔تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔۱۲م

۱۷۸۶۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه قال فى الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر ، قال: القدح الاخير الذى سكر منه هو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸۶۔ المسند لا بى حنيفة ،

www.dawateislami.net

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ابا عبيدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضى الله تعالىٰ عنهم كانو ا يشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فكل ! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشججه بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أُم الدرداء رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اطبخ لابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابى ليلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان على رضى

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷

۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالخبز و نحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔　　فتاوی رضویه ۶۸۱۰

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔ **عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵ / ۸۹
۱۷۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵ / ۹۰
۱۷۹۳۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵ / ۹۱

١٧٩٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: مر رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدينة،قالوا: یا رسول الله !عندنا شراب لنا، افلا نسقيك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فيه نبيذ ، فلما اخذه النبى صلى الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الى فيه قطب، قال: فدعا الذى جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : يا رسول الله! هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه عليه ثم شرب وسقى وقال: اذا كان هكذا فاصنعوا هكذا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو لیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکو لو اور بہادو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پیئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔ ۱۲م

١٧٩٥ـ**عن** عامر الشعبى رضى الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم بصفين فسكر، فضربه الحد،و فى رواية فضربه ثمانين۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

١٧٩٤ـ السنن للدرا قطنى ، ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٧/ ٣٠١

١٧٩٥ـ السنن للدارقطنى ، ☆

(۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلآئِكَةُ بِخَيْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا ۔۱۲م

۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد ، للهیثمی ، ۵/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۳۱۵۶، ۵/۳۴۵
الکامل لابن عدی ، ۲/۲۷ ☆
۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۷۳ ☆ السلسة الصحیحه للالبانی، ۱۸۰۴

۳۔ حد شرعی

(۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ وَجَدْ تُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيْلَهٗ ، فَاِنَّ الْاِمَامَ أَنْ يُّخْطِئَ فِی الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُّخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹا لو۔ اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔ کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

(۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبی امامة بن سهل بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من الأنصار انه اشتکی رجل منهم حتی أضنی فعاد جلدة علی عظم فد خلت عليه جارية لبعضهم ، فهش لها فوقع عليها ، فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه أخبر هم بذلك فقال : استفتوا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فانی قد وقعت علی جارية دخلت علیّ ، فذكروا ذلك لرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و قالوا : ما رأينا با حد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا اليك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أن يا خذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة ۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی در الحدود ، ۱۷۱/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۵/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤۲٦/٤
السنن الكبری للبيهقی، ۲۳۸/۸ ☆ كنزا لعمال للمتقی، ۱۲۹۷۱، ۳۰۹/٥
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۳۱/٥ ☆ السنن للدار قطنی، ۸٤/۳
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی اقامة الحدود علی المريض، ٦۱٤/۲

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔ اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔ لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : كان بين ابيا تنا رجل مخدج ضعيف ،فلم يرع الا وهو على امة من آماء الدار يخبث بها ،فرفع شانه سعد بن عبادة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اِجْلِدُوْهُ ضَرْبَ مِأَةَ سَوْطٍ! قالوا: يا نبى الله ! هوا ضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِأَةُ شَمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْا ضَرْبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔ اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔ فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان وليدة فى عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنى المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِيْفٌ عَنِ الْجِلْدِ ، فأمر بمأة عثكول و ضربه بها ضربة وا حد ۔

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الكبير و المريض يجب عليه الحد ، ۱۸۸/۲

۱۸۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۵۰۴، ۴۲۶/۵

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سوشاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

کتاب الھجرۃ والجہاد
www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawateislami

۱۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۱۶۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۳/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۵/۴ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر ، ۳۹۰/۱
الصحیح لمسلم ، باب المبالغة بعد الفتح ، ۱۳۱/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الهجرة، ۱۹۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب الهجرة هل القطعت، ۲۳۶/۱
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۱۶۳/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۲۶/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۳۹/۲
المستدرك للحاکم ، ۲۵۷/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۲/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۴، ۱۰۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۶/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۶/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۹/۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔۱۲ م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔محلّہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلّہ میں چلا جائے۔بستی میں معذوری ہو تو دوسری بستی میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۱/۲

(۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ۲/۱
الصحیح لمسلم، باب انما الاعمال بالنیات ، ۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی ما عنی به الطلاق و النیات، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء من یقاتل ربا الناس ، ۱۹۸/۱
الجامع للترمذی، باب النیة فی الوضوء ۱۹۸/۱
السنن للنسائی، ۱۱/۱
السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد ، ۳۲۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۶/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۴۵/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۱۰۶/۷ ☆ روح المعانی للحقی، ۹۶/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۴۲/۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۴۳۱/۱
المسند للحمیدی، ۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱
شرح السنة للبغوی، ۴۰۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۱/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۰/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۵۵/۱
المغنی للعراقی، ۳۵۱/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۱۸/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۴۴/۴ ☆ تاریخ اصفهان لابن کثیر، ۱۵/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۳۶۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۱۴۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۴۰۳/۱ ☆ مسند الشهاب ، ۱۱۷۱
الزهد لابن المبارك ، ۶۲ ☆ امالی الشجری، ۹/۱
جامع بیان العلم لابن عبد البر، ۹۶/۳ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۱۹۹۷
السنن للدار قطنی، ۵۱/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ ، وَ اِنَّمَا لِاِمْرَءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ،وَ مَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلیٰ دُنْیَا یُصِیْبُهَا أَوْ اِمْرَأَةٌ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلیٰ مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ و رسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی۔اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۷

www.dawateislami.net I.T. Majlis of DawateIslami

۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا ، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا ، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنَوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔　　**فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰**

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذَلَالاً يَنْزِعُهٗ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید وفروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۳۰۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲
المسند للعقيلی، ۲/۹۲ ☆

۱۸۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن العينة ، ۱/۴۹۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۵/۲۰۹
الجامع الصغير للسيوط، ۱/۲۳۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۳۲۹
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲۴۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵/۳۱۶
نصب الراية للزيلعی، ۴/۱۷ ☆ الكامل لابن عدی،

ہے اس سے بہتر۔ ابوداؤد کی اس سند میں ابوعبدالرحمٰن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابوحاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سیگنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن مس ایک فصل خاص وضع کی اور نکی علتین بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت مس وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہرحال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔ اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

(۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان نبی الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ٥٦٦/٢
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار، ٣٨٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٥/٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٠٠/٧

علیه وسلم أمر یوم بدر بأربعة و عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طَوِیٍ من أطواء بدر خبیث بخبث ، و کان اذا ظهر علی قوم أقام بالعرصة ثلث لیال ، فلما کان ببدر ا لیوم الثالث أمر براحتله فشد علیها رحلها ثم مشی و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شقه الرکی فجعل ینادیهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، یَا فُلَانُ بُنُ فُلَان! یَا فُلَانُ بُنُ فُلَان ! أَیَسُرُّکُمُ أَنَّکُمُ أَطَعُتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ ؟ فَاِنَّا قَد وَجَدُنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلُ وَجَدُتُم مَا وَعَدَ رَبُّکُمُ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :یا رسول الله! ما تکلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَ الَّذِیُ نَفُسُ مُحَمَّدٌ بِیَدِهٖ ! مَا أَنُتُمُ بِأَسُمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنُهُمُ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں ۔اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے ۔جب بدر میں تیسرادن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے ۔اوران کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا ۔راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگوفرمارہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔

فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۸۔ الصحیح لمسلم ،	باب وجوب ملازمة المسلمین ،	۱۲۷/۲
السنن للنسائی،	کتاب لمحاربة،	۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ،	ابواب الفتن،	۲۹۱/۲

علیه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لَعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ اِلىٰ عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ فَقَتْلَةً جَاهِلِيَّةً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر عفلت میں قتل کیا جائے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلىٰ عَصَبِيَّةٍ ،وَلَيْسَ مِنَّامَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلىٰ عَصَبِيَةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جوقومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جوقومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ، ۱۲۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۶/۲

۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العصبية ، ۶۹۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۲/۱۳ ☆ مشکوة المصابيح للتبريزی، ۴۹۰۷
الکامل لابن عدی، ☆

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج يوم الخميس فى غزوة تبوك ، وكان يحب ان يخرج يوم الخميس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کوتشریف لے گئے ۔اور جمعرات کو سفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

(۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا أُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِى يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن كيسان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه ليزيد بن سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسكر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولاتغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی۔نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۱۳۲

۱۸۱۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من احب الخروج يوم الخمسين ، ۱/۴۱۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۳۸۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۷۴۴
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱/۱۰۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۱۶۳، ۷/۱۰۱
۱۸۱۲۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۴۴۷، ۵/۴۰۸ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۳/۳۱۰
۱۸۱۳۔ السنن الكبرى للبيهقى،

کتاب الخلافۃ

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

۱۔خلافت

(۱)امامت وخلافت

۱۸۱٤۔**عن** عبد الله بن سبع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوا لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : استخلف علینا، قال : لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کوخلیفہ بنادیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کوخلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۲

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعة بن صوحان رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا علی رضی الله تعالیٰ عنه حین ضربه ابن ملجم فقلنا : یا امیر المؤمنین !استخلف علینا فقال : اترککم کما ترکنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قلنا : یا رسول الله ! استخلف علینا ! فقال : ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم ، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : فعلم الله فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ جہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا ۔ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کوخلیفہ نامزد فرمادیں۔فرمایا: میں تم کواسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! ہم پر کسی کوخلیفہ نامزد فرمادیں۔ارشادفرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جوتم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشادفرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱/۳۰۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۔۳۱٦٥۰ ، ۱۱/۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرك للحاکم ، ۳/۱٥٦ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولی علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ **عن** الحسن البصر ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سأل رجلان عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم فی عھدہ ، اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أم رأی ر أیته ؟ قال : بل رأی رأیته ، أما أن یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عھدہ الی فی ذلك فلا و اللہ ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتری علیه کذلك ، و لو کان عندی منه عھد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما یثوبان علی منبرہ ، و لقاتلتھما ما بیدی و لو لم أجد الابر دتی ھذہ ، و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاء ۃ ، مکث فی مرضه ایاما و لیالی ، یا تیه المؤذن یؤذنه بالصلوۃ فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، ثم یاتیه المؤذن فیؤذن بالصلوۃ فیا مر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، و لقد اراد ت امرأۃ من نسائه تصرفه عن أبی بکر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا أبا بکر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نظرنا فی اُمورنا فأخترنا لدنیانا من رضیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لدیننا ، و کانت الصلوۃ عظم الاِسلام و قوام الدین ، فبایعنا ابا بکرر ضی اللہ تعالیٰ عنه و کان لذلك أھلا لم یختلف علیه منا اثنان۔ قال : فادیت الی أبی بکر حقه و عرفت له طاعته و غزوت معه فی جنودہ ، و کنت اٰخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بین یدیه الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان ھکذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرار داد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

۱۸۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرارداد فرمایا ہوسوا ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔ کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا۔ کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہوکر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہ ہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

(۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلأئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش ،۶۱ اراءۃ الادب ،۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِى قُرَيْشٍ ،لَا يُعَادِىْ بِهِمْ أَحَدٌ اِلَّا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِى النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا۔

۱۸۱۷۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱۸۳/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۲۱/۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۸٦/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ٧٦/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲٤/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۲/۷
المعجم الصغير للطبرانى، ۱٥۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۹۲/٥
كنز العمال للمتقى، ١٤٧٩٢، ٤٨/٦ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٦٢/۱
المغنى للعراقى، ۱۱٤/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٤٢/٤
ارواء الغليل للالبانى، ۲۹۸/۲ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ٨/٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۷۰/۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۱۷۰/۱۳
منحةالمعبود للساعاتى، ۲٥۹٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۱۰۲٦٤
كشف الخفاء للعجلونى، ۳۱۸/۱ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم ، ۲۷۹۹
لسان الميزان لابن حجر، ۱۳۸٦/٥ ☆ الكنى و الاسماء للدولابى ۱۰٦/۱
السنة لابن ا بى عاصم ، ٥۳۱/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۹۹/٦
الدر المنتثرة للسيوطى، ٥٦ ☆ تاريخ اوسط ، ۷۰

۱۸۱۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الامر ء من قريش، ۱۰٥۷/۲
الصحيح لمسلم ، باب الناس تبع لقيش، ۱۱۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۲/٥ ☆

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ ھٰذَا الْأ مْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ و جھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلَا اِنَّ الْأُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْأُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، الْأُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قُرَیْشٌ وُلَا ۃُ ھٰذَا الْأَمْرِ ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
السنن الکبری للبیھقی، ۱٤۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۱/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷٦/۱٤ ☆ المطالب العالیۃ، ۲۰۵۵
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰۵۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲۱/٤ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۱/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۵، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

۱۸۲۳۔ **عن** عبد الله بن خطب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: قَدِّ مُوْ ا قُرَيْشًا وَ لَا تُقَدِّمُوْهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِی قُرَيْشٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔ دوام العیش ،۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: أَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی هٰذَا الْأَمْرِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۲۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵۲۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۰/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲
۱۸۲۴۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۱/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۶۹/۱۲
السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۴/۲ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۱۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۴۹/۶
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۲/۲
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۳/۱ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوم العیش، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْأَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع،اوراہل سنت کا اجماع ہے۔اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔کتب عقائد و کتب حدیث وکتب فقہ اس سے مالامال ہیں۔بادشاہ غیر قرشی کوسلطان،امام،امیر،والی۔اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیرالمؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہ سکتے سوا اسکے جوساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ،حریت، ذکورت،قدرت، اورقرشیت کا جامع ہوکرتمام مسلمانوں کافرماں روائے اعظم ہو۔ائمہ کرام اس پر صحابہ وتابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اوراسی بناپر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔اسکے مقابل اگرکسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے۔یونہی اگرتاریخ معلوم نہ ہو۔اوراگر بعد کی ہے اورسند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اورصحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔انہوں نے خبرواحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنادیا۔مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمة من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اوراس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذة العیش فی طرق حدیث الائمة من قریش'' بتایا۔یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تو اتر ہے۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔ دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَزَالُ أَمْرُالنَّاسِ مَاضِیًامَاوَ لِّهُمُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِثْنَا عَشَرَ کَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِی اِسْرَآئِیْلَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَا یَزَالُ الْاِسْلَامِ عَزِیْزًا اِلیٰ اِثْنَی عَشَرَ خَلِیْفَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِیْ صَالِحًا حَتّٰی یَمْضِیَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً ۔

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۱۲/۳۳

۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس ، تبع لقریش، ۲/۱۸۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۹۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۹۷٤

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۱۲/۳۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۱۱

۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۹۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۸٦

دلائل النبوۃ للبیهقی، ٦/۳۲٤ ☆

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے ۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا ورسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم الق احدا یقطع فی هذا الحدیث بمعنی، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوها اخر و الله اعلم بمراد نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی هذا الحدیث ، و طلبت مظانه وسألت عنه فلم اقع علی المقصود به ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔

اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ ورسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۲/۶۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۹۰
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۱۲/۳۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۱۱

ہو۔ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جونشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں ۔سب قرشی ہوں گے ۔ وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ۔ ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا ۔ان کا زمانہ صلاح ہوگا ۔ ان پراجماع امت ہوگا ، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق مانیں نگے ۔ وہ سب ہدایت ودین حق پرعمل کریں گے۔ان میں سے دواہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔جیسے ابوالحسین بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے ۔یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امرامت کے صالح ہونے کے کیا معنی ؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنا دیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق ۔ یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی ۔مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجتماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ریحانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم ! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔شراب پئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے ۔حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب بالا

فصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ان میں سے آٹھ گذر گئے۔صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔باقی کی تعیین اللہ و رسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو و العافیة ۔عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔نسأل العفو و العافیة ۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۵۹

۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضٰی لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۹

۱۸۳۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٌ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْ غَشَّ اللّٰهَ وَغَشَّ رَسُوْلَهٗ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵/۹

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۹۲/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۷۹/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۲/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۲٤۷/۱
نصب الرایة للزیلعی، ٦۲/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۰۳
کنز العمال للمتقی، ۱٤٦۸۷، ۲۵/٦ ☆

۱۸۳۳۔ نصب الرایة للزیلعی، ٦۳/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۰۲
کنز العمال للمتقی، ۱٤٦۵۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٤٤٤

(۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳۴ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا طَاعَةَ لِأَحُدِ فِی مَعُصِیَةِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

(۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلُبَیِّنَةُ عَلیٰ مَنِ ادَّعٰی وَ الُیَمِیُنُ عَلیٰ مَنُ أَنُكَرَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔۱۲م

۱۸۳۴ـ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۶۶ ☆ المستدرك للحاكم، ۳/۱۲۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۳/۲۳۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۷۰۰
كنز العمال للمتقی، ۱۴۸۷۳، ۶/۶۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۲۲۶
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۷۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۰
علل الحديث لابن ابی حاتم، ۱۲۹۲ ☆

۱۸۳۵ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا اختلف الراهين المرتهن ۱/۳۴۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ان البينة لعی المدعی، ۱/۱۶۰
السنن لابن ماجه ، باب البينة علی المدعی ، ۲/۱۶۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۹۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۸/۱۳۳
التفسير للقرطبی، ۱/۴۵۹ ☆ السنن للدارقطنی، ۴/۲۱۸
شرح السنة للبغوی، ۱۰/۱۰۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۴/۲۹
المطالب العالية لابن حجر، ۱۲۳۰ ☆ نصب الراية للزيعلی، ۵/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۸۲ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۶/۳۵۷
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۷۶۹ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲/۴۴۷
كنز العمال للمتقی، ۱۵۲۸۲، ۶/۱۸۷ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۱۰۳۷
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۴۲ ☆ جامع مسانيد ابی حنيفة ، ۲/۱۷۰
دلائل النبوة للبيهقی، ۵/۴۰۲ ☆ الكامل لابن عدی،

۱۸۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَأَدَّعَى النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ لٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

نورعینی فی الانتصار للامام العینی ۔ ص ا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعوی پر دیدیۓ جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعوی کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷ ☆ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳۔ ۸/ ۹۷

(۴) دعوی کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِىْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِمِمَّا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِىَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قواله تعالى ان الذين يشترون الخ، ۶۵۳/۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الاقضية ، ۷۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب البينة على المدعى، ۱۶۹/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۵۲/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۵۹/۲
السنن للدارقطنى، ۱۰۷/۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲۰۸/۴
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۷۵۸

۱۸۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من اقام البينة يوم اليمين ، ۳۶۸/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان احكم الحاكمين لا يغير الباطن ، ۷۴/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التشديد على ومن يقتضى له، ۱۶۰/۱
السنن لابى داؤد ، باب فى قضاء القاضى اذا اخطاء ، ۵۰۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب قضية الحاكم لا تحل حراما، ۱۶۸/۲
السنن للنسائى، باب ما يقطع القضاء ۲۶۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۴۹/۱۰
شرح السنة للبغوى، ۳۶۴/۲ ☆ التفسير للبغوى، ۱۴/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہوتو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۵۱۱/۷

کتاب الرؤیا

ا۔خواب

(۱) حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مما یکثر أن یقول لأ صحابه : هل رأى أحد منكم ؟ قال : فيقص عليه من شاء الله أن يقص ۔ صفائح اللجین ص۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا انصرف من صلوة الغداة يقول : هَلْ رَأى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۱۲م صفائح اللجین ص۵

(۲) اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۸۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤیا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۴۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد ، با ب ففی الرؤا، ۶۸۴/۲
المؤطا لمالک ، ۹۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲
السنن لابی داؤد ، با ب فی الرؤیا، ۶۸۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَاالْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی االلہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ ، وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے،اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۳۔ **عن** أبی رزین العقیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ، وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يَحُدِثْ بِهَا ، فَإِذَا يَحُدِثُ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تَحُدِثْ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا أَوْ حَبِيْبًا۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۱۸۴۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا لصالحة ، ۲۸۶/۲
التمهید لابن عبد البر، ۲۸۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷٤/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۰۳، ۳٦۷/۱۵
۱۸۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۸۱/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۳/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۰۵، ۳٦۷/۱۵
۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤیا ، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کردیتا ہے تو گرجاتا ہے۔لہٰذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔۱۲م

۱۸۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ أجْزَاءِ النُّبُوَّةِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۸۴۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من راى النبى فى المنام ، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذى، باب الرؤيا ، ۵۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/٤
۱۸۴۵۔ الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات ، ۵۱/۲
الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغليل للالبانى، ۱۲۸/۸ ☆
۱۸۴۶۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲٤۲/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱٤/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۱٤۱۲، ۳٦۸/۱۵
فتح البارى للعسقلانى، ۳۷٤/۱۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۵۵/۱۱
۱۸۴۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲٤۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲۸٦/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۷۵/۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشَّرَاتِ الرُّؤیَا الصَّالِحَةَیَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُریٰ لَهٗ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قول الله سبحانه : لهم البشری فی الحیاة الدنیا و الآخرة، قال : هِیَ الرُّؤیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَریٰ لَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا "مومنین کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے" تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲٦۵ صحیح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲/۳۸٦

الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۲/۵۱

۱۸۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۷۵

۱۸۵۱۔ **عن** أُم کرز الکعبیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِیَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲ م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدُ اِنُقَطَعَتُ فَلَا رَسُولَ بَعُدِیُ وَ لَا نَبِیَّ ، قال فشق ذلك علی الناس فقال : لٰکِنَّ الْمُبَشِّراتِ ، فقالوا : یا رسول الله ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤیَا الْمُسُلِمِ وَ هِیَ جُزُءٌ مِّنَ أَجُزَآءِ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت و نبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲ م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول :لَمُ یَبُقِ مِنَ النُّبُوَّةَ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : أَلرُّؤیَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸٦/۲
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٤٠٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦٥/۲
۱۸۵۲۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوه و بقیت المبشرات ، ٥۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۳/۱
۱۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳٥/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۰۳/۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳
کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۱۸، ۳۷۰/۱٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷٥/۱۲
التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۳۸/۱۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۹/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔ ۱۲م

۱۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كشف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الستارة فی مرضه و الصفوف خلف ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤيَا الصَّالِحَةَ يَراهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔ ۱۲م

۱۸۵۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا رَأى أَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يُحِبُّها فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ ، فَلْيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِهَا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ ۱۲م
صفائح اللجین ص ۶

۱۸۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۵۴۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۲۸/۱۰
کنزالعمال للمتقی، ۴۱۴۲۴، ۲۷۱/۱۵ ☆
۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات ، ۱۰۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۰/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴/۱
۱۸۵۶۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۱/۲

علیه وسلم رُؤيَا الْمُسلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

(۳) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلىٰ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَ لْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا ،و لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِى كَانَ عَلَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نا پسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو جائے۔۱۲م

۱۸۵۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۱/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی الرؤیا ، ۶۸۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴/۱ ☆ المستدرك للحاکم ، ۳۹۲/۴
شرح السنة للبغوی ، ۲۰۷/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۰/۱۲
کنز العما ل للمتقی، ۴۱۳۸۶، ۳۶۳/۱۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۸۴/۱

کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

۱۔ مقدار طعام

(۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مَلأَ آدمِیٌّ وَ عَاءً شَرًّا مِّنْ بَّطْنِہٖ ، بِحَسْبِ اِبْنِ آدَمَ أُکُلاَتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ ، فَاِنْ کَانَ لاَمُحَالَۃَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِہٖ ، وَ ثُلُثُ لِشَرَابِہٖ،وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جواسکی پیٹھ سیدھی رکھیں،اوراگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے،تہائی پانی کیلئے، اورتہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔**عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ کَثْرَۃَ الْأَکَلِ شُؤْمٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ کثر الاکل ، ۲/۶۰
السنن لابن ماجہ ، باب الاکثار فی الاکل ، و کاھیۃ الشیع ، ۲/۲۴۸
المستدرک للحاکم ، ۴/۲۳۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۱۳۶ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۸۷۰، ۱۵/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۵۲۸
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳/۴۰۳
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴۴۸
المغنی للعراقی، ۲/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۴۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۰ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۰۹
مناھل الصفا ، ۱۳ ☆ الاحکام النبویۃ للکحال ، ۲/۱۱
۱۸۵۹۔ مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۴۲۳۸ ☆ الکامل لابن عدی،

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات وبرکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۱

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

۲۔ آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ ، فَاِنَّهٗ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ ، وَ اِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھوتو جوتے اتارلوکہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگراس عذر سے ہوکہ زمین پر بیٹھا کھارہا ہے اورفرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتارے،اوراگرمیز پرکھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہےتو یہ وضع خاص نصاریٰ کی ہے۔اس سے دور بھاگےاوررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشادیادکرے۔ من تشبه بقوم وهو منهم ،جوکسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضرکیا جاتا توزمین پر رکھ کرتناول فرماتے۔۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۱۸۶۰۔ المستدرك للحاكم، ۱۱۹/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٠٧٢٦، ۲۳۵/۱۵
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۳/٥ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۳۶۳
السنن للدارمی، ۲۶۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۶/۱
المسند لابی یعلی، ۱۸۷/٤ ☆
۱۸۶۱۔ كتاب الزهد لاحمد، ☆
۱۷۶۲۔ اتحاف السادة للزبدی، ۲۱٤/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٠٧٠٨، ۲۳۲/۱۵

وسلم يضعها على الحضيض و يقول :اِنَّمَا أنَا عَبْدٌ اٰكُلُ كَمَا يَأكُلُ الْعُبُدُ ، وَ أشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

١٨٦٣ ! ۔**عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يأكل ثريدا متكئا على سرير ثم يشرب من فخاره ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

١٨٦٤ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِى أيَّةٍ ألْبَرَكَةُ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

١٨٦٥ ۔**عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أمر نا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِى أيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

١٨٦٣ ۔ حلية الاولياء لابى نعيم ، ☆

١٨٦٤ ۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب لعق الاصابع ، ٢/١٧٥

١٨٦٥ ۔ الصحيح لسملم ، باب استحباب لعق الاصابع، ٢/١٧٥

الجامع للترمذى، باب ما جاء فى لعق الاصابع، ٢/٢

المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/٢٩٠ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ !أَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا أَعْتَقَنِی مِنَ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی االله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِی آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب تنقیة الصحفة ، ۲۳۵/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۷۸۷، ۲۴۷/۱۵
شرح السنة للبغوی، ۳۱۶/۱۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۸۔ کنز العما للمتقی، ۳۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبیها رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ لُعُوقَ الْقَصُعَةِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنُ أَنُ أَتَصَدَّقُ بِمِثُلِهَا طَعَامًا ۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن ساریة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ لَعِقَ الصَّحُفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهٗ أَشُبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الدُّنُیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالی اسکو دنیا وآخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

(۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبیصة بن هلب عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنُهُ فقال : لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِی نَفُسِكَ شَیُءٌ ضَارَعَتُ فِیهِ النَّصُرَانِیَّةُ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

۱۸۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۵/۲۷ ☆

۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۶۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۱۵/۲۴۷

۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب کراهیة لاتقذر للطعام ، ۲/۵۳۱

www.dawateislami.net

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ـ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی اٰنیتهم فقال: اِسُتَغُنَوُا عَنُهَامَا اسُتَطَعُتُم ، فَاِنُ لَمُ تَجِدُوُا غَیُرَهَا فَاغُسِلُوُهَا وَ کُلُوا مِنُهَا وَاشُرَبُوُا ـ

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔ سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔ اور اگر دوسرے برتن نہ میں تو انہیں دھوکر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷٤ ـ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنُقُوُهَا غَسُلًا وَ اطُبَخُوُا فِیُهَا ، وَنَهٰی عَنُ أکُلِ ذِیُ نَابٍ ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔ فرمایا: خوب دھوکر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ـ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلك علینا ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ ۱۲م

۱۸۷۳ ـ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱/۹۰

۱۸۷٤ ـ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ ـ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳٦

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه و عن جمع الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضؤا من مزادة امرأةمشركة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضوفرمایا۔۱۲م

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر رضی ا لله تعالی عنه توضأ من ماء فی جرة النصرانیه ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضوفرمایا۔۱۲م

۱۸۷۸۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان ابا ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم افتنا فی آنیة المجوس اذا اضطر رنا الیها قال : اِذَا اضْطَرَرْ تُمْ اِلَیْهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ وَ اطْبَخُوْا فِیْهَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام ، ۱/۵۰٤
الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۱/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤۳٤

۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،

۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنية اهل الكتاب ، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸٤

۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنية المجوس و الميتة ، ۲/۸۲٦
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الانتفاع بآنية المشركين ، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه ، باب صيد الكلب ، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۸٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱/۳۳

قوم اهل الكتاب، افنأكل فى آنيتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ هَا فَلاَ تأْكُلُوا فِيهَا، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوا فِيهَا ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگرانکے علاوہ مل جائیں توان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھوکر کھاپی سکتے ہو۔۱۲م

۱۸۸۰ـ **عن** أبى ثعلبة رضى الله تعالى عنه انه سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقا ل : اِنا نجاوز أهل الكتاب وهم يطبخون قدور هم الخنزير و يشربون فى آنيتهم الخمر ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَ اشْرَبُوا ، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اوروہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اوراپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرانکے برتنوں کے علاوہ تم کوملیں توان میں کھاؤاور پیئو۔اوراگرانکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کودھوکراستعمال کرسکتے ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ۳/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان يهوديا دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خبز شعير و اهالة سخنة فاجابه۔　　**فتاوی رضویہ۲/۱۰۴**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اورایسی چربی جس میں بو ہو کی دعوت کی ۔حضور نے منظور فرمائی ۔۱۲م

۱۸۸۰ـ السنن لابى داؤد ،　　باب فى استعمال آنية اهل الكتاب،　　۲/۵۳۷

۱۸۸۱ـ المسند لاحمد بن حنبل ،　　۳/۲۱۱

(۶) جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

۱۸۸۲۔ **عن** وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِجْتَمِعُوا عَلیٰ طَعَامِکُمْ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ ۔

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔۱۲م

۱۸۸۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کُلُوْا جَمِیْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا ، فَاِنَّ الْبَرَکَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

۱۸۸۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْبَرَکَةُ فِی ثَلٰثَةٍ ، فِی الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِیْدِ وَالسُّحُوْرِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔ راد القحط والوباء ص ۱۵

۱۸۸۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاجتماع علی الطعام ، ۲۳۶/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۷/۵ ☆ المستدرک للحاکم ، ۱۰۳/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۸/۱ ☆

۱۸۸۳۔ السنن لابن ماجہ ، باب اجتماع علی الطعام ، ۲۳۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۱۳، ۲۳۳/۱۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۱/۵
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۳۳/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۷/۵
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱/۲
التفسیر لابن کثیر ، ۹۴/۶ ☆

۱۸۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۸/۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۱/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۵۵۱/۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۳۷/۲
تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۵۷/۱ ☆

١٨٨٥ـ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ ، يَدُ اللّٰهِ عَلىٰ الْجَمَاعَةِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

١٨٨٦ـ **عن** جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ فِيهِ الْأَيْدِيْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

رادالقحط ص ١٦

١٨٨٥ـ الصحيح لمسلم ، باب طعام الثنين يكفى الثلاثة ، ١٨٦/٢
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى طعام الواحديكفى الاثنين ، ٤/٢
السنن لابن ماجه ، باب طعام الواحديكفى لاثنين ٢٣٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٠٧/٢ ☆ السنن للدامى، ١٠٠/٢
المعجم الكبير للطبرانى، ٢٧٨/٧ ☆ مجمع لزوائد للهيثمى، ٢١/٥
المصنف لابن ابى شيبة ، ١٣٤/٨ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ١٩٥٥٧
شرح السنة للبغوى، ٣٢٠/١١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٩/٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤١٧٨ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٣٥/٩
الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٣٣/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٠٧٢١، ٢٣٤/١٥
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٢٨/٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٣٧٩/٦
المسند للعقيلى، ١٨٥/٣ ☆ السلسلة لصحيحة للالبانى، ١٦٨٦
١٨٨٦ـ مجمع الزوائدللهيثمى، ٢١/٥ ☆ الترغيب و الترهيب للنمذرى، ١٤٠/٣

www.dawateislami.net I.T. Majlis of DawateIslami

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ لَمُ يُجِبِ الدَّعُوَةَ فَقَدُ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنُ دُعِيَ فَلَمُ يُجِبُ فَقَدُ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ، وَ مَنُ دَخَلَ عَلىٰ غَيُرِ دَعُوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيُرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود ومعروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلا جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔ الصحيح لمسلم ، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابة الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۲ ☆

۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اجابة الدعوة ، ۵۲۵/۲
السنن الكبرى للبيهقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر کھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا یا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۲/۹

۳۔کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیُ مَلَآئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے ۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے ۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص ۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔ **عن** سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ای الصدقۃ اعجب الیك ؟ قال : الماء ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔۱۲م

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ۲۳۶/۱

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُکَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَی الْمَآءِ، تَتَنَاثَرُ کَمَا یَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑجائیں گے جس طرح تیز اہوا سے پیڑ کے پتے جھڑجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید۲/۲۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُؤْمِنِ، کَسَوْتَ عَوْرَتَهٗ ، أَوْ أَشْبَعْتَ جُوْعَتَهٗ ، أَوْ قَضَیْتَ لَهٗ حَاجَةً ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِیْهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهٗ ۔ **رادالقحط والوباء ص ۱۱**

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شئ مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۶/۴۰۳ ☆ میزان الاعتدال، ۱/۲۳۶
لسان المیزان لابن حجر، ۶/۶۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۳، ۴/۲۵۹
۱۸۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹۴
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۸ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۳۹۶
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۱۳۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/۶۶
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للسیوطی، ۶۷
المغنی للعراقی، ۲/۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۳/۴۶

۱۸۹٤۔**عن** ابی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهٗ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جواپنے مسلمان بھائی کواسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ رادالقحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ مُوجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کوکھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کوکھانا کھلانا اور رات کولوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

رادالقحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کوروج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔**عن** أبی هریر ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹٤۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ٦۷

۱۸۹۵۔ المستدرك للحاکم ، ۵۲٤/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹٦۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام ، ۹۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲٦۲/۱ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرك للحاکم ، ۱۲۹/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦۳/۲

نِيَامٌ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کولوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰى يُشْبِعَهٗ ، وَ سَقَاهُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰى يُرْوِيَهٗ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِأَةِ عَامٍ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے

۱۸۹۹ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْخَيْرُ أَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِیْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۲۳۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۱۳۰ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۶۶
۱۸۹۹ـ السنن لابن ماجه ، ۳۳۵۷، باب الضيافة ، ۲/۲۴۰
مشكوة المصابيح للتبريزى،

(۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّي عَلىٰ أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلضَّيْفُ يَأْتِي بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِأَةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت اماحسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۷۲/۳

۱۹۰۱۔ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ۶۸/۲ ☆ تاريخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحيحة، للالبانى، ۳۰۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله عالیٰ وجهه الکریم قال : لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریا کاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤ کل ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر و ریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر و ریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد ، باب فی طعام المتبارئین ۵۲۷/۲

المستدرك للحاكم ، ۱۲۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۰/۱۱

(۱۲) پرہیز گار ہی کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَأْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من یومر ان یجالس ، ۲/ ٦٦٤
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/ ۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۳۸
المستدرك للحاکم ، ۴/ ۱۲۸ ☆

۱۹۰٦۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦۸ حسن

كتاب الاضحية

ا۔قربانی

(۱)صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَ لَمُ يُضَحِّ فَلاَ يَقُرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہواور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۵۲۱/۶

(۲)قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ أَفُضَلَ الضَّحَايَا أَغُلَاهَا وَأَسُمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔۱۲م

(۳)حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال : ان النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ضحى بكبشين املحين ، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه ، باب الاضاحی واجبةهی ام لا ، ۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم ، ۲۳۲/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱٦۹، ۸٦/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی، ٥٤٠/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲٦۰/۹
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲٤/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳٦۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱۹۷/۱۰ ☆
كنز العما ل للمتقی، ۱۲۱۷٥، ۸۸/٥ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱٤۰/۷
۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من ذبح الضاحی بيده ، ۸۳٤/۲
الصحيح لمسلم ، باب استحباب الصحيحة ، ۱٥٥/۲
الجامع للترمذی، باب الاضيحة بكشين ، ۱۸۰/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوفربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين ، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوفربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال عند التضحيه : أَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ أَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ۔ اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ، باب اضاحی رسول الله ﷺ ، ۲/۲۳۲
السنن لابی داؤد ، باب ما يستحب من الضحايا ، ۲/۳۸۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۰۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۳۷۹
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ السنن لابی داؤد، ۲/۳۸۶
۱۹۱۲۔ الصحيح لمسلم ، باب سن الضيحة ، ۲/۱۵۵
السنن لابی داؤد ، باب ما يجوز من السنن فی الصحايا، ۲/۳۸۶
السنن لابن ماجه ، باب ما يجزئ من الضاحی، ۲/۲۳۴
السنن للنسائی، باب السنة ولاجزعة ، ۲/۱۸۰

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّۃً اِلَّا أنْ یَّعْسِرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَۃً مِّنَ الضَّان ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو ۱۲م فتاوی رضویہ ۴۰۱/۸

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قالت : ضحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدا للہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : امر نا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان نشرك فی الابل و البقر كل سبعة منافی بدنة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنهما قال : اشترکنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة ، فقا ل رجل لجابر : ایشترك فی البدنة ما یشترك فی الجزور ؟ قال : ما هی الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاضحیة للمسافر و النساء ، ۸۳۲/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، الخ، ۴۲۴/۲
۱۹۱۴۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ۴۲۴/۱
السنن لابی داؤد ، باب البقر و جزروعن كم یجزی، ۳۸۸/۲
السنن لابن ماجه ، باب عن كم تجزئ البدنة ، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۳
۱۹۱۵۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ۴۲۴/۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہوسکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

۱۹۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فحضر الاضاحی ، فذبحنا البقرۃ عن سبعۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

(۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔**عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قالوا: یا رسول اللہ ! اِن الناس یتخذون الأسقیہ من ضحایا ھم و یحملون فیھا الودک ، فقال : و ماذاك ؟ قالوا ا : نھیت أن توکل لحوم الأضاحی بعد ثلث ۔ قال : اِنَّمَا نَھِیۡتُکُمۡ مِنۡ أَجَلِ الدَّافَّۃِ فَکُلُوۡا وَ ادَّخِرُوۡا وَ تَصَدَّقُوۡا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اوران میں چربی ڈھوتے ہیں ۔فرمایا: اس میں کیا حرج ہے ۔ بولے :ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔فرمایا: مین نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی، باب فی الاشتراك لی الاضیحۃ ، ۱/۱۸۱
السنن للنسائی، باب ما یجزی علیہ البقر ، ۲/۱۸۱
۱۹۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یو کل من یحوم لانافی ۲/۸۳۵
الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان من النھی عن اکل ، ۲/۱۵۸
السنن الابی داؤد ، باب حبسن لحوم الدضاحی، ۲/۳۸۸
السنن لابن ماجہ ، ، باب اذخار لحوم الحوم الضاحی، ۲/۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۱

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اورصدقہ کرواب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/۴۷۲

۱۹۱۸۔ **عن** نبشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا وَ ادَّخِرُوا وَ ائْتَجِرُوا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کھاؤاوراٹھار کھواور ہر وہ کام کروجس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۴

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَآَعَ جِلْدَ أُضْحِيَّةٍ فَلاَ أُضْحِيَّةَ لَهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بريدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا مَا بَدَالَكُمْ وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کا گوشت جس قدرتم کھا سکتے ہوکھاؤ، باقی کھلاؤاور جمع رکھو۔۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضی الله تعالیٰ عنه قا ل:قال رسول الله صلی

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب حبس لحوم الاضاحی، ۳۸۹/۲
۱۹۱۹۔ المستدرك للحاكم ، ۳۹۰/۲ ☆ السنن الكبری لبيهقی، ۲۹٤/۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۰/۲ ☆ كنز العمال للتمقی، ۱۳۳۰۵، ۳۷۵/۵
نصب الراية لزيلعی، ۲۱۸/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۵٦/۲
۱۹۲۰۔ السن الكبری للبيهقی، ۲۹۱/۹ ☆
۱۹۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يؤ كل من لحوم الضاحی، ۸۳۵/۲
السنن لابی د اؤد ، باب حبس لحوم الاضاحی، ۳۸۹/۲
الجامع للترمذی باب فی الرخصه فی كلها بعد ثلاث، ۱۸۲/۱
السنن للنسائی، باب ادخار من اضاحی، ۱۸٤/۲
السنن لابن ماجه ، ۲۳۵/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳/۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیرہ کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : اهدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ، ثم امرنی بجلالهافقسمتها ثم بجلود ها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کرکے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : بعثنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومها،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان النهی عن اکل لحوم الاضاحی، ۲/۱۵۹
المستدرك للحاكم، ۴/۲۳۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۲۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۴ ☆
۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بهاالبدن ۱/۲۳۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ۱/۴۲۴
السنن لابن ماجه ، باب جلود الاضحیة ۲/۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۷۹ ☆
۱۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی، شیئا ، ۱/۲۳۲

ثم أمرني فقسمت جلالها وجلودها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کردیں۔۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :امرنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیها شیئا فی جزارتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہوجاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔۱۲م

۱۹۲٦۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها ، و لا یعطی فی جزار تها شیئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت ، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کردوں ۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں ۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۱/۲۳۲

۱۹۲٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۱/۲۳۲

الصحیح لمسلم، باب الصدقة للجوما الهدایا، ۱/۴۲۳

۱۹۲۷۔ المؤطا لمالك ، العمل فی الهدی حین یساق ۱۴۸

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم و نازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے۔ قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔۱۲م

۱۹۲۸۔ **عن** مالك رضى الله تعالى عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضى الله تعالىٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهمايصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال : كان يتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھا دیا گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کر دیا کرتے تھے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۵

۱۹۲۹۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتى يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتى يكون يوم عرفة فيلبسها اياهاحتى يخرهاثم يتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے ۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کر دیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۶

۱۹۲۸۔ الموطا لمالک العمل فی الهدى حين يساق، ۱۴۸

۱۹۲۹۔ ابن المنذر

کتاب الصید والذبائح

۔ذبیحہ

ا۔اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا اُنُهِرَ الدَّمُ وَ ذُكِرَ اسُمُ اللّٰهِ عَلَيُهِ فَكُلُوُا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔۱۲م

۱۹۳۱۔ **عن** عدى بن حاتم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! ان نصيد صيدا فلا نجد سكينا الا الظرارة و شقة العصا ، قال : أمُرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئُتَ وَاذُكُرِ اسُمَ اللّٰهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک،فرمایا: خون بہاؤ،جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔۱۲م

۱۹۳۲۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت رسول الله صلى

۱۹۳۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما انهر الدم من العصب ، ۸۲۷/۲
الصحيح لمسلم ، باب جواز الذبح بكل ماانهر ، ۱۵٦/۲
الجامع للترمذى ، ۱۸، باب فى الزكاة با لقصب ، ۱۸۰/۱
السنن لابى داؤد ، باب فى ذبائح اهل الكتاب ، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يذكى به ۲۲۹/۲
السنن للنسائى، باب النهى عند ا لذبح بالظفر ، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٦٢/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۲۲/٤
نصب الراية للزيعلى، ۱۸٦/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما يذكى به ، ۲۳٦/۲
السنن لابى داؤد ، باب الذبيحة بالمروة ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٤۰/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱٦٤/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰٤/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۸/٤
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ۲۵۹/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۹۷/۳

www.dawateislami.net

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الذبیحة باللیط فقال : کُلُ مَافَرَی الْأُوْدَاجَ اِلَّاسِنٌّ أوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پنچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲ ☆ فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَیْفِهٖ ذَبِیْحَةً کَانَتْ فَدَآئُهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر الله ۲/۱۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۸
السنن الکبری للبیهقی، ۸/۲۳۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۲
۱۹۳۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۶ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اوراس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہوسکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : سُنُّوا بِهِمُ سُنَّةَ أَهَلِ الْكِتَابِ غَيُرَ نَاكِحِیُ نِسَآئِهِمُ وَ لَا آكِلِیُ ذَبَآئِحِهِمُ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔اور جہاں مجوس ذابح ہو۔یا مجوس بھی ذابح ہو اوراس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

۱۹۳۵۔ المؤطا لمالك ، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۶/۴۳۲
الاصابة لابن حجر ، ۶/۸۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶/۶۹
السنن الکبری للبیهقی، ۹/۱۸۹ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

۲۔حرام جانور

(۱)مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ أَکْلُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲)زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة و هم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم ، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یُقُطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَ هِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

(۳)پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:نهی رسول الله صلی

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم ، باب طهارة جلود المیتة ، ۱/ ۱۵۸
الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة ، ۲/ ۸۳۰
السنن لابی داؤد ، باب فی احب المیتة ۲/ ۵۶۹
۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت ، ۱/ ۱۷۹
السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهیمة و هی خیة ، ۲/ ۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۱۸ ☆
۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۲/ ۸۲۹
الصحیح لمسلم ، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة ، ۲/ ۱۴۹
السنن لابن ماجه، با ب تحریم الحمر الهلیته ، ۲/ ۲۳۸
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته ، ۲/ ۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۲۱

الله تعالیٰ علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا هلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۳۶۵

(۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹۴۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی الله تعالیٰ عنها قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔فرمایا: کتنے کو لی؟

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۲/ ۸۶۰
الصحیح لمسلم ، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ۲/ ۱۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۳۳۲ ☆ الد رالمنثو رللسیوطی، ۳/ ۵۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۵/ ۳۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/ ۶۵۴
۱۹۴۰۔ المبسوط لمحمد ،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

(٦) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

۱۹۴۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا، المرارة و المثانة ، و الحیا ، و الذکر ، و الانثیین ، والغدة و الدم ۔ و کان احب الشاة الیه مقدمها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

۱۹۴۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۷۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۷۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۷/۱۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۱۵، ۷/۱۱۵

www.dawateislami.net I.T. Majlis of DawateIslami

کتاب الطب والرقی

۱۔ مرض ودوا

(۱) ہرمرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ **عن** أُسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَدَاوُوا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرِمَ ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

(۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

۱۹۴۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔ سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے۔

۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل يتداوى ، ۵۳۹/۲
السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ۲۵۳/۲
كنز العمال للمتقى، ۲۸۰۷۶، ۴/۱۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱
اتحاف السادة للزبيدى، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۴۵/۱۰
۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية ☆

۱۹۴۴۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله فی صحفة و ليغسلها بماء السماء و ليا خذ من امراته درهما عن طيب نفسة منها فليشتربه عسلا فليشربه فانه شفاء ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔ اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ **عن** أُم المؤمنين أُم اسلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔۱۲م

جدالممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَتٰی كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا يَقُوْلُ ، أَوْ أَتٰی اِمْرَأَةً حَائِضًا ،أَوْ أَتٰی اِمْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنية ،

۱۹۴۵۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱۰/۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۴۹۶۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۸۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۷۹
كنز العما ل للمتقی، ۲۸۳۱۹، ۱۵/۵۲ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۴/۷۴
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۷۶ ☆

۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ايتان الحائض، ۱/۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۰۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۱۱۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۰۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۳۴
المطالب العالية لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۸۱
كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۸۵، ۶/۷۴۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی کاہن کے پاس جائے اوراسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أتٰی عَرَّافًا أوْ کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اوراس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔　　فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

۱۹۴۸۔ **عن** أم المؤمنین حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کے پاس جاکر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۹۴۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۵/۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶/٤
جامع صغیر لسیوطی، ۵۰٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷٦۷۸، ۷٤۹/٦

۱۹۴۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الکهانة ، و اتیان الکهان ، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۸/۱۲
الجامع الصغیر للسوطی، ۵۰۵/۲ ☆

۱۹۴۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۵/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۸/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷٦۷٦، ۷٤۹/٦

اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَاِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جاکر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔ اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami